

خُلَاصَةُ مَضَامِينِ قُرْآنِ



مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالی
حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالی
استاذ جامعہ فاروقیہ، امام خطیب جامع مسجد رفاہ عام، کراچی

تقریب
حضرت مولانا نور البشر صاحب مدظلہ العالی
حضرت مولانا منظور میمن صاحب مدظلہ العالی
مدظلہ العالی، مولانا نور البشر صاحب مدظلہ العالی

مکتبہ کائنات

مولانا سید رحمان احمد

خُلَاصَةُ مَضَامِينِ قُرْآنِ

مولانا **مِنْظُورُ یُوسُفُ**، مدظلہ العالی
صاحب

استاذ جامعہ فاروقیہ، امام و خطیب جامع مسجد رفقاء عام

ضبط و ترتیب

مولانا سید ریحان احمد فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی

تقریظ

حضرت مولانا نور البشر صاحب دامت برکاتہم

استاذ المحدث علوم الباقیہ فاروقیہ کراچی مدیر محمد عثمان بن عثمان

تقریظ

حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مدظلہ العالی صاحب دامت برکاتہم

رئیس جامعہ صدیقیہ بی ایچ ڈی سندھ یونیورسٹی چاشورو

واعظ	:	حضرت مولانا منظور یوسف صاحب مدظلہ العالی
تاریخ طبع	:	۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ
تعداد	:	۳۰۰۰
ناشر	:	مکتبہ فکر آخرت

ملنے کا پتہ

مکتبہ فکر آخرت

﴿جامع مسجد رفوہ عام ملیر ہالٹ﴾

www.fikreakhiraat.org

فہرست

صفحہ	عنوان
1	پارہ نمبر ۱
1	سورۃ فاتحہ
1	خلاصہ سورت
1	اسمائے سورۃ الفاتحہ
1	قرآن کریم کی مضامین کے اعتبار سے تقسیم
2	سورت فاتحہ اور مضامین قرآن
2	صراطِ مستقیم اور دین اسلام
2	سورۃ البقرۃ
2	خلاصہ رکوع نمبر ۱
2	(۱) عظمت قرآن
2	(۲) قرآنی ہدایت سے مستفید ہونے والے
3	(۳) قرآنی ہدایت سے محروم لوگ
3	خلاصہ رکوع نمبر ۲
3	مناقضین کے جھوٹے دعوے
3	(۱) ایمان کا دعویٰ
3	(۲) مصلح ہونے کا
3	دعویٰ

- 3 (۳) عقلمند ہونے کا دعویٰ
- 4 (۴) مسلمانوں کے خیر خواہ ہونے کا دعویٰ
- 4 (۵) کامیاب ہونے کا دعویٰ
- 4 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 4 مشرکین کے ایک شبہ کا ازالہ
- 5 صحت روحانی کے لئے ضروری اسباب
- 5 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 5 بنی آدم کو خلافت ارضی سے پہلے پر ملائکہ کا استفسار
- 6 ملائکہ کے سوال کا جواب
- 6 ایک اصول
- 7 خلاصہ رکوع نمبر ۵
- 7 ادا امر کا بیان
- 7 نواہی کا بیان
- 7 یہود کا علم کو چھپانا
- 8 واو فوا بعہدی سے کون سا عہد مراد ہے؟
- 8 خلاصہ رکوع نمبر ۶
- 8 پہلا انعام: دشمن سے نجات
- 8 دوسرا انعام: دریا عبور کرنا
- 8 تیسرا انعام: گناہ کی معافی
- 9 چوتھا انعام: تو رات کا ملنا
- 9 پانچواں انعام: قبولِ توبہ
- 9 چھٹا انعام: گستاخی پر معافی

9	ساتواں انعام : رزق کا ملنا
10	خلاصہ رکوع نمبر ۷
10	میدان تیرہ میں پیش آنے والے حالات
11	خلاصہ رکوع نمبر ۸
11	موجودہ بنی اسرائیلیوں کی خباثتیں
11	(۱) تو رات سے روگردانی اور پہاڑ کا معلق ہونا
11	اشکال اور اس کا جواب
11	(۲) شکار کے لئے حیلہ بازی اور خدا کی گرفت
11	(۳) صاف اور واضح امر کو بھی پیچیدہ بنانا
12	خلاصہ رکوع نمبر ۹
12	مقتول کا زندہ ہو کر قاتل کی نشاندہی کرنا
12	یہودی پانچ جماعتوں کی مذمت
12	علماء یہود و مشائخ
12	یہودی منافقین
12	ان پڑھ یہود
12	محرقرین علماء یہود
13	یہودی صاحبزادگان
13	خلاصہ رکوع نمبر ۱۰
13	یہودی عملی کمزوریاں
14	خلاصہ رکوع نمبر ۱۱
14	یہودی بیماریاں
14	ثمرات تکبر

- 14 خلاصہ رکوع نمبر ۱۲
- 14 یہود کے جرائم
- 14 جادو شق بھی ہے اور کفر بھی
- 15 خلاصہ رکوع نمبر ۱۳
- 15 یہود کے سنے حربے
- 15 حصول فتح کے لئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کا اہتمام ضروری ہے
- 15 خلاصہ رکوع نمبر ۱۴
- 15 یہودیوں میں پائی جانے والی بری خصلتیں
- 16 (۱) تعصب
- 16 (۲) عبادات سے روکنا
- 16 (۳) ملت امراہمی کا انکار
- 16 خلاصہ رکوع نمبر ۱۵
- 16 بنی اسرائیل کو عدل و انصاف کی طرف دعوت
- 16 خلافت و امامت کے لئے ملت امراہمی ضروری ہے
- 16 چند اعلا نات
- 17 اصلاح ملک و ملت کے تین اصول
- 17 خلاصہ رکوع نمبر ۱۶
- 17 دین کا خلاصہ
- 17 صرف قرابت و رشتہ داری کا رآمد نہیں
- 19 دوسرا پارہ
- 19 سورۃ البقرہ
- 19 خلاصہ رکوع نمبر ۱۷

- 19 ہیئت المقدس کو قبلہ قرار دینے کی حکمت
- 19 یہود کا قبلہ کی تبدیلی پر اعتراض اور اس کا جواب
- 19 تبدیل قبلہ کی تین وجوہ
- 20 اصل چیز قبیل حکم ہے
- 20 خلاصہ رکوع نمبر ۱۸
- 20 مرکز اور قائد کا تعین
- 20 خلاصہ رکوع نمبر ۱۹
- 21 ترقی کے پانچ مراحل
- 21 تہذیب الاخلاق
- 21 تہذیب الاخلاق کے شعبے
- 21 خلاصہ رکوع نمبر ۲۰
- 21 تدبیر المنزل
- 22 کسب حلال کی صورتیں
- 22 مال کے ہلاک ہونے کی دو صورتیں
- 22 خلاصہ رکوع نمبر ۲۱
- 22 شرک عقلمی کی نفی
- 23 خلاصہ رکوع نمبر ۲۲
- 23 سیاست مدنیہ
- 23 دشمن اصل مسئلہ سے غافل کرنے کی کوشش کرتا ہے
- 23 قائد اور رہنما کی صفات
- 24 سیاست مدنیہ کے لئے ضروری امور
- 24 خلاصہ رکوع نمبر ۲۳

24	(۱) صبر
25	(۲) تعظیم شعار اللہ
25	وہابی شرائط
25	فرضیت رمضان اور معذوروں سے متعلق حکم
26	خلاصہ رکوع نمبر ۲۳
26	قانون جہاد اور حج
26	خلاصہ رکوع نمبر ۲۵
26	منہیات حج
26	مامورات حج
27	خلاصہ رکوع نمبر ۲۶
27	خلاصہ رکوع نمبر ۲۷
27	شرک سب سے بڑا جرم ہے
27	مشرکین سے قتال کے پانچ اسباب
28	خلاصہ رکوع نمبر ۲۸
28	عائلی قوانین اور اس کے چند مسائل
29	طلاق اور عدت کے مسائل
29	خلاصہ رکوع نمبر ۲۹
29	اقسام طلاق اور خلع
30	خلع کے شرائط
30	حلالہ کے شرائط
30	خلاصہ رکوع نمبر ۳۰
30	رضاعت

31	نکاح کا پیغام دینا
31	خلاصہ رکوع نمبر ۳۱
31	طلاق اور مہر کے مسائل
31	خلاصہ رکوع نمبر ۳۲
31	ملک گیری کے لئے عملی اقدام کی صورت
32	خلاصہ رکوع نمبر ۳۳
32	پانی کے امتحان کی وجہ
33	پارہ نمبر ۳
33	خلاصہ رکوع نمبر ۱
33	انبیاء علیہم السلام کے درمیان فرق مراتب
33	عبادت میں رکاوٹ
34	خلاصہ رکوع نمبر ۲
34	تینوں قصوں سے حاصل شدہ سبق
34	ارباب حکومت کی ذمہ داریاں
35	خلاصہ رکوع نمبر ۳
35	انفاق کی شرائط
35	خلاصہ رکوع نمبر ۴
35	مستحق زکوٰۃ کون ہیں؟
36	خلاصہ رکوع نمبر ۵
36	اقتصادیات
36	مقروض کو مہلت دو
36	خلاصہ رکوع نمبر ۶

- 36 باہمی معاملات کے اصول
36 باہمی مالی معاملات کے اصول
37 خلاصہ
38 آخری دو آیتوں کی فضیلت

سورہ آل عمران

- 38 ما قبل سے ربط
38 سورت کا خلاصہ
39 خلاصہ رکوع نمبر ۷
39 خلاصہ رکوع نمبر ۸
39 نصاریٰ کو اسلام کی طرف دعوت
40 خلاصہ رکوع نمبر ۹
40 نصاریٰ کے جرائم
41 کفار سے تعلقات کے احکام
41 خلاصہ رکوع نمبر ۴
41 محبت میں حد سے تجاوز کر کے شرک نہ کرو
42 خلاصہ رکوع نمبر ۱۰
42 حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے فضائل اور یہود و نصاریٰ کے عقائد
42 عورت کی نماز گھر میں افضل ہے
42 حیات عیسیٰ علیہ السلام
43 خلاصہ رکوع نمبر ۱۱
43 عیسیٰ علیہ السلام جو نہیں ہیں
43 خلاصہ رکوع نمبر ۱۲

43	دُعوتِ توحید
44	خلاصہ رکوع نمبر ۱۳
44	نصاری کی کمزوریاں
45	خلاصہ رکوع نمبر ۱۴
45	نبی کریم ﷺ کی عمومی بعثت اور دعوتِ اسلام
46	چوتھا پارہ
46	خلاصہ رکوع نمبر ۱
46	بیت اللہ کے فضائل
47	خلاصہ رکوع نمبر ۲
47	خلاصہ رکوع نمبر ۳
48	یہودیوں پر ذلت و مسکنت
48	کفار کے ساتھ قطعِ تعلق اور اس کے چند اسباب
49	خلاصہ رکوع نمبر ۴
49	اعلانِ جنگ اور نصرتِ الہی
49	پہلا جواب
49	خلاصہ رکوع نمبر ۵
49	سودی نظام کا خاتمہ
50	خلاصہ رکوع نمبر ۶
50	خلاصہ رکوع نمبر ۷
50	غزوہٴ احد، شکست اور اللہ کی طرف سے تسلی
51	خلاصہ رکوع نمبر ۸
51	آپ ﷺ کے لئے تسلی کا بیان

51	نبی کریم ﷺ کی نرم مزاجی
51	آپ ﷺ کا بشر ہونا
52	غزوہ احد میں ہونے والی ہزیمت کی حکمت
52	خلاصہ رکوع نمبر ۹
52	مسلمانوں کو ہدایات
52	خلاصہ رکوع نمبر ۱۰
53	اہل کتاب اور مدائمت
53	خلاصہ رکوع نمبر ۱۱
53	عقلمندوں کی علامات
54	خلاصہ سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران
54	سورہ نساء
54	ما قبل سے ربط
54	خلاصہ سورت
54	خلاصہ رکوع نمبر ۱۲
54	باہمی اتحاد اور اصلاح اعمال سے متعلق چند قوانین
55	تعدد نکاح کا بیان
55	خلاصہ رکوع نمبر ۱۳
56	خلاصہ رکوع نمبر ۱۴
56	اصلاح ازواج
56	زمانہ جاہلیت میں رائج ایک قبیح رسم
57	پانچواں پارہ

57	خلاصہ رکوع نمبر ۱
57	کن عورتوں سے نکاح کرنا حلال اور کن سے حرام ہے؟
58	خلاصہ رکوع نمبر ۲
59	خود کو گناہوں سے بچائیے
59	امور غیر اختیار یہ میں تمننا نہ کرو
59	خلاصہ رکوع نمبر ۳
59	مدیر منزل، ہر براہ کی نامزدگی اور قانون خانہ داری
59	عورتوں کی صفات
60	بیوی کی اصلاح کیسے کی جائے؟
60	حقوق کو ضائع کرنے والے اسباب
61	خلاصہ رکوع نمبر ۴
61	نماز کا بیان
61	یہودی چالباز یوں کا بیان
62	خلاصہ رکوع نمبر ۵
62	معاشرے کو مستحکم بنائیں
63	خلاصہ رکوع نمبر ۶
63	منافقین کے لئے زجر کا بیان
63	اطاعت حقیقی کی شرائط
63	خلاصہ رکوع نمبر ۷
63	فریضہ جہاد اور اس کی علت
64	خلاصہ رکوع نمبر ۸
64	اسلامی فوج کے آداب

- 64 ایسا اقدام نہیں کرنا چاہیے جس سے دشمن کو فائدہ ہو
- 64 ارباب اقتدار سے خطاب
- 65 سفارش کے احکام
- 65 معاشرت کا ایک اصول
- 65 خلاصہ رکوع نمبر ۹
- 65 منافقین کے تین گروہ
- 66 خلاصہ رکوع نمبر ۱۰
- 66 قتل خطا کے احکام
- 66 کسی بھی کام کو کرنے سے پہلے اس کی تحقیق ضروری ہے
- 66 خلاصہ رکوع نمبر ۱۱
- 66 ہجرت کا حکم
- 67 خلاصہ رکوع نمبر ۱۲
- 67 سفر کی نماز
- 67 خوف کی نماز کا بیان
- 67 خلاصہ رکوع نمبر ۱۳
- 67 جھوٹے لوگوں کی طرفداری نہ کریں
- 68 خلاصہ رکوع نمبر ۱۴
- 68 خلاصہ رکوع نمبر ۱۵
- 68 شیطان شرک کے ذریعے انسان کو گمراہ کرتا ہے
- 69 خلاصہ رکوع نمبر ۱۶
- 69 ایک وہم کا ازالہ
- 69 خلاصہ رکوع نمبر ۱۷

70	قرآن کریم کا ایک اصول
70	منافقین کی علامات
70	خلاصہ رکوع نمبر ۱۸
71	کفار سے ترک موالات کا حکم
72	چھٹا پارہ
72	خلاصہ رکوع نمبر ۱
72	یہود کی بری عادات کا بیان
72	حیات عیسیٰ و نزول عیسیٰ ﷺ کا عقیدہ
73	حضرت عیسیٰ ﷺ کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا
73	مرزائیت اور حیات عیسیٰ ﷺ
73	خلاصہ رکوع نمبر ۲
73	انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد
74	دین میں غلو نہ کریں
74	عقیدہ تملیت
74	عقیدہ تبعیض
74	خلاصہ رکوع نمبر ۳
75	سورۃ مائدہ
75	ما قبل سے رابطہ
75	خلاصہ سورت
75	دعویٰ سورت
75	خلاصہ رکوع نمبر ۴
75	باہمی تعاون کی بنیاد نیکی اور تقویٰ ہے

76	بعض محرمات کا بیان
76	حلال چیزوں کا بیان
76	شکاری کتے کا شکار کیا ہوا کب حلال ہے؟
77	اہل کتاب کا ذبیحہ
77	یہودی یا نصرانی لڑکی سے نکاح
79	خلاصہ رکوع نمبر ۵
79	ایقانے عہد اور اس کا عملی ثبوت
79	خلاصہ رکوع نمبر ۶
79	اہل ایمان کو تنبیہ
80	نقض عہد کے نتائج
80	مسئلہ نور و بشر
80	خلاصہ رکوع نمبر ۷
81	موجودہ صورتحال
81	خلاصہ رکوع نمبر ۸
81	حسد ایک خطرناک بیماری ہے
82	میت کو دفن کرنا فطرت کے عین موافق ہے
82	فرد کا قتل پوری قوم کا قتل ہے
82	ذکیٹی کی سزا
82	خلاصہ رکوع نمبر ۹
83	چوری کی سزا
83	منافقین کی جاسوسی
83	خلاصہ رکوع نمبر ۱۰

83	اعضاء میں قصاص کا حکم
84	خلاصہ درکوع نمبر ۱۱
84	اللہ کے محبوب
84	خلاصہ درکوع نمبر ۱۲
85	خلاصہ درکوع نمبر ۱۳
85	مسلمان دین کی اشاعت و تبلیغ سے غافل نہ ہوں
85	نصرانیوں کا کفریہ عقیدہ
85	خلاصہ درکوع نمبر ۱۴
85	نبی اسرائیل کے ملعون ہونے کا سبب
86	نجاشی کا قبول اسلام
87	ساتواں پارہ
87	خلاصہ درکوع نمبر ۱۵
87	غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز ماننے سے ممانعت
87	قسم کا کفارہ
87	قسم کے مسائل
87	(۳) بعض فتویات کی حرمت
87	خلاصہ درکوع نمبر ۱۶
87	شعائر اللہ کی تعظیم کا بیان
88	خلاصہ درکوع نمبر ۱۷
88	عقیدہ علم غیب
88	مسئلہ تقلید
89	کواہ کیسے ہوں؟

89	خلاصہ رکوع نمبر ۴
89	انبیاء کرام علیہم السلام کا حجرات دکھانا ان کے معبود ہونے کی دلیل نہیں
90	دستر خوان کا طلب کرنا
90	خلاصہ رکوع نمبر ۵
90	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا الوہیت سے انکار کرنا
90	نجات صرف صحیح عقیدہ سے ملے گی
90	ایک نکتہ
90	سورۃ النعام
90	ما قبل سے ربط
91	خلاصہ سورت
91	خلاصہ رکوع نمبر ۶
91	قوم کا آپ ﷺ سے صحیفہ کا مطالبہ کرنا
91	فرشتوں کے نزول کا مطالبہ
92	قوم کا اعتراض کہ رسول بشر نہیں ہوتا
92	خلاصہ رکوع نمبر ۷
92	خلاصہ رکوع نمبر ۸
92	اہل کتاب کے ایمان نہ لانے کا سبب
93	خلاصہ رکوع نمبر ۹
93	اہل کتاب کے ایمان نہ لانے کے اسباب پر مزید روشنی
93	خلاصہ رکوع نمبر ۱۰
93	پہلے اصلاح پھر عذاب
94	مشرکین کے سوالات کا مسکت جواب

94	مزید سوالات اور ان کے جوابات
94	خلاصہ رکوع نمبر ۱۱
94	اہل ایمان کی تربیت کا حکم
95	انبیاء علیہم السلام کی معیت کے مستحق لوگ
95	عقیدہ اہل سنت والجماعت
95	خلاصہ رکوع نمبر ۱۲
95	ایک نکتہ
96	خلاصہ رکوع نمبر ۱۳
96	اتمام حجت کا بیان
96	عذاب دنیا کی مختلف صورتیں
96	خلاصہ رکوع نمبر ۱۴
97	خلاصہ رکوع نمبر ۱۵
97	شرک تمام اعمال کو ضائع کر دیتا ہے
97	خلاصہ رکوع نمبر ۱۶
97	ایک اشکال اور اس کا جواب
97	قرآن کریم پر ایمان لانے کی ترغیب
97	قرآن پر ایمان نہ لانے پر وعید
98	خلاصہ رکوع نمبر ۱۷
98	اللہ کو پہچاننا اور شرک مت کرو
98	خلاصہ رکوع نمبر ۱۸
98	صفات باری تعالیٰ اور عقیدہ توحید
98	معبودان باطلہ کو گالم گلوچ کرنے سے ممانعت

98	ایمان قبول نہ کرنے کی وجہ اور مہر جباریت
99	آٹھواں پارہ
99	خلاصہ رکوع نمبر ۱
99	من مانی نشانیوں کا مطالبہ کرنا شیطانی دوسرہ ہے
99	خلاصہ رکوع نمبر ۲
99	مؤمن اور کافر کی مثال
100	دین داری میں رکاوٹ کا سبب
100	اسلام کے لئے کشادہ سینہ
100	اہل مکہ کی طرف سے مسلمانوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ
100	خلاصہ رکوع نمبر ۳
100	مشرکین کے شرکیہ اعمال اور ان میں رائج ایک نہایت فتنہ رسم
101	خلاصہ رکوع نمبر ۴
101	حلال و حرام کے مالک کے ساتھ شرک مت کرو
101	خلاصہ رکوع نمبر ۵
101	مشرکین کی تحریمات خود ساختہ ہیں
102	اللہ تعالیٰ رحیم بھی ہے اور عزیز بھی
102	مشرکین کے ایک اعتراض کے تین مسکت جوابات
102	اللہ کی مشیت اصل ہے
103	خلاصہ رکوع نمبر ۶
103	نبی اکرم ﷺ کی وصیت
103	ائمہ اربعہ کا اختلاف باعث رحمت ہے
104	خلاصہ رکوع نمبر ۷

105	وہ کرو جو آخرت میں کام آئے
105	سورۃ اعراف
105	ما قبل سے ربط
105	خلاصہ سورت
105	سورۃ اعراف کے حصے
105	سورۃ اعراف کے مضامین
106	خلاصہ رکوع نمبر ۸
106	مصائب و مشکلات کا بہادری کے ساتھ مقابلہ کرنا
106	اللہ کے نازل کردہ احکامات کی مکمل پیروی کرو
106	خلاصہ رکوع نمبر ۹
106	غیر اللہ کے لئے حلال کو حرام کرنا خدائی تعلیمات سے روگردانی ہے
106	خلاصہ رکوع نمبر ۱۰
106	شیطان کا قریش کو برہنہ طواف کرنے پر اکسانا
107	لباس ایک نعمت ہے
107	خلاصہ رکوع نمبر ۱۱
107	محرمات سے مکمل اجتناب کا حکم
107	جہنمیوں کا ایک دوسرے کو لعن طعن کرنا
107	رزق درحقیقت مؤمنین کے لئے ہے
108	خلاصہ رکوع نمبر ۱۲
108	بے ایمان لوگ
108	اہل ایمان
108	اعراف والے

- 109 خلاصہ رکوع نمبر ۱۳
- 109 اصحاب اعراف اور اہل جہنم کے مابین مکالمہ
- 109 خلاصہ رکوع نمبر ۱۴
- 109 کائنات کی تخلیق کا بیان
- 109 خلاصہ رکوع نمبر ۱۵-۱۷
- 109 امم سابقہ کا تذکرہ
- 109 خلاصہ رکوع نمبر ۱۸
- 109 قوم شعیب علیہ السلام کے جرائم اور انجام بد
- 111 نواں پارہ
- 111 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 111 کیا نعمتوں کا ملنا بھی عذاب کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے
- 111 اس سلسلے میں اہل مکہ کا گمان
- 111 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 111 مہر جباریت کے ثبوت کئے جانے کا بیان
- 112 حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ
- 112 پہلا حصہ
- 112 امت دعوت اور امت اجابت کا بیان
- 112 جادوگروں کا اخلاق سے پیش آنا اور ایمان کی دولت سے مالا مال ہونا
- 112 سحر کی حقیقت کیا تھی؟
- 113 خلاصہ رکوع نمبر ۳ و حصہ دوم
- 113 دوسرا حصہ
- 113 قیادت سے زیادہ کارکنان کو سخت حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے

113 تیسرا حصہ

113 خلاصہ رکوع نمبر ۴، حصہ سوم

113 فرعون اور اس کی قوم پر عذاب کی مختلف صورتیں

114 چوتھا حصہ

114 قوم کا حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے جاہلانہ سوال

114 پہلا جواب

114 دوسرا جواب

114 تیسرا جواب

114 پانچواں اور چھٹا حصہ

114 خلاصہ رکوع نمبر ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲

118	بطور عبرت حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے کے یہودیوں کا ذکر
118	نا اہل حکمرانوں اور وزیروں کا بیان
118	بنی اسرائیل کے دعوائے مغفرت کی تردید
119	پہلا رد
119	دوسرا رد
119	خلاصہ رکوع نمبر ۱۰
119	تیسرا رد
119	چوتھا رد
120	انسانوں اور جنات سب کے لئے ایک انتباہ
120	خلاصہ رکوع نمبر ۱۱
120	عذاب کے مؤخر ہونے سے دھوکہ نہ کھاؤ
120	قیامت سے متعلق سوال اور اس کے جوابات
120	پہلا جواب
120	دوسرا جواب
120	تیسرا جواب
120	چوتھا جواب
121	پانچواں جواب
121	چھٹا جواب
121	ساتواں جواب
121	خلاصہ رکوع نمبر ۱۲
121	طریقہ تبلیغ
121	آداب تلاوت اور طریقہ دعا

سورہ انفال

122

122

ما قبل سے ربط

123

خلاصہ سورت

123

خلاصہ رکوع نمبر ۱۳

123

سورت کا دعویٰ اور اس کی تین علتیں

123

پہلی علت

123

دوسری علت

123

تیسری علت

124

اہل ایمان کی صفات

124

خلاصہ رکوع نمبر ۱۴

124

دعوائے سورت کی مزید دو علتوں اور قوانین جہاد کا بیان

124

چوتھی علت

124

پانچویں علت

125

قانون نمبر ۱: میدان میں استقامت

125

بیان کردہ علتوں کا شرہ

125

غزوہ بدر سے قبل مدد کا نازل ہونا

125

پہلا انعام

125

دوسرا انعام

125

تیسرا انعام

125

چوتھا انعام

126

خلاصہ رکوع نمبر ۱۵

126

قانون نمبر ۲: دل جذبہ اطاعت سے معمور ہوں

- 126 قانون نمبر ۳: دعوت جہاد پر فوراً ”لبیک“ کہو
- 126 عسیل الملائکہ حضرت حظلہ ﷺ کی شہادت کا واقعہ
- 126 دعوت جہاد پر فوراً لبیک کہنا کیوں ضروری ہے؟
- 127 قانون نمبر ۴: جنگی رازوں کی حفاظت
- 127 خلاصہ رکوع نمبر ۱۶
- 127 قانون نمبر ۵: تقویٰ اختیار کرو
- 127 چھٹی علت
- 127 ساتویں علت
- 127 عمومی عذاب سے کیا چیز مانع تھی؟

128 دواں پارہ

- 128 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 128 قانون نمبر ۶
- 128 قانون نمبر ۷
- 128 دعوے سابقہ کی آٹھویں علت
- 128 نویں علت
- 129 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 129 اسلامی فوج کے اصول
- 129 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 129 گیا رھویں علت
- 129 قانون نمبر ۱۰
- 130 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 130 خلاصہ رکوع نمبر ۵

130	قانون نمبر ۱۲
130	شان نزول
131	خلاصہ رکوع نمبر ۶
131	سورہ توبہ
131	ما قبل سے ربط
131	خلاصہ سورت
132	بسم اللہ ذکر نہ کرنے کی وجہ اور اس کے مسائل
132	خلاصہ رکوع نمبر ۷
133	خلاصہ رکوع نمبر ۸
133	مشرکین سے قتال کے اسباب
134	خلاصہ رکوع نمبر ۹
134	خلاصہ رکوع نمبر ۱۰
134	فتح کا معیار ملت و کثرت نہیں
135	خلاصہ رکوع نمبر ۱۱
135	جہاد کے اسباب
136	خلاصہ رکوع نمبر ۱۲
136	صحابیت ابی بکر صدیق ؓ
136	خلاصہ رکوع نمبر ۱۳
136	مومنین اور منافقین میں فرق
137	منافقین کے حیلے
137	خلاصہ رکوع نمبر ۱۴
137	مصارفِ زکوٰۃ

138	منافقین کا استہزاء
138	منافقین کے لئے اجر
138	خلاصہ رکوع نمبر ۱۵
138	منافقین کی خباثتیں
138	خلاصہ رکوع نمبر ۱۶
139	نقض عہد اور ریا کاری
139	خلاصہ رکوع نمبر ۱۷
140	گیا رھواں پارہ
140	خلاصہ رکوع نمبر ۱۸
140	دیہاتیوں کی اقسام
140	غزوہ تبوک میں شریک ہونے والے منافقین
141	منافق اعراب کی چار بیماریاں
141	مؤمن دیہاتیوں کے لئے بشارت
141	خلاصہ رکوع نمبر ۱۹
141	حضرات صحابہ کرام ؓ کی فضیلت
141	”سابق“ کے معنی
142	خلفائے راشدین کی اتباع ضروری ہے
142	غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والے مؤمنین کی پہلی قسم
142	غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والے مؤمنین کی دوسری قسم
143	مسجد ضرار کا پس منظر
143	مسجد کی بنیاد تقویٰ ہے
143	خلاصہ رکوع نمبر ۲۰

- 143 مشرک کے لئے استغفار جائز نہیں
- 143 ایک اشکال اور اس کا جواب
- 144 غزوہ تبوک میں شریک نہ ہونے والے منافقین
- 144 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 144 آپ ﷺ سب پر مقدم ہیں
- 144 آیت نمبر ۱۲۲ کی تفسیر
- 145 خلاصہ رکوع نمبر ۵
- 145 منافقین کی تین بیماریاں
- 145 نزول کما اعتبار سے قرآن کریم کی سب سے آخری آیت
- 145 سورہ یونس
- 145 ماقبل سے ربط
- 146 خلاصہ سورت
- 146 خلاصہ رکوع نمبر ۶
- 146 سورت کا مرکزی دعویٰ اور دلائل
- 147 تنخويفات اور تشریحات کا بیان
- 147 خلاصہ رکوع نمبر ۷
- 147 مشرکین کے ایک معاندانہ شبہ کا رد
- 148 خلاصہ رکوع نمبر ۸
- 148 مشکل کشا صرف اللہ تعالیٰ ہے
- 148 خلاصہ رکوع نمبر ۹
- 148 ایک نکتہ
- 148 خلاصہ رکوع نمبر ۱۰

149	خلاصہ رکوع نمبر ۱۱
149	مشرکین کی تحریکات اور نیازات باطل ہیں
149	فضائل قرآن
149	خلاصہ رکوع نمبر ۱۲
150	تقویٰ کے مراتب
150	خلاصہ رکوع نمبر ۱۳، ۱۴
150	تنخویف دنیوی کے چند نمونے
150	ایک اشکال اور اس کا جواب
150	مشکلات پر صبر کی تلقین
151	خلاصہ رکوع نمبر ۱۵
151	بنی اسرائیل کا عناد
151	قرآن کریم سے متعلق شکوک و شبہات کا ازالہ
152	ایمان کی قسمیں
152	خلاصہ رکوع نمبر ۱۶
153	پارہ نمبر ۱۲
153	سورہ محمد
153	ما قبل سے ربط
153	خلاصہ سورت
153	قصص الانبیاء کا سورت کے دعووں کے ساتھ ربط
154	خلاصہ رکوع نمبر ۱۷
154	دین اسلام کے خلاف سازشیں کرنے والوں کو تنبیہ

154	خلاصہ رکوع نمبر ۲
154	معاندین کے اعتراضات اور ان کے جوابات
154	قرآن کا چیلنج
155	خلاصہ رکوع نمبر ۳
155	قوم نوح کے سوالات
155	جواب
155	قرآن کریم سے متعلق ایک اعتراض کا جواب
156	خلاصہ رکوع نمبر ۵ رکوع نمبر ۴
156	کامیابی کے اصول
156	خلاصہ رکوع نمبر ۶
157	خلاصہ رکوع نمبر ۷
157	حضرت یعقوب (علیہ السلام) کی بشارت
157	نزول عذاب کی اطلاع
157	حضرت لوط (علیہ السلام) کی قوم کے گناہ
158	خلاصہ رکوع نمبر ۸
158	قوم شعیب کے جرائم اور نزول عذاب
158	خلاصہ رکوع نمبر ۹
158	تمام بر باد شدہ اقوام کا منفقہ جرم ”انکا تو حید“ تھا
158	خلاصہ رکوع نمبر ۱۰
158	گذشتہ واقعات پر مرتب ہونے والے امور
159	اللہ تعالیٰ کا ایک قانون
159	سورہ یوسف

159	ما قبل سے رابط
160	خلاصہ سورت
160	خلاصہ حال نمبر ۱
161	حضرت یوسف علیہ السلام کے چھ امتحان
161	خلاصہ حال نمبر ۲
161	بھائیوں کی سازش اور اس پر صبر
161	خلاصہ رکوع نمبر ۳، اور دوسرا مرحلہ
161	خلاصہ رکوع نمبر ۴، اور تیسرا مرحلہ
161	حضرت یوسف علیہ السلام کی فروخت اور اس پر صبر
162	عزیر مصر کا مہربان ہونا
162	خلاصہ حال نمبر ۵
162	حضرت یوسف علیہ السلام کی استقامت
162	امانت کا امتحان اور اس امتحان کی شدت کے اسباب
162	حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کا فرمان
163	خلاصہ حال نمبر ۶
163	حضرت یوسف علیہ السلام کی امانت کا دوسرا امتحان
163	خلاصہ حال نمبر ۷
163	حضرت یوسف علیہ السلام کی فراست کا امتحان
163	خلاصہ حال نمبر ۸
163	فراست کا دوسرا امتحان
164	خلاصہ حال نمبر ۹
164	حضرت یوسف علیہ السلام کی استقامت اور ولایت

164	استقامت و بصیرت کا دوسرا امتحان
165	حضرت یوسف علیہ السلام اور بادشاہت
166	تیز ہواں پارہ
166	خلاصہ حال نمبر ۱۰
166	خلاصہ رکوع نمبر ۱
166	بھائیوں کی آمد اور آپ کا قتل
166	والد محترم نے بیٹوں کو مختلف دروازوں سے جانے کا حکم دیا
166	خلاصہ حال نمبر ۱۱
166	خلاصہ رکوع نمبر ۲
166	بھائیوں کی دوسری آمد
167	بھائیوں کا چوری کا الزام لگانا اور آپ کا صبر سے کام لینا
167	خلاصہ رکوع نمبر ۳
167	خلاصہ حال نمبر ۱۲
167	حضرت یعقوب علیہ السلام کا کمال توکل
167	خلاصہ حال نمبر ۱۳
167	تیسری آمد اور حضرت یوسف علیہ السلام کو پہچاننا
168	خلاصہ حال نمبر ۱۴
168	خلاصہ حال نمبر ۱۵
168	بھائیوں اور والدین کی مصر آمد اور آپ کی تواضع
168	خلاصہ رکوع نمبر ۱۲
168	مشرکین کا عناد
169	سورۃ زمر

169	ما قبل سے ربط
169	خلاصہ سورت
169	خلاصہ رکوع نمبر ۱
169	مسئلہ حید پر پہلی دلیل
169	خلاصہ رکوع نمبر ۲
169	مسئلہ حید پر مزید پانچ دلائل
170	خلاصہ رکوع نمبر ۳
170	صاحب بصیرت کون اور عقل سے محروم کون؟
170	خلاصہ رکوع نمبر ۴
170	ضدی اور ہٹ دھرم معجزات سے متاثر نہیں ہوتے
171	خلاصہ رکوع نمبر ۵
171	استہزاء کرنے والوں سے انتقام ضرور لیا جائے گا
171	”اللہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے“ کا مفہوم
171	خلاصہ رکوع نمبر ۶
171	ایک سوال اور اس کا جواب
171	دوسرا سوال اور اس کا جواب
172	تیسرا سوال اور اس کا جواب
172	سورۃ ابراہیم
172	ما قبل سے ربط
172	خلاصہ سورت
172	خلاصہ رکوع نمبر ۱
172	قرآن نور ہے

173	خلاصہ رکوع نمبر ۲
173	ایک سوال اور اس کا جواب
173	دوسرا سوال اور اس کا جواب
173	خلاصہ رکوع نمبر ۳
173	کفار کی طرف سے دھمکی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل ایمان کے لئے تسلی
174	خلاصہ رکوع نمبر ۴
174	شیطان کا اپنے پیروکاروں سے اعلان براءت
174	کلمہ حق اور کلمہ کفر
175	خلاصہ رکوع نمبر ۵
175	وقائع دنیوی اور اخروی سے خلاصی کے اسباب
175	خلاصہ رکوع نمبر ۶
175	دین امن وامان اور رزق کی دعائیں
176	خلاصہ رکوع نمبر ۷
176	اللہ تعالیٰ انسان کے اعمال سے غافل نہیں
177	چودھواں پارہ
177	سورہ حجر
177	ما قبل سے رابط
177	خلاصہ سورت
177	خلاصہ رکوع نمبر ۱
177	خلاصہ رکوع نمبر ۲
178	خلاصہ رکوع نمبر ۳
178	شیطان سے ہوشیار رہیں

178	خلاصہ رکوع نمبر ۵۴
178	حضرت لوط علیہ السلام کی طرف فرشتوں کی آمد
178	خلاصہ رکوع نمبر ۶
178	آپ ﷺ کے لئے تسلی اور ازالہ غم کا نسخہ
179	سورہ نحل
179	ما قبل سے رابط
179	خلاصہ سورت
179	خلاصہ رکوع نمبر ۱
179	نجات کا راستہ ”عقیدہ تو حید“
179	خلاصہ رکوع نمبر ۲
179	ہرشیء کا خالق و مالک اور غیب کا علم جاننے والا اللہ تعالیٰ ہے
180	خلاصہ رکوع نمبر ۳
180	منکرین تو حید کے امراض
180	خلاصہ رکوع نمبر ۴
180	خلاصہ رکوع نمبر ۵
180	مشرکین کے معاندانہ اقوال کا رد
181	اللہ کے نزدیک مخلوق کی حیثیت
181	خلاصہ رکوع نمبر ۶
181	خلاصہ رکوع نمبر ۷
182	شرک کی اقسام
182	خلاصہ رکوع نمبر ۸
182	خلاصہ رکوع نمبر ۹

- 182 حرمت شراب
- 182 شہد کی مکھی انسانوں کے لئے نمونہ عبرت ہے
- 183 خلاصہ رکوع نمبر ۱۰
- 183 توحید اور شرک پر چند مثالیں
- 184 خلاصہ رکوع نمبر ۱۱
- 184 تمام امور میں تصرف کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے
- 184 خلاصہ رکوع نمبر ۱۲
- 184 خلاصہ رکوع نمبر ۱۳
- 184 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے متعلق چھ احکام
- 185 نہایت جامع و مانع آیت
- 185 عہد کی پاسداری نہ کرنے کے اسباب
- 185 خلاصہ رکوع نمبر ۱۴
- 185 مشرکین کے اعتراضات اور ان کے جوابات
- 186 مرتد اللہ کے عذاب اور غضب کی زد میں ہوتا ہے
- 186 خلاصہ رکوع نمبر ۱۵
- 186 حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانو
- 186 خلاصہ رکوع نمبر ۱۶
- 186 حضرت امیر اہل بیت علیہم السلام کی پیروی کا حکم
- 187 ایک اعتراض اور اس کا جواب
- 187 طریقہ تبلیغ
- 187 نبی کریم ﷺ کے لیے تسلی کا بیان
- 188 چند رھواں پارہ

خلاصہ سورت

اسراء و معراج

اسراء و معراج کی ابتداء

اہل سنت والجماعت کا مسلک

واقعہ اسراء و معراج کو اہتمام سے ذکر کرنا

لفظ ”عبد“ کا مصداق

کفار کا بیت المقدس اور قافلہ کے حالات پوچھنا اور آپ ﷺ کا فکر مند ہونا

آیت تو حید و آیت معجزہ

بخت نصر کا یہودیہ پر مسلط ہونا

شاہ طیطلس کا یہودیہ پر مسلط ہونا

عبرت حاصل کریں

خلاصہ رکوع نمبر ۲

دن اور رات کی پیدائش میں کیا حکمت ہے؟

دو قانون

سوال مقدر کا جواب

کامیابی کے لئے تین شرطیں

خلاصہ رکوع نمبر ۳، ۴

مسلم معاشرے کو مہذب بنانے والے چودہ نکات

خلاصہ رکوع نمبر ۵

خلاصہ رکوع نمبر ۶

تبلیغ و جہاد اور غصہ و نرمی

193	وسیلہ کا حکم
194	خلاصہ رکوع نمبر ۷
194	حدود اللہ میں شکوک پیدا کرنا ابلیس ملعون کا کام ہے
195	خلاصہ رکوع نمبر ۸
195	کافروں کے لئے صرف دنیا میں اعزاز ہے
195	شان نزول
195	عصمت انبیاء کرام علیہم السلام
196	خلاصہ رکوع نمبر ۹
196	خلاصہ رکوع نمبر ۱۰
196	روح کیا ہے؟
196	آپ ﷺ کے لئے تسلی کا بیان
197	مشرکین کے شکوکوں کا جواب
197	خلاصہ رکوع نمبر ۱۱
197	مشرکین کے چند اعتراضات اور ان کے جوابات
198	خلاصہ رکوع نمبر ۱۲
198	آداب دعا
198	سورہ کیف
198	ما قبل سے رابط
198	خلاصہ رکوع نمبر ۱
199	خلاصہ رکوع نمبر ۲
199	خلاصہ رکوع نمبر ۳
199	اصحاب کہف کی حفاظت کے ذرائع

200	خلاصہ رکوع نمبر ۴
200	آئندہ کام کے لئے انشاء اللہ کہیں
200	خلاصہ رکوع نمبر ۵
200	دو بیانیوں کا واقعہ
201	خلاصہ رکوع نمبر ۶
201	خلاصہ رکوع نمبر ۷
202	خلاصہ رکوع نمبر ۸
202	خلاصہ رکوع نمبر ۹
203	پارہ نمبر ۱۶
203	خلاصہ رکوع نمبر ۱
203	کشتی کو عیب دار کرنے، بچے کو قتل کرنے اور دیوار کی اصلاح کرنے کی حکمت
203	خلاصہ رکوع نمبر ۲
203	قصہ ذوالقرنین
204	انسدادِ وقتہ حکومت کی ذمہ داری ہے
204	خلاصہ رکوع نمبر ۳
204	کافروں کے اعمال
204	سورہ مریم
204	ما قبل سے ربط
204	خلاصہ سورت
205	خلاصہ رکوع نمبر ۴
205	حضرت زکریا علیہ السلام کی اولاد کے لئے دعا
205	آداب دعا

205	شرف قبولیت
207	خلاصہ رکوع نمبر ۵
207	حضرت مریم کا تعارف
207	اللہ کی قدرت
207	پیدائش کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تقریر
207	خلاصہ رکوع نمبر ۶
207	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تبلیغ
207	خلاصہ رکوع نمبر ۷
207	انبیاء کرام اور ان کی اقوام کا تذکرہ
207	خلاصہ رکوع نمبر ۸
207	بعثت بعد الموت
208	خلاصہ رکوع نمبر ۹
208	کافروں پر شیطان مسلط ہوتا ہے
208	سورہ طہ
208	ما قبل سے رابط
208	خلاصہ سورت
208	خلاصہ رکوع نمبر ۱۰
208	نزول قرآن کا مقصد
209	خلاصہ رکوع نمبر ۱۱
209	حضرت موسیٰ علیہ السلام پر احسان الہی
209	خلاصہ رکوع نمبر ۱۲
209	جادو اور معجزہ

209	خلاصہ رکوع نمبر ۱۳
209	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کامیابی اور فرعون کی بربادی
210	خلاصہ رکوع نمبر ۱۴
210	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور کی طرف جانا
210	خلاصہ رکوع نمبر ۱۵
210	قیامت کی منظر کشی
210	خلاصہ رکوع نمبر ۱۶
211	ہدایت سے اعراض کی سزا
211	خلاصہ رکوع نمبر ۱۷
211	نبی اکرم ﷺ کو تسلی
211	نماز کی پابندی
212	پارہ نمبر ۱۷
212	سورہ انبیاء
212	ما قبل سے ربط
212	خلاصہ سورت
213	خلاصہ رکوع نمبر ۱
213	خلاصہ رکوع نمبر ۲
213	گذشتہ تاریخ سے سبق سیکھنا چاہیے
213	سنت الہیہ
215	اللہ صرف ایک ہو سکتا ہے
215	مشرکین سے ان کے شرکیہ عقائد پر دلیل کا مطالبہ
215	عقیدہ جزیئت اور اس کی تردید

215	خلاصہ رکوع نمبر ۳
215	واللہ تو حید کا بیان
215	مشرکین کے اعتراضات کا اعادہ اور جواب
216	محل نزاع کی تعیین
216	خلاصہ رکوع نمبر ۴
216	(۱) دلیل عقلی
216	(۲) دلیل نقلی
217	خلاصہ رکوع نمبر ۵
217	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی قوم کو دعوت
217	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بتوں کو توڑنا
218	خلاصہ رکوع نمبر ۶
218	کمالات خاصہ حضرت داؤد علیہ السلام
218	کمالات خاصہ حضرت سلیمان علیہ السلام
219	خلاصہ رکوع نمبر ۷
219	اعمال کی قبولیت کے لئے ایمان شرط ہے
219	یا جوج ماجوج کا تعارف
219	امت محمدیہ اور خلافت ارضیہ
219	آپ ﷺ دونوں جہانوں کے لئے رحمت ہیں
220	سورۃ حج
220	خلاصہ رکوع نمبر ۱
220	قیامت کی ہولناکی
220	اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ملہ

220	خلاصہ رکوع نمبر ۲
220	مایوسی کفر ہے
221	خلاصہ رکوع نمبر ۳
221	خلاصہ رکوع نمبر ۴
221	بیت اللہ کی پہلی اینٹ تو حید کی تھی
221	جج سے متعلق چند احکام
222	خلاصہ رکوع نمبر ۵
222	فلسفہ قربانی
222	خلاصہ رکوع نمبر ۶
222	احکام جہاد اور احکام جج میں مناسبت
222	حکم جہاد اور اس کی شرعییت
223	خلفاء راشدین کی فضیلت
223	خلاصہ رکوع نمبر ۷
223	کفار ہمیشہ شبہات میں مبتلا رہیں گے
223	خلاصہ رکوع نمبر ۸
223	ہجرت کا حکم
224	خلاصہ رکوع نمبر ۹
224	خلاصہ رکوع نمبر ۱۰
224	بجز معبودان باطلہ
226	پارہ نمبر ۱۸
226	سورہ مومنون
226	خلاصہ سورت

- 226 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 226 امر اول
- 226 کامیاب مسلمان کی صفات
- 227 امر دوم
- 227 خلاصہ رکوع نمبر ۲، ۳
- 228 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 228 اہم سابقہ کا اجتماعی دین میں تفرقہ ڈالنا
- 228 مؤمنین کی صفات
- 228 احکام شرعیہ پر عمل کرنا آسان ہے
- 229 ایمان سے روکنے والے امور کی تردید
- 229 ایمان نہ لانے کی پہلی رکاوٹ:
- 229 ایمان نہ لانے کی دوسری رکاوٹ:
- 229 ایمان نہ لانے کی تیسری رکاوٹ:
- 229 ایمان نہ لانے کی چوتھی رکاوٹ:
- 229 ایمان نہ لانے کی پانچویں رکاوٹ:
- 229 ایمان قبول نہ کرنے کی تین وجوہات
- 230 خلاصہ رکوع نمبر ۵
- 230 خلاصہ رکوع نمبر ۶
- 230 نیکو کار اور بدکار کے درمیان فرق
- 230 جہنم کی سختی کا بیان
- 231 اللہ تمام شرکاء سے پاک ہے
- 231 سورہ نور

- 231 ما قبل سے ربط
- 231 خلاصہ سورت
- 232 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 232 غیر شادی شدہ زانی اور زانیہ کی سزا
- 232 زانی اور زانیہ صالح اور صالحہ کے لائق نہیں
- 232 زنا کی تہمت لگانے والے کی سزا
- 233 اگر شوہر بیوی پر تہمت زنا لگائے تو
- 233 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 233 واقعہ الک اور قانون حجاب
- 233 تیسرے گروہ سے متعلق زجر
- 234 دوسرے گروہ سے متعلق زجر
- 234 پہلے گروہ سے متعلق زجر
- 234 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 234 شان نزول
- 234 قرابت داری کا لحاظ
- 235 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 235 اصلاح معاشرے سے متعلق چند ضروری احکام
- 235 خلاصہ رکوع نمبر ۵
- 235 اللہ کا نور کہاں ملتا ہے؟
- 236 اللہ کا نور سے استفادہ کرنے والے کون؟
- 236 اللہ کے نور سے محروم کون؟
- 236 کفار کو آخرت میں اعمال کا اجر نہ ملے گا

236	خلاصہ رکوع نمبر ۶
237	منافقین کی ایک بری عادت اور اس کے اسباب کا بیان
237	خلاصہ رکوع نمبر ۷
237	اللہ کے مؤمن بندے
237	”واقیموا الصلاۃ“ کا مقتضی
238	خلاصہ رکوع نمبر ۸
238	اصلاح معاشرہ سے متعلق چند قوانین
239	خلاصہ رکوع نمبر ۹
239	حسن صحبت کی تلقین
239	سورۃ فرقان
239	ما قبل سے ربط
240	خلاصہ سورت
240	خلاصہ رکوع نمبر ۱
240	قرآن کریم جیسی باہر کتب کو نازل کرنا
240	زمین و آسمان کا اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہونا
240	مخالفین کے اعتراضات
241	خلاصہ رکوع نمبر ۲
241	معاندین کے گزشتہ اقوال کی تردید
241	مشرکین کے معبودوں کا شرکین سے اعلان براہمت
242	پارہ نمبر ۱۹
242	خلاصہ رکوع نمبر ۳
242	حضور اکرم ﷺ کا امت سے شکوہ

242	آپ ﷺ کے غم اور اللہ پاک کی طرف سے تسلی
243	خلاصہ رکوع نمبر ۴
243	خلاصہ رکوع نمبر ۵
243	طریقہ تبلیغ
243	کامیابی کے دو اصول
243	خلاصہ رکوع نمبر ۶
243	اللہ کے مقبول بندے
244	سورہ شعراء
244	ما قبل سے رابط
244	خلاصہ سورت
245	خلاصہ رکوع نمبر ۱
245	طلب معجزات سے ممانعت
245	خلاصہ رکوع نمبر ۲، ۳
245	معجزات کے سلسلے میں سنت الہیہ
245	خلاصہ رکوع نمبر ۴
246	فرعون کی تین سیاسی چالیں
246	پہلی چال
246	دوسری چال
246	تیسری چال
246	خلاصہ رکوع نمبر ۵
246	خلاصہ رکوع نمبر ۶
247	خلاصہ رکوع نمبر ۷

247	خلاصہ رکوع نمبر ۸
247	خلاصہ رکوع نمبر ۹
247	خلاصہ رکوع نمبر ۱۰
247	خلاصہ رکوع نمبر ۱۱
247	قرآن کریم کی حقانیت کا بیان
247	قرآن شیطان اور جنات کی دسترس میں نہیں
248	تعلیمات الہیہ
248	سورہ نمل
248	ما قبل سے ربط
248	خلاصہ سورت
249	خلاصہ رکوع نمبر ۱
249	قرآن اللہ کی طرف سے انعام ہے
249	حضرت موسیٰ علیہ السلام غیب دان نہیں تھے
249	قوم کا ہلاک ہونا
249	خلاصہ رکوع نمبر ۲
249	حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام پر انعامات
250	حضرت سلیمان علیہ السلام اور چیونٹی
250	حضرت سلیمان علیہ السلام غیب دان نہیں تھے
250	ہد ہد کی ملکہ بلقیس کی طرف روانگی
250	خلاصہ رکوع نمبر ۳
250	ملکہ بلقیس کا اطاعت قبول کرنا
251	خلاصہ رکوع نمبر ۴

251	حضرت صالح (علیہ السلام) کی قوم کے سرغنہ اور بد معاش
252	پارہ نمبر ۲۰
252	خلاصہ رکوع نمبر ۱
252	اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس پر قدرتِ دلائل
252	پہلی دلیل:
252	دوسری دلیل
252	تیسری دلیل
252	چوتھی دلیل
253	پانچویں دلیل
253	خلاصہ رکوع نمبر ۲
253	مشرکین کے فاسد عقائد کا رد
253	خلاصہ رکوع نمبر ۳
253	عقیدہٴ توحید اور قیامت کی ہولناکیوں سے چھٹکارا
254	سورہ قصص
254	ما قبل سے رابطہ
254	خلاصہ سورت
254	خلاصہ رکوع نمبر ۱
254	اللہ تعالیٰ کے پانچ وعدے
255	حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی پرورش اور حفاظت
255	خلاصہ رکوع نمبر ۲
255	مصر سے ہجرت
256	خلاصہ رکوع نمبر ۳

256	مدین آمد اور ازدواجی زندگی کی شروعات
256	خلاصہ رکوع نمبر ۴
256	مصر واپسی اور عطاے باری تعالیٰ
257	خلاصہ رکوع نمبر ۵
257	حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات کا ملنا
257	خلاصہ رکوع نمبر ۶
257	مؤمن اہل کتاب کی صفات
258	مشرکین کے حیلے بہانوں کا ازالہ
258	خلاصہ رکوع نمبر ۷
258	خلاصہ رکوع نمبر ۸
258	قارون کا انجام
259	قارون کو نصیحت
259	خلاصہ رکوع نمبر ۹
259	سورہ عنکبوت
259	خلاصہ رکوع نمبر ۱
259	امت محمدیہ کی آزمائش بذریعہ جہاد
260	والدین کی اطاعت کا حکم
260	بروز قیامت ہر ایک اپنے اعمال کا خود جواب دہ ہوگا
260	خلاصہ رکوع نمبر ۲
260	حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کی اقوام کی نافرمانی
260	خلاصہ رکوع نمبر ۳
260	حضرت لوط علیہ السلام کا ایمان لانا اور نبوت کا ملنا

261	خلاصہ رکوع نمبر ۴
261	مختلف اقوام کی تباہی
261	مشرکین کے معبود کٹڑی کے جالے کی مانند ہیں
262	پارہ نمبر ۲۱
262	خلاصہ رکوع نمبر ۵
262	نماز کن امور پر مشتمل ہوتی ہے؟
262	آپ ﷺ کی صداقت کی دلیل
262	خلاصہ رکوع نمبر ۶
262	ہجرت کا حکم
263	خلاصہ رکوع نمبر ۷
263	دنیا کی حقیقت
263	مشرکین کی عادت بد
263	مہاجرین کے لئے بشارت
263	سورہ روم
263	ما قبل سے ربط
264	خلاصہ سورت
264	خلاصہ رکوع نمبر ۱
264	چار پوچھن کوئیاں
264	خلاصہ رکوع نمبر ۲
265	خلاصہ رکوع نمبر ۳
265	خلاصہ دلیل نمبر ۲
265	خلاصہ دلیل نمبر ۳

265	خلاصہ دلیل نمبر ۴
265	خلاصہ دلیل نمبر ۵
266	خلاصہ دلیل نمبر ۶
266	خلاصہ رکوع نمبر ۴
267	خلاصہ دلیل نمبر ۸
267	خلاصہ رکوع نمبر ۵
267	اہل حق کے غلبہ کے لئے آٹھ اصول
267	سودا ورزکوۃ
267	خلاصہ رکوع نمبر ۶
267	فساد کا سبب انسان کے اپنے اعمال ہیں
268	ہواؤں کے فوائد
268	ایک نکتہ
268	خلاصہ رکوع نمبر ۷
268	تخلیق انسانی کے مختلف مراحل و ادوار
269	سورہ لقمان
269	ما قبل سے ربط
269	خلاصہ سورت
269	خلاصہ رکوع نمبر ۱
269	قرآن سے اہل ایمان اور اہل کفر دونوں ہی اثر لیتے ہیں
270	خلاصہ رکوع نمبر ۲
270	نصائح لقمان علیہ السلام
270	خلاصہ رکوع نمبر ۳

271	خلاصہ رکوع نمبر ۴
271	قیامت ضرور واقع ہوگی
271	منجیات خمسہ
272	سورۃ سجدہ
272	خلاصہ سورت
272	خلاصہ رکوع نمبر ۱
272	قرآن کریم سے متعلق ایک شبہ کا ازالہ
272	بعث بعد الموت
272	خلاصہ رکوع نمبر ۲
272	آپ ﷺ کے لئے جماعت حقہ کی بشارت
272	خلاصہ رکوع نمبر ۳
273	سورۃ احزاب
273	خلاصہ رکوع نمبر ۱
273	چند اہم رہنما اصول
273	مشرکین کی تین خرابیوں کا بیان
273	پہلی خرابی
274	دوسری خرابی
274	تیسری خرابی
274	منہ بولے بیٹے سے متعلق اصلاحی امر
274	آپ ﷺ اور ازواج مطہرات کی حرمت سب پر مقدم ہے
275	وراثت کا سبب نسبی قرابت ہے
275	خلاصہ رکوع نمبر ۲

- 275 غزوہ خندق کا بیان
- 275 منافقوں کا مکروہ کردار
- 275 منافق بے غیرت ہوتا ہے
- 276 منافق میدان جنگ سے پیٹھ پھیرنے والا ہوتا ہے
- 276 منافق حریص، لالچی اور بزدل ہوتا ہے
- 276 منافق انتہائی ڈرپوک ہوتا ہے
- 276 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 276 آپ ﷺ امت کے لئے بہترین نمونہ ہیں
- 277 غزوہ احزاب میں مسلمانوں کا کردار
- 277 اللہ کی طرف سے ملنے والے پانچ انعام
- 277 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 277 ازواج مطہرات سے خصوصی خطاب
- 277 شان نزول
- 278 تعدد ازواج کی حکمت
- 278 ”فاحشہ بینہ“ سے کیا مراد ہے
- 280 پہلا خطاب
- 280 دوسرا خطاب
- 280 ایک باطل عقیدہ
- 280 اہل بیت کی تحقیق
- 281 پارہ نمبر ۲۲
- 281 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 281 مسلمانوں سے خطاب

- 281 اعمال پر اجر و ثواب کب ملتا ہے؟
- 281 آپ ﷺ کا حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح
- 282 آپ ﷺ کی کوئی نرینہ اولاد زیادہ عرصہ حیات نہیں رہی
- 282 آپ ﷺ کی نرینہ اولاد کے زندہ نہ رہنے میں حکمت
- 283 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 283 آپ ﷺ کی صفات
- 283 نبی ﷺ کی زیادہ شادیوں کی حکمت
- 284 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 284 مسلمانوں کو آداب کی تعلیم
- 284 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 284 پردے کا حکم
- 285 آپ ﷺ کی کتنی بیٹیاں تھیں
- 285 خلاصہ رکوع نمبر ۵
- 285 کامیابی کے دو اصول
- 285 انسان کی تعریف
- 285 سورہ سبا
- 285 خلاصہ سورت
- 286 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 286 دلائل توحید
- 286 دو شبہوں کا ازالہ
- 286 کفار کی عادت بد
- 287 خلاصہ رکوع نمبر ۲

287	چند شبہات کا ازالہ
287	پہلا شبہہ
287	دوسرا شبہہ
287	تیسرا شبہہ
288	خلاصہ رکوع نمبر ۳
288	چوتھا شبہہ
288	طریقہ تبلیغ اور دعوت الی الحق
289	خلاصہ رکوع نمبر ۴، ۵
289	ہر روز قیامت کفار کی ایک دوسرے پر الزام تراشی
289	ارباب اقتدار اور ارباب اموال کا تکبر
289	فرشتوں کا اعلان برائت
290	خلاصہ رکوع نمبر ۶
290	(۱) ایمان باللہ
290	(۲) ہر روز قیامت کفار کی حالت زار
290	ہر روز قیامت کفار کی حالت زار
290	سورۃ فاطر
290	ما قبل سے ربط
290	خلاصہ سورت
291	خلاصہ رکوع نمبر ۱
291	غمزہ نہ ہونے کی وجوہات
291	خلاصہ رکوع نمبر ۲
291	دلائل توحید اور شراکات

292	خلاصہ رکوع نمبر ۳
292	پوری کائنات اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے
292	توحید اور شرک کی مثال
292	خلاصہ رکوع نمبر ۴
292	اللہ تعالیٰ ہی تمام امور میں تصرف کرنے والا ہے
292	خوف خدا رکھنے والے کون؟
293	خشیت اور خوف
293	تین قسم کے مسلمان
293	ان جماعتوں کا حکم
293	خلاصہ رکوع نمبر ۵
293	علم غیب خاصہ خداوندی
294	جائشینی کا تقاضا
294	مشرکین سے دلائل کا مطالبہ
294	مشرکین کا دو غلاظین
294	حلم خداوندی
295	سورہ یس
295	ما قبل سے ربط
295	خلاصہ سورت
295	خلاصہ رکوع نمبر ۱
295	آپ کا ڈرانا کن لوگوں کے لئے نافع ہوگا؟
296	خلاصہ رکوع نمبر ۲
296	اہل اطلاق کی کتابی کاسبب ”تکذیب رسل“

296	مرشد کی شرائط
297	پارہ نمبر ۲۳
297	خلاصہ رکوع نمبر ۳
297	دلائل توحید
297	مشرکین کا گھٹیا پن
298	خلاصہ رکوع نمبر ۴
298	خلاصہ رکوع نمبر ۵
298	اعتراض نمبر ۱
298	اعتراض نمبر ۲
298	وحدانیت باری تعالیٰ پر مزید عقلی دلائل
299	بد بخت ابی بن خلف کا واقعہ
299	پوری سورت کا خلاصہ
299	سورۃ صافات
299	ما قبل سے ربط
299	خلاصہ سورت
300	خلاصہ رکوع نمبر ۱
300	اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں
300	خلاصہ رکوع نمبر ۲
300	خلاصہ رکوع نمبر ۳-۵
300	انبیاء کرام علیہم السلام کے عجز کا بیان
300	حضرت نوح علیہ السلام کے عجز کا بیان
301	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عجز کا بیان

- 301 دیگر انبیاء علیہم السلام کے غر کا بیان
- 301 فرشتوں اور جنات سے متعلق مشرکین کا ایک غلط عقیدہ
- 302 سورہ ص
- 302 ماقبل سے ربط
- 302 خلاصہ سورت
- 302 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 302 کافر ضد کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے
- 302 شان نزول
- 303 مشرکین کے اعتراضات
- 303 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 303 آپ ﷺ کے لئے تسلی کا بیان
- 303 حضرت داؤد علیہ السلام کی آزمائش سے متعلق واقعات کا جائزہ
- 304 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 304 حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعات
- 304 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 304 حضرت ایوب علیہ السلام کی بے بسی کا بیان
- 305 خلاصہ رکوع نمبر ۵
- 305 قیامت کے وقوع کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے
- 305 سورہ زمر
- 305 ماقبل سے ربط
- 306 خلاصہ سورت
- 306 خلاصہ رکوع نمبر ۱

- 306 مشرکین کے ایک زعم باطل کی تردید
- 306 تمام دلائل کا مقتضی ایمان باللہ ہے
- 307 اللہ بندوں کی عبادت کبھتا ج نہیں
- 307 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 307 ہجرت کا حکم اور اس پر صبر کی تلقین
- 307 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 307 مؤمن و کافر میں تقابل
- 307 کتاب اللہ کے اوصاف
- 308 توحید اور شرک ایک مثال میں
- 309 پارہ نمبر ۲۴
- 309 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 309 محبوبان باطلہ نہ راحت دے سکتے ہیں، نہ تکلیف دور کر سکتے ہیں
- 309 خلاصہ رکوع نمبر ۵
- 309 موت اور نیند میں قبض روح
- 309 کفار کا جہنم سے خلاصی کے لئے فدیہ دینا
- 310 خلاصہ رکوع نمبر ۶
- 310 اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں
- 310 خلاصہ رکوع نمبر ۷
- 310 شان نزول
- 310 مشرکین کی سودا بازی
- 311 خلاصہ رکوع نمبر ۸
- 311 مؤمن و کافر کے ٹھکانوں کا بیان

ما قبل سے ربط

خلاصہ سورت

خلاصہ رکوع نمبر ۱

نزول عذاب کے اسباب

خلاصہ رکوع نمبر ۲

ایک اللہ کی عبادت کا حکم کیوں؟

خلاصہ رکوع نمبر ۳

بڑی بڑی طاقتوں کے تباہ ہونے کے اسباب

فرعون کے مختلف حربے

بچوں کو قتل کرنا

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر قاتلانہ حملہ

خلاصہ رکوع نمبر ۴

مرد مؤمن کی قوم کو نصیحت

فرعون کا جواب

خلاصہ رکوع نمبر ۵

مرد مؤمن کا آخری خطاب

خلاصہ رکوع نمبر ۶

انبیاء کرام علیہم السلام کو قتل ہونے سے کیوں نہ بچایا گیا؟

چند احکام

عصمت انبیاء علیہم السلام

عصمت انبیاء علیہم السلام اور عصمت ملائکہ میں فرق

- 316 خلاصہ رکوع نمبر ۷
- 316 خالق کائنات کی خالقیت پر استدلال
- 317 معبود ماننے کے چند اسباب
- 317 خلاصہ رکوع نمبر ۸
- 317 ایک اصول
- 317 خلاصہ رکوع نمبر ۹
- 318 سورہ حم مجیدہ
- 318 ماقبل سے ربط
- 318 خلاصہ سورت
- 318 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 318 قرآن ایک بے مثال کتاب ہے
- 319 کفار کے عناد کے مقابلے میں دعوت و تبلیغ جاری رکھنے کی تلقین
- 319 دعوائے بشریت کو بار بار دہرانے کی وجہ
- 319 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 319 تخلیق کائنات مرحلہ وار
- 320 اصل اختلاف کیا ہے؟
- 320 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 320 اعضاء کا انسان کے خلاف کواہی دینا
- 321 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 321 خلاصہ رکوع نمبر ۵
- 321 بدسلوکی کا جواب حسن سلوک سے دینے کی ترغیب
- 321 ایک وہم کا ازالہ

- 321 قرآن عجیبی میں کیوں نہیں؟
- 322 پارہ نمبر ۲۵
- 322 خلاصہ رکوع نمبر ۶
- 322 قرآن ایک ہی دفعہ میں نازل کیوں نہیں ہوا؟
- 322 عذاب کا مطالبہ
- 322 سورہ شوریٰ
- 322 ماقبل سے رابطہ
- 323 خلاصہ سورت
- 323 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 323 انبیاء کرام علیہم السلام کی متفقہ تعلیم
- 323 جنت تمام ہونے کے بعد لوگوں کا دو گروہوں میں بٹنا
- 324 حکمت، رحمت اور قہریت کے مقتضائے
- 324 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 324 علمائے امت کے ایمان لانے اور نزول قرآن کے بعد کوئی عذر قابل قبول نہیں
- 324 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 325 وسعتِ رزق کا عمل
- 325 اعمال صالحہ کی ترغیب اور جواب شکوہ
- 325 اللہ مہربان ہے تو رزق کی وسعت کیوں نہیں کرتا
- 326 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 326 دنیا فانی اور آخرت باقی ہے
- 326 کامیاب ہونے والوں کی صفات
- 327 خلاصہ رکوع نمبر ۵

- 327 اللہ تعالیٰ کے ہمکلام ہونے کی مختلف صورتیں
- 328 سورہ زلزال
- 328 ماقبل سے رابطہ
- 328 خلاصہ سورت
- 328 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 329 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 329 جو تم خود پسند نہیں کرتے ہو، اسے اللہ کے لئے کیوں ثابت کرتے ہو؟
- 329 مشیت باری تعالیٰ، رضا کی دلیل نہیں
- 329 گمراہ آباؤ اجداد کی پیروی معقول عذر نہیں
- 330 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 330 داناؤں کی پیروی کرو
- 330 بڑوں کی گمراہی کا سبب
- 330 قرآن کسی بڑے رئیس پر کیوں نہیں اتارا گیا؟
- 330 دنیا کی حقارت کا بیان
- 331 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 331 تمام انبیاء ایک اللہ کی عبادت کرنے والے تھے
- 331 خلاصہ رکوع نمبر ۵
- 331 دولت و ثروت معیار نبوت نہیں
- 331 کیا نبی کے لئے نبوت کا دعویٰ کرنا ضروری ہوتا ہے؟
- 331 خلاصہ رکوع نمبر ۶
- 332 خلاصہ رکوع نمبر ۷
- 332 جزائے مؤمن و کافر اور زبردستی سفارشی ہونے کی نفی

سورہ دخان

332

332

ما قبل سے ربط

332

خلاصہ سورت

333

خلاصہ رکوع نمبر ۱

333

قرآن ایک بابرکت رات میں اتارا گیا

333

”عیلۃ مبارکۃ“ سے کون سی رات مراد ہے؟

333

خلاصہ رکوع نمبر ۲

333

قیامت برحق ہے

334

خلاصہ رکوع نمبر ۳

334

حصول ایمان کے لئے وابستگی قرآن

334

سورہ جاثیہ

334

ما قبل سے ربط

334

خلاصہ سورت

335

خلاصہ رکوع نمبر ۱

335

قرآن کریم سے دوری کا پہلا سبب

335

خلاصہ رکوع نمبر ۲

335

اتباع شریعت

335

خلاصہ رکوع نمبر ۳

335

خلاصہ رکوع نمبر ۴

335

جزائے ایمان و کفر

335

قرآن سے دوری کا دوسرا سبب

336	پارہ نمبر ۲۶
336	سورہ احقاف
336	ما قبل سے ربط
336	خلاصہ سورت
336	خلاصہ رکوع نمبر ۱
336	زمین و آسمان کی تخلیق کا مقصد
336	وقوع قیامت پر استدلال
336	مشرکین سے دلیل کا مطالبہ
337	خلاصہ رکوع نمبر ۲
337	یہود کی ایک خوش فہمی کا
337	والدین کے ساتھ حسن سلوک
338	مدت رضاعت
338	فرماں بردار اور نافرمان اولاد
338	درجات میں تفاوت اعمال میں تفاوت کی وجہ سے ہوتا ہے
338	مجرموں کی تذلیل کا بیان
338	خلاصہ رکوع نمبر ۳
338	قوم عاد کے جرائم اور انجام
339	اللہ کی صفات کو انبیاء کے لئے ثابت کرنا جہالت ہے
339	نعمتوں کی ناقدری
339	خلاصہ رکوع نمبر ۴
339	جنات کا ایمان قبول کرنا
340	جب ”فصبر“ سے خطاب نہی کو ہوتا تو.....؟

340

340

ما قبل سے رابط

340

خلاصہ سورت

340

خلاصہ رکوع نمبر ۱

340

مؤمن و کافر میں تقابل

341

حکم قتال فی سبیل اللہ

341

خلاصہ رکوع نمبر ۲

341

مؤمن و کافر میں تقابل کا ایک انوکھا انداز

341

خلاصہ رکوع نمبر ۳

341

جہاد نہ کرنے کے نقصانات

342

خلاصہ رکوع نمبر ۴

342

ضرورت جہاد

342

کافروں سے صلح نہ کرنے کا حکم

342

انفاق فی سبیل اللہ

342

سورہ فتح

342

ما قبل سے رابط

342

خلاصہ سورت

343

خلاصہ رکوع نمبر ۱

343

صلح حدیبیہ

343

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل

343

پہلی بشارت

344

نبی اکرم ﷺ کی عصمت

344	دوسری بشارت
344	رسول اور امت کے فرائض کا بیان
345	خلاصہ رکوع نمبر ۲
345	منافقین کا مکروفریب
345	خلاصہ رکوع نمبر ۳
346	بیعت کرنے والے صحابہ کرام ﷺ کے انعامات کا بیان
346	عمرہ کے بغیر واپسی کی حکمت
347	خلاصہ رکوع نمبر ۴
347	آپ ﷺ کے خواب پر ہونے والے اعتراض کا جواب
347	فضائل صحابہ کرام ﷺ
347	سورۃ حجرات
347	ما قبل سے ربط
348	خلاصہ سورت
348	خلاصہ رکوع نمبر ۱، ۲
348	قانون نمبر ۱
348	قانون نمبر ۲
348	قانون نمبر ۳
348	قانون نمبر ۴
348	قانون نمبر ۵
348	قانون نمبر ۶
349	قانون نمبر ۷
349	قانون نمبر ۸

349	قانون نمبر ۹
349	قانون نمبر ۱۱
349	قانون نمبر ۱۲
349	اچھا گمان، برا گمان
349	کسی شرعی ضرورت کے تحت غیبت یا تجسس کا حکم
349	قانون نمبر ۱۳
349	قانون نمبر ۱۴
350	سورۃ
350	ما قبل سے رابط
350	خلاصہ سورت
350	خلاصہ رکوع نمبر ۱
350	مشرکین کے لئے قبول ایمان سے مانع امور
351	ان موانع کا دفعیہ
351	خلاصہ رکوع نمبر ۲
351	قدرت الہیہ
351	قیامت کی تختی
351	خلاصہ رکوع نمبر ۳
352	سورۃ ذاریات
352	خلاصہ سورت
352	خلاصہ رکوع نمبر ۱
352	یوم جزاء بحق ہے
352	(۱) منکرین قیامت پر زجر

- 352 (۲) متقین کے لئے جنت کی بشارت اور اس کے اسباب
- 353 ستائیسواں پارہ
- 353 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 353 اہل ایمان کی کامیابی اور اہل کفر کی ناکامی کے چند نمونے
- 353 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 353 تسلی اور فریضہ تبلیغ کی طرف کامل توجہ کا حکم
- 354 سورہ مطور
- 354 خلاصہ سورت
- 354 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 354 منکرین قیامت اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکتے
- 354 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 354 مشرکین کے معاندانہ اقوال
- 355 مشرکین کے معاندانہ اقوال کے جوابات
- 355 تنبیہات کا بیان
- 356 سورہ نجم
- 356 ما قبل سے ربط
- 356 خلاصہ سورت
- 356 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 356 آپ ﷺ کی شخصیت کے کامل ہونے پر ستاروں کی قسم
- 356 گرتے ہوئے ستاروں کی قسم دلیل صداقت رسول
- 357 شیطان وحی الہی میں تصرف نہیں کر سکتا

- 357 جبرئیل علیہ السلام کی پہچان آپ ﷺ کے لئے بدیہی تھی
- 357 آپ ﷺ کا جبرئیل علیہ السلام کو دیکھنا
- 357 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 358 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 358 ولید بن مغیرہ کا واقعہ
- 358 صحیفہ ابراہیمی اور صحیفہ موسوی کے مضامین
- 359 دوسروں کے لئے دعا اور ایصالِ ثواب
- 360 سورہ قمر
- 360 ماقبل سے ربط
- 360 خلاصہ سورت
- 360 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 360 شق قمر کا معجزہ اور مشرکین کا انکار
- 360 تذکرہ احوال قیامت
- 362 معجزہ شق قمر سے موت اور بعث بعد الموت پر استدلال
- 362 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 362 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 362 نحوست کردار میں ہے، وقت میں نہیں
- 362 سورہ رحمن
- 362 ماقبل سے ربط
- 362 خلاصہ سورت
- 362 اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تذکرہ
- 362 سورہ رحمن میں مذکور نعمتوں کی چند جھلکیاں

362	خلاصہ رکوع نمبر ۱
363	عدل و انصاف کا حکم
363	خلاصہ رکوع نمبر ۲
363	خلاصہ رکوع نمبر ۳
363	سورہ واقعہ
363	ما قبل سے ربط
364	خلاصہ سورت
364	خلاصہ رکوع نمبر ۱، ۲
364	دفعہ قیامت، اصحاب الیمین، اصحاب الشمال اور السابقون کے احوال کا بیان
366	انسان سے چار سوالات
366	خلاصہ رکوع نمبر ۳
366	عظمت قرآن کا بیان
367	مشرکین پر زجر
367	سورہ حدید
367	ما قبل سے ربط
367	خلاصہ سورت
368	خلاصہ رکوع نمبر ۱، ۲
368	وحدانیت باری تعالیٰ اور کامیابی کے اصول
368	راہ خدا میں خرچ کرنے کی وجوہات
369	مؤمنین اور منافقین کی جزا اور ان کے مائین ہونے والا مکالمہ
369	خلاصہ رکوع نمبر ۳
369	راہ خدا میں خرچ کرنے کی آخری دو وجہیں

- 370 اللہ کے ناپسندیدہ بندے
- 370 خلاصہ رکوع نمبر ۴
- 370 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم کا راہبانیت اختیار کرنا
- 371 اللہ کے نبی کا ساتھ دو
- 372 پارہ نمبر ۲۸
- 372 سورہ مجادلہ
- 372 خلاصہ سورت
- 372 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 372 حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ
- 372 کفارہ ظہار
- 373 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 373 زجر برائے منافقین اور ان کی چند خباثتوں کا بیان
- 374 اصلاحی قوانین برائے منافقین
- 374 آپس میں گناہ کی بات نہ کرو
- 374 جب صدر مجلس اٹھنے کا حکم دے تو اٹھ جایا کرو
- 374 آپ ﷺ سے ہمکلام ہونے سے قبل کچھ صدقہ و خیرات کر لیا کرو
- 485 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 375 منافقین پر سخت ترین زجرات
- 375 اصحاب رسول ﷺ کے ایمان کی تعریف
- 376 سورہ مہاجر
- 376 ما قبل سے ربط

- 376 خلاصہ سورت
- 376 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 376 قبیلہ بنو نضیر کی جلا وطنی کا پس منظر
- 377 ایک نکتہ
- 377 جلا وطنی کی حکمت
- 377 مال فنی کی تقسیم
- 378 دین کا ایک اہم اصول
- 378 فضائل مہاجرین
- 378 فضائل انصار
- 378 تابعین و تبع تابعین کے اوصاف
- 379 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 379 منافق چاہا باز ہوتا ہے
- 379 احوال یہود ایک نظر میں
- 379 خلاصہ رکوع نمبر ۳
- 380 سورہ ممتحنہ
- 380 ما قبل سے ربط
- 380 خلاصہ سورت
- 380 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 380 حاطب بن ابی بلتعہ ؓ کا واقعہ
- 381 کفار سے بایکات اور اس کے اسباب
- 381 کفار سے بایکات کے حوالے سے حضرت ابراہیم ؑ کا کردار
- 382 خلاصہ رکوع نمبر ۲

- 382 کفار کی تقسیم
- 382 صلح حدیبیہ اور اس میں ہونے والا معاہدہ
- 382 معاہدہ صرف مردوں سے متعلق تھا
- 382 ہجرت کر کے آنے والی عورتوں سے متعلق حکم نامہ
- 383 عورتوں کی بیعت
- 383 سورہ صف
- 383 ماقبل سے ربط
- 384 خلاصہ سورت
- 384 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 384 صرف گفتار سے میدان سر نہیں ہوا کرتے
- 384 ملک کی بقا کے اصول
- 384 بنی اسرائیل کے انجام سے عبرت حاصل کرو
- 385 قتال کی ترغیب
- 385 فرضیت جہاد کے اسباب
- 385 خلاصہ رکوع نمبر ۲
- 386 سورہ جمعہ
- 386 خلاصہ سورت
- 386 خلاصہ رکوع نمبر ۱
- 386 فرائض رسول اللہ ﷺ
- 386 یہودیوں کو گدھے سے مشابہت
- 386 یہودیوں کو دعوت مباہلہ
- 387 خلاصہ رکوع نمبر ۲

387	نماز جمعہ کی اہمیت
387	سورۃ منافقون
387	ما قبل سے ربط
387	خلاصہ سورت
387	منافقوں کے بے جا شکوکوں کی تردید
388	سورۃ تغابن
388	ما قبل سے ربط
388	خلاصہ سورت
388	حشر ضرور ہوگا
389	قوت ایمانیہ اور قوت عملیہ کی تکمیل میں مانع امور
389	مصائب
389	اہل و عیال
389	مال و دولت
390	سورۃ طلاق
390	ما قبل سے ربط
390	خلاصہ سورت
390	خلاصہ رکوع نمبر ۱
390	احکام طلاق کا بیان
391	آئہ اور صغیرہ کی عدت
391	حاملہ کی عدت
391	طلاق کے بعد کما حکام
391	خلاصہ رکوع نمبر ۲

- 391 امراء و سلاطین رعایا کے حقوق کی پاسداری کریں
- 392 سورہ تحریم
- 392 ماقبل سے ربط
- 392 خلاصہ سورت
- 392 خلاف رضا کاموں سے ممانعت کا حکم
- 392 حکم انفاق فی سبیل اللہ
- 392 قرابت داری اخروی نجات کا باعث نہیں بن سکتی
- 393 پارہ نمبر ۲۹
- 393 سورہ ملک
- 393 ماقبل سے ربط
- 393 خلاصہ سورت
- 393 دلائل عقلیہ
- 394 سورہ رقصم
- 394 ماقبل سے ربط
- 394 خلاصہ سورت
- 394 دین کے معاملے میں مددِ امت سے کام نہیں لینا
- 396 اہل تقویٰ کے لئے بشارت اور کافروں کے لئے وعید
- 396 تنگ دل نہیں ہونا
- 396 سورہ حاقہ
- 396 ماقبل سے ربط
- 396 خلاصہ سورت

- 397 اعمال ناموں کی تقسیم
- 397 عذاب کی وجوہات
- 397 صداقت رسول اور حقانیت قرآن
- 397 ایک اہم نکتہ
- 397 سورہ معارج
- 397 ماقبل سے ربط
- 398 خلاصہ سورت
- 398 بروز قیامت نفسا نفسی کا عالم ہوگا
- 398 انسان جی کا کیا ہے
- 398 کامیاب انسان کے اوصاف
- 399 دخول جنت کا معیار کمال ایمان اور اعمال صالحہ پر ہے
- 399 سورہ نوح
- 399 ماقبل سے ربط
- 399 خلاصہ سورت
- 399 حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کی حالت زار
- 400 استغفار و وسعت رزق کا سبب ہے
- 400 سورہ جن
- 400 ماقبل سے ربط
- 400 خلاصہ سورت
- 400 جنات کا قبول اسلام
- 401 کبھی نعمتیں آزمائش کے لئے بھی ہوتی ہیں
- 401 سجدہ کا حق کیا ہے؟

- 401 کافروں کا آپ ﷺ کی مخالفت مؤپر کمر بستہ ہونا
- 401 انبیاء کرام علیہم السلام کے احوال
- 402 سورہ مزمل
- 402 ماقبل سے ربط
- 402 خلاصہ سورت
- 402 راتوں کے قیام کا مقصد
- 402 سورہ مدثر
- 402 ماقبل سے ربط
- 402 خلاصہ سورت
- 402 فرائض رسول کریم ﷺ
- 403 اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کی ناقدری باعث وبال ہے
- 403 اہل جنت کا جہنمیوں سے سوال
- 404 قرآن فصیحیت ہے
- 404 سورہ قیامتہ
- 404 ماقبل سے ربط
- 404 خلاصہ سورت
- 404 اثبات قیامت
- 404 قیامت کے واقع ہونے کی منظر کشی
- 405 نزول قرآن کے وقت مکمل طور پر متوجہ ہونے کا حکم
- 405 ان آیات کا ماقبل سے ربط اور روافض کا پروپیگنڈہ
- 406 جہنم لے جانے والے جرائم
- 406 سورہ دھر

406	ما قبل سے ربط
407	خلاصہ سورت
407	کامیابی کے اصول
407	سورہٴ مرسلات
407	ما قبل سے ربط
407	خلاصہ سورت
408	پارہ نمبر ۳۰
408	سورہٴ یٰسّٰ
408	ما قبل سے ربط اور خلاصہ سورت
408	سورہٴ نازعات
408	ما قبل سے ربط
409	خلاصہ سورت
409	تاریخ سے سبق سیکھنا چاہیے
409	مؤمن اور کافر کی قبض روح کا فرق
409	سورہٴ یٰحٰیٰ
409	ما قبل سے ربط
410	خلاصہ سورت
410	شان نزول
410	تعلیم میں وجہ تریج حقیقی طلب ہے
411	سورہٴ شکر
411	ما قبل سے ربط

411

خلاصہ سورت

411

نجمہ اولیٰ کے بعد پیش آنے والے احوال قیامت

412

نجمہ ثانیہ کے بعد پیش آنے والے احوال قیامت

412

عظمت قرآن اور صفات جبرئیل

412

سورۃ انفطار

412

ما قبل سے ربط اور خلاصہ سورت

413

سورۃ مطففین

413

ما قبل سے ربط اور خلاصہ سورت

413

اعمال کا ٹھکانہ

413

سورۃ انشقاق

413

ما قبل سے ربط

413

خلاصہ سورت

413

اہل علمین اور اہل بحین کے احوال

414

کافروں پر پیش آنے والے حالات کا مقتضی

414

سورۃ مدوح

414

ما قبل سے ربط

414

خلاصہ سورت

414

ایک ظالم بادشاہ کا قصہ

415

ثبوت قیامت پر پہلا استدلال

415

دوسرا استدلال

415

تیسرا استدلال

415

سورہ طارق

415

ما قبل سے ربط

416

خلاصہ سورت

416

سورہ اعلیٰ

416

ما قبل سے ربط

416

خلاصہ سورت

416

مسئلہ توحید کے لئے دو باتوں کا اعتقاد رکھنے کا حکم

418

دنیا سے بے رغبتی کا ذکر

418

سورہ غاشیہ

418

ما قبل سے ربط

418

خلاصہ سورت

418

سورہ فجر

418

ما قبل سے ربط

418

خلاصہ سورت

418

گذشتہ اقوام کے دنیاوی احوال

419

سورہ بلد

419

ما قبل سے ربط اور خلاصہ سورت

419

مال خرچ کرنے کا حکم

419

انسان کی تخلیق کی کیفیت

419

سورہ خمس

419

ما قبل سے ربط اور خلاصہ سورت

- 419 عقائد کا فرق
- 420 سورہ نمل
- 420 ماقبل سے ربط اور خلاصہ سورت
- 420 اعمال کا فرق
- 420 سورہ غنی والم نشرح
- 420 ماقبل سے ربط
- 420 شان نزول
- 420 آپ ﷺ پر تین انعامات
- 421 انعامات کا شکرانہ
- 421 صحابہ ﷺ کے حوالے سے تسلی کا بیان
- 421 سورہ تین
- 421 ماقبل سے ربط
- 421 کامیابی، ایمان اور عمل کے ساتھ مختص ہے
- 422 خلاصہ سورت
- 422 بعث بعد الموت پر انوکھا استدلال
- 422 درختوں کی قسم اور مقصود میں مناسبت
- 422 سورہ علق
- 422 ماقبل سے ربط اور خلاصہ سورت
- 422 حصول ایمان کے لئے تعلق بالقرآن ضروری ہے
- 423 سورہ قدر
- 423 ماقبل سے ربط

423	خلاصہ سورت
423	قرآن کی بدولت شب قدر کو عظمت ملی
423	سورہ بینہ
423	ما قبل سے رابطہ
423	خلاصہ سورت
423	ضرورت قرآن
424	راستے صرف دو ہی ہیں
424	سورہ زلزلہ
424	ما قبل سے رابطہ
424	خلاصہ سورت
424	بروز قیامت انسانوں کی حالت
425	سورہ عادیات
425	ما قبل سے رابطہ
425	خلاصہ سورت
425	انسان کی ناشکری، اس کا سبب اور علاج
425	سورہ قارعہ
425	ما قبل سے رابطہ
426	خلاصہ سورت
426	احوال قیامت
426	سورہ نکاث
426	ما قبل سے رابطہ

- 426 خلاصہ سورت
- 426 مرض نکاثر و تفاخر اور اس کا علاج
- 426 سورہ معصر
- 426 ماقبل سے ربط
- 426 گردش زمانہ سے عبرت حاصل کرو
- 427 خلاصہ سورت
- 427 کامیابی کے اصول
- 427 سورہ ہمزہ
- 427 ماقبل سے ربط
- 427 خلاصہ سورت
- 427 انسانیت کی عظمت نہ کرنے والوں کے لئے وعید
- 428 سورہ فیل
- 428 ماقبل سے ربط و خلاصہ سورت
- 428 اللہ کے گھر کو تباہ کرنے کی کوشش کرنے والوں کے لئے وعید
- 428 واقعہ فیل کب پیش آیا تھا؟
- 428 سورہ قمریش
- 428 ماقبل سے ربط اور خلاصہ سورت
- 428 اللہ اپنے گھر کی حفاظت کرنے والوں سے خوش ہوتا ہے
- 429 ملک کی بقا کی شرائط
- 429 سورہ ماعون
- 429 ماقبل سے ربط

429	انسانیت کی عظمت نہ کرنے والے
429	سورہ کوثر
429	ما قبل سے ربط
430	خلاصہ سورت
430	عظمت رسول اللہ ﷺ
430	سورہ کافرون
430	ما قبل سے ربط
430	خلاصہ سورت
430	وحدت اصول، وحدت دین
434	سورہ نصر
434	ما قبل سے ربط و خلاصہ سورت
434	کامیابی کے تین اصول
434	سورہ لہب
434	ما قبل سے ربط و خلاصہ
434	سورہ اخلاص
434	ما قبل سے ربط
432	خلاصہ سورت
432	سورہ فلق و ناس
432	ما قبل سے ربط
432	دوسرا ربط
433	شان نزول

433

ضرر رساں چیزیں

433

مرا تبا تو حید

434

لفظ ”ناس“ سے کیا مراد ہے؟

عرض مرتب

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم اما بعد

قارئین کرام آپ کے ہاتھوں میں جو کتاب ہے یہ خلاصہ مضامین قرآن کا مجموعہ ہے، یہ حسین گلدستہ استاذ محترم حضرت مولانا منظور یوسف صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے ان بیانات کا مجموعہ ہے جو حضرت استاذ صاحب رمضان المبارک میں نماز تراویح کے بعد یومیہ پڑھے جانے والے پارے کا خلاصہ بیان کیا کرتے ہیں، ماشاء اللہ سالوں سے حضرت کی یہ ترتیب ہے کہ نماز تراویح میں از خود قرآن سناتے ہیں اور اس کے بعد تقریباً 40/45 منٹ روزانہ کے پارے کا خلاصہ بیان کرتے ہیں۔

علاقہ رفاہ عام کے علاوہ دور دور سے لوگ نماز تراویح میں شریک ہوتے ہیں اور اس کے بعد بڑے ذوق و شوق سے خلاصہ تفسیر سنتے ہیں، ہر عوام و خواص کا شدید مطالبہ تھا کہ اس خلاصہ کو تحریری شکل میں لایا جائے تاکہ ہر خاص و عام کے لئے مفید ہو، بڑی جہد مسلسل کے بعد یہ قیمتی مواد تحریری شکل میں منظر عام پر لایا گیا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس خلاصہ مضامین قرآن کو ہم سب کے لئے اور ہر خاص و عام کے لئے مفید بنائے۔ آمین۔

مولانا سید ریحان احمد

فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی

Noor-ul-Bashar

• Ustaz-ul-Hadith Amina Farooqi, Karachi
• Principal and president of
Ma'had Usman Bin Affan Karachi

Date 21 - 04 - 2014

Ref : A - 004 - 04 - 2014



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

استاذہ زین العابدین علیہ السلام
ماہد عثمان بن عفان

تاریخ ۲۰ جادی الثانیہ ۱۴۳۵ھ

الرقم الف / ۰۰۴ - ۰۴ - ۲۰۱۴م

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيدنا محمد النبي الأمي الأمين، وعلى آله وصحابه
وتابعيه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين.

آبا بعد:

ایک مسلمان کے لیے عظیم ترین سعادت کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اپنے دین کی خدمت لے لے، پھر یہ خدمت اگر
اپنے کلام پاک سے متعلق ہو تو اس کی سعادت کا کیا فائدہ!!

عزیز گرامی مولانا منظور یوسف صاحب وقفہ اللہ (امام و خطیب جامع مسجد رقابو عام سوسائٹی کراچی، فاضل و استاذ جامعہ قادریہ
کراچی و خلیفہ کھاز حضرت مولانا نور محمد صاحب مد ظہم) کو اللہ تعالیٰ نے بہت موفّق بنایا ہے کہ ان سے اللہ تعالیٰ اس میں حد میں معاشرے کے
ہر طبقہ کی اصلاحی خدمت لے رہے ہیں، پھر حسن بیان و تحکمت اسلوب کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے درود لے سے بھی نوازا ہے۔ چنانچہ ان
کی اصلاحی تحریک کے اثرات علاقہ کے اندر اور باہر، گھروں اور آفسوں تک میں نظر آ رہے ہیں۔

مولانا موصوف لہنی میسر میں جو اصلاحی خدمات انجام دے رہے ہیں ان میں قرآن کریم کے درس کا اہتمام بھی ہے جو مختصر
وقت میں نہایت عام فہم انداز میں ہوتا ہے کہ معاشرہ کے ہر طبقہ میں جو مختلف ذہنی صلاحیتیں ہوتی ہیں وہ سب یکساں طور پر فائدہ اٹھا سکیں۔
آپ کے سامنے ان ہی دروس کا مجموعہ ملبوعہ شکل میں ہے۔

مولانا موصوف نے نہایت آسان انداز میں قرآن کریم کے مفہوم اور مقاصد قرآنیہ کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے، طرز و انداز
یہ دکھایا ہے کہ ایک ایک رکوع کو لے کر اس کے اندر مذکور مضامین قرآن کو واضح کیا ہے۔

اس ضمن میں توحید، رسالت، آخرت، قصص قرآنی، باطل مذہب اور باطل فرقوں پر مناسب رد، نافرمان اقوام کے انہام،
اطاعت گزار و فرمانبردار لوگوں کے اوجہ انعامات، سیاسیات، اخلاقیات اور معاشرے سے متعلق ضروری امور کو نہایت آسان لفظوں میں
بیان کر کے قرآن کریم کی تعلیمات کو گھر گھر پہنچانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔



ان دروس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ نہایت اختصار کے ساتھ قرآنی مضامین کو سمیٹنے کی کوشش کی ہے جو تعلیم یافتہ مرد و یا خاتون خاندان اسی طرح طالب علم ہو یا ملازمت پیشہ افراد، سب کی ذہنی صلاحیتوں کے مطابق ہیں، اب کسی کے لیے یہ نذر بھی باقی نہیں رہتا کہ میرے پاس وقت کی قلت ہے اور نہ یہ بہانہ ہے کہ یہ میری ذہنی صلاحیت سے بالاتر ہے۔
 دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو اس طرح کی پیش از پیش مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور امت کو خوب فائدہ پہنچائے۔ آمین

و کتبہ

بُورِ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

مدیر معہد عثمان بن عفان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پارہ نمبر ۱

سورۃ فاتحہ

خلاصہ سورت

اسمائے سورۃ الفاتحہ

سورۃ فاتحہ کے بہت سے نام ہیں، ان سب میں مشہور نام ”فاتحہ“ ہے اور جامع نام ”ام القرآن“ ہے، سورۃ فاتحہ کو ام القرآن کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ام القرآن کا مطلب ہے ”خلاصۃ القرآن“ اور چونکہ سورۃ فاتحہ سارے قرآن کے مضامین کا خلاصہ ہے، اس لئے اسے ام القرآن بھی کہا جاتا ہے۔

قرآن کریم کی مضامین کے اعتبار سے تقسیم

قرآن مجید مضامین کے اعتبار سے چار حصوں پر مشتمل ہے اور ہر حصہ ”الحمد لله“ سے شروع ہوتا ہے، پہلا حصہ سورۃ فاتحہ سے سورۃ مائدہ کے آخر تک ہے، اس حصے میں خالقیت کا بیان زیادہ ہے، یعنی ساری کائنات کو پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے، دوسرا حصہ سورۃ النعام سے سورۃ بنی اسرائیل کے آخر تک ہے اور اس میں ربوبیت کا بیان زیادہ ہے، یعنی سارے جہاں کو پیدا کرنے کے بعد اس کو حد کمال تک پہنچانے والا اور ہر چیز کی دیکھ بھال کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ تیسرا حصہ سورۃ کہف سے لے کر سورۃ احزاب کے اختتام تک ہے اور اس میں زیادہ تر مضمون یہ بیان کیا گیا ہے کہ تخت بادشاہی پر خود اللہ تعالیٰ متمکن ہے، وہی مالک و مختار ہے اور اس نے اپنے اختیارات و تصرفات میں کسی کو شریک نہیں بنایا۔ چوتھا حصہ سورۃ سبا سے آخر قرآن تک ہے اور اس حصے میں مرکزی مضمون یہ بیان ہوا ہے کہ قیامت کے دن کا مالک و مختار صرف اللہ تعالیٰ ہے، اس کے سامنے کوئی زبردستی سفارش کرنے والا نہیں۔

سورت فاتحہ اور مضامین قرآن

یہ چاروں مضامین اجمالاً سورہ فاتحہ میں موجود ہیں، چنانچہ **الحمد لله** میں پہلا مضمون خالقیت اور **رب العالمین** میں دوسرا مضمون ربوبیت اور **الرحمن الرحیم** میں تیسرا مضمون بادشاہی اور **مالک يوم الدين** میں چوتھا مضمون مالک و مختار ہونے کا ذکر ہونے ہیں۔

صراط مستقیم اور دین اسلام

اهدنا الصراط المستقیم میں اللہ تعالیٰ سے سیدھی راہ پر چلانے کی درخواست کی گئی ہے، ایسی سیدھی راہ جس میں کسی قسم کی کجی اور پیچ و خم نہ ہو اور وہ دین اسلام کی راہ ہے، جس میں نہ افراط ہے اور نہ ہی تفریط، جیسا کہ یہود نے حضرت عزیر عليه السلام کے بارے میں افراط کیا اور انہیں معبود بنالیا اور حضرت عیسیٰ عليه السلام کے بارے میں تفریط سے کام لیا اور ان کی شان میں گستاخی کرنے لگے اور اسی طرح آپ ﷺ کی شان میں بھی تفریط سے کام لیا اور گستاخی کے مرتکب ہوئے، لیکن شریعت محمدیہ **علیٰ صاحبہا الف الف سلام و تحیة** ہر قسم کی اعتقادی اور عملی افراط و تفریط سے بالکل پاک ہے۔

سورة البقرة

خلاصہ رکوع نمبر ۱

اس رکوع میں تین باتوں کا بیان ہے۔

(۱) عظمت قرآن

قرآن کریم کی عظمت کو بیان کیا گیا ہے کہ یہ قرآن ایک ایسی عظیم کتاب ہے، جس میں کسی بھی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ (آیت نمبر ۲)

(۲) قرآنی ہدایت سے مستفید ہونے والے

اس قرآن سے فائدہ اٹھانے والے اہل تقویٰ ہیں، جنہوں نے ایمان قبول کیا، جو نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور جو اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں، جو تمام آسمانی کتابوں پر

ایمان رکھتے ہیں اور آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔ (آیت نمبر ۲۰۳)

(۳) قرآنی ہدایت سے محروم لوگ

اور وہ لوگ اس قرآن سے فائدہ اٹھانے سے محروم ہیں، جنہوں نے ضد اور عناد کی وجہ سے حق کو چھپائے رکھا اور کفر کو ایمان پر ترجیح دی اور جن کے دلوں، آنکھوں اور کانوں پر اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کی وجہ سے مہر ثبت کر دی ہے اور اب یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ (آیت نمبر ۷۰، ۷۱)

خلاصہ رکوع نمبر ۲

گذشتہ رکوع میں دو جماعتوں کا تذکرہ تھا، اہل ایمان اور اہل شرک و کفر، اب اس رکوع میں تیسری جماعت یعنی منافقین کے احوال بیان ہوں گے چونکہ منافقین کی دشمنی عام کفار سے زیادہ خطرناک ہے، اس لئے ان کے احوال کو تین آیات میں بیان فرمایا جبکہ کفار کے احوال دو آیات میں بیان فرمائے۔

منافقین کے جھوٹے دعوے

منافقین نے پانچ جھوٹے دعوے کئے:

(۱) ایمان کا دعویٰ

منافقوں نے ایمان لانے کا دعویٰ کیا، جس کی تردید اللہ تعالیٰ نے یوں فرمائی کہ یہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں اور اللہ اور اس کے اہل ایمان بندوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ خود اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ (آیت نمبر ۱۰، ۱۱)

(۲) مصلح ہونے کا دعویٰ

دوسرا دعویٰ یہ کیا کہ ہم مصلح (اصلاح کرنے والے) ہیں، جواب دیا گیا کہ تم لوگ مصلح نہیں، بلکہ مفسد (بگاڑ پیدا کرنے والے) ہو اور تمہاری ہی وجہ سے زمین میں فساد برپا ہے۔ (آیت نمبر ۱۸، ۱۹)

(۳) عقلمند ہونے کا دعویٰ

تیسرا دعویٰ یہ تھا کہ ہم عقل والے ہیں اور یہ ایمان قبول کرنے والے بیوقوف ہیں، جواب دیا

گیا کہ بیوقوف اور جاہل خود تم لوگ ہو، اگرچہ تم خود اس بات سے بے خبر ہو۔ (۲۷ نمبر ۱۳)

(۴) مسلمانوں کے خیر خواہ ہونے کا دعویٰ

چوتھا دعویٰ یہ تھا کہ ہم لوگ مسلمانوں کے دوست ہیں، جواب دیا گیا کہ یہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں اور دغا باز ہیں، ان کی حالت تو یہ ہے کہ جب ایمان والوں سے ملاقات کرتے ہیں تو ایمان کا اظہار کرتے ہیں اور جب اپنے کافر دوستوں سے ملاقات کرتے ہیں، تو ان سے اظہار کجگیتی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو مسلمانوں کے ساتھ یوں ہی بس مذاق کرتے ہیں، یہ لوگ یا دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کی مسخری کی سزا ضرور دے گا۔ (۲۷ نمبر ۱۴)

(۵) کامیاب ہونے کا دعویٰ

اسی طرح ان منافقوں کا دعویٰ تھا کہ ہم ہی کامیاب ہیں اور یہ ایمان لانے والے خسارے میں پڑے ہیں، جواب دیا گیا کہ ہدایت کے بدلے ضلالت کو خرید کر تم لوگوں نے نفع نہیں، نقصان کمایا ہے اور یہ سودا تمہیں بہت مہنگا پڑے گا۔ (۲۷ نمبر ۱۵)

خلاصہ رکوع نمبر ۳

اس رکوع میں سب سے پہلے وحدانیت کے دعویٰ کو بیان کیا گیا ہے کہ صرف اللہ ہی کو پکارو، اس کے علاوہ کسی کو مت پکارو، کیونکہ تمہارا خالق، تمہارا مربی اور تمہارا رازق وہی ہے، لہذا اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھراؤ۔ (۲۸ نمبر ۲۴۲)

مشرکین کے ایک شبہ کا ازالہ

اس کے بعد مشرکین کے ایک شبہ کا ازالہ کیا گیا ہے، شبہ یہ تھا کہ یہ قرآن آپ ﷺ کا اپنا بنایا ہوا ہے، یہ اللہ کی طرف سے نازل کردہ نہیں، کیونکہ اس کلام میں حقیر حقیر چیزوں، مثلاً: کبھی، مجھ پر اور مکڑی وغیرہ کو ذکر کیا گیا ہے اور خدا ہرگز ایسی چیزوں کو اپنے کلام میں بیان نہیں کر سکتا۔

وان کنتم فی ریب مما نزلنا سے اس شبہ کا جواب دیا گیا ہے کہ اگر تمہیں قرآن سے متعلق ذرا بھی خلجان اور شک ہے، تو ایسا کرو کہ پھر تم اس قرآن کی کسی بھی ایک سورت جیسی کوئی سورت

بنالاء، جو فصاحت و بلاغت، مضامین اور واقعات کی صداقت میں اور امثال و مواعظ میں اس قرآن جیسی ہو، لیکن تم سب مل کر بھی ایسا نہیں کر سکتے، اس لئے اپنی آخرت کی فکر کرو اور روزِ خ کی دھکتی ہوئی آگ سے خود کو بچاؤ۔ (آیت نمبر ۲۳، ۲۴)

دوسرا جواب یہ دیا کہ اس میں کوئی شرم اور عار کی بات نہیں، کیونکہ مثال سے کسی چیز کی توضیح اور تفصیل بیان کرنا مقصد ہوتا ہے، حقارت اور عظمت سے کیا لینا! اور مطلب و مقصد تب ہی حاصل ہوگا جب مثال اور مثل لہ میں پوری مطابقت ہوگی، مثل لہ حقیر ہوگا، تو اس کی مثال بھی حقیر ہی ہونی چاہیے، ورنہ تمثیل ہی بیہودہ سمجھی جائے گی۔ (آیت نمبر ۲۶)

صحت روحانی کے لئے ضروری اسباب

اس کے بعد اس بات کا بیان ہے کہ صحت روحانی کے لئے تین چیزوں کا ہونا ضروری ہوتا ہے:

(۱) قوت ایمانی

(۲) قوت عقلی

(۳) قوت فطری

منافق ان تینوں قوتوں سے عاری ہوتا ہے، اسی لئے ان مثالوں کی حقانیت کو سمجھنے سے عاجز ہوتا ہے اور مزید گمراہی کی دلدل میں ڈوبتا چلا جاتا ہے۔

الذین ینقضون عہد اللہ سے قوت ایمانی کے فقدان کی طرف اشارہ ہے۔

ویقطعون ما امر اللہ بہ سے قوت فطری کے فقدان کی طرف اشارہ ہے۔

اور

ویفسدون فی الارض سے قوت عقلی کے فقدان کی طرف اشارہ ہے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۴

بنی آدم کو خلافت ارضی سونپنے پر ملائکہ کا استفسار

سب سے پہلے انسان کے لئے خلافت ارضی کا تذکرہ ہے، جس کی خبر جب ملائکہ کو دی گئی، تو

انہیں یہ خلیجان ہوا کہ ایسی مخلوق جس میں مفسد اور خوریز تک ہوں گے اور ہم ایسے مطیع و فرمانبردار ہیں، پھر ان کو خلیفہ بنانے کی کیا وجہ ہوگی؟ ملائکہ کا یہ سوال بطور طلب حکمت اور ربط و استقار تھا، اعتراض کی غرض سے نہیں تھا اور ملائکہ کو بنی آدم کے احوال اس وجہ سے معلوم ہوئے کہ انہوں نے بنی آدم کو جنات پر قیاس کیا، یا پھر وہ حاکم اور خلیفہ کی ضرورت سے سمجھ گئے کہ ان کی ضرورت تب ہی ہے کہ یہ لوگ زمین میں ظلم و فساد کریں گے۔

ملائکہ کے سوال کا جواب

اس استفسار پر اللہ تعالیٰ نے سردست اجمالی جواب دیا کہ تم ان حکمتوں کو نہیں جانتے، ورنہ اس کی خلافت اور افضلیت میں شبہ نہ کرتے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم ﷺ کو ہر چیز کا نام، اس کی حقیقت، خاصیت اور نفع و نقصان تعلیم فرمادی، کیونکہ اس کمال علمی کے بغیر خلافت کے امور کو سرانجام دینا ممکن نہیں اور پھر ملائکہ سے ان چیزوں کے متعلق سوال کیا، تو انہوں نے اپنے عجز و قصور کا اقرار کیا اور خوب جان گئے کہ اس علم کے بغیر خلافت کے امور سرانجام دینا ممکن نہیں اور کہا اٹھے کہ اے اللہ! تیرے علم و حکمت کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

اس کے بعد حضرت آدم ﷺ کو شیطان کے دھوکہ دینے کا تفصیلی بیان ہے۔ ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ملائکہ معبود نہیں، وہ تو خود اپنی عاجزی کا اپنی زبان سے اقرار کر رہے ہیں:

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا یعنی اے اللہ تو بے حکمت کسی چیز کو پیدا کرنے سے پاک ہے اور ہم تو صرف وہی کچھ جانتے ہیں جس کا علم تو نے ہمیں دیا ہے۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام علم غیب نہیں جانتے، ورنہ حضرت آدم ﷺ اپنے دشمن کو

ضرور پہچان لیتے۔ (آیت نمبر ۳۰-۳۸)

ایک اصول

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اپنے تمام امور میں اپنے رضا کاروں سے مشورہ لینا چاہیے، اگر صرف حکم چلایا گیا، تو چند دن تک تو مانیں گے، پھر مخالف ہو جائیں گے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۵

اس رکوع میں بنی اسرائیل کو ایمان کی دعوت دی گئی ہے اور ان کی اصولی کوتاہیوں کی نشاندہی کی گئی ہے، یوں یہ رکوع آٹھ اواخر جن چیزوں کا حکم دیا گیا اور چار نواہی جن چیزوں سے روکا گیا پر مشتمل ہے۔

ادامر کا بیان

(۱) ان نعمتوں کو یاد کرتے رہو جو اللہ نے تمہارے آباؤ اجداد کو عطا کی تھیں۔

(۲) وعدوں کو پورا کرتے رہو۔

(۳) اللہ سے ڈرتے رہو۔

(۴) ایمان لے آؤ۔

(۵) نماز قائم کرتے رہو۔

(۶) زکوٰۃ ادا کرتے رہو۔

(۷) باجماعت نماز ادا کرتے رہو۔

(۸) صبر اور نماز کے ذریعے اللہ سے مدد طلب کرتے رہو۔

نواہی کا بیان

(۱) قرآن کے اول منکر مت بنو، کیونکہ تمہاری دیکھا دیکھی جتنے بھی قرآن سے اعراض کریں گے، ان سب کا وبال تم پر ہوگا۔

(۲) میرے احکام کے بدلے میں اس حقیر دنیا کے طالب مت بنو۔

(۳) حق اور باطل کو یکجا مت کرو۔

(۴) حق بات کو مت چھپاؤ۔

یہود کا علم کو چھپانا

خود غرض یہود لوگ احکام شرعیہ میں دو طرح سے تبدیلی کیا کرتے تھے، ایک تو یہ کہ اگر قابو چلا،

تو اس کو ظاہر ہی نہ ہونے دیا، یہ کہتا ہے اور اگر ان کے چھپائے نہ چھپ سکے تو پھر اس میں خلط ملط کرنا چاہتے ہیں، کہیں سہو کا تب بتلا دیا، کہیں مجاز کا بہانہ کیا۔

واو فوا بعدہدی سے کون سا عہد مراد ہے؟

نیز ایفائے عہد سے مراد وہ عہد ہے جو تو رات میں لیا گیا تھا کہ جو بھی پیغمبر بھیجوں گا، اس پر ایمان لاؤ گے اور اس نبی کے رفیق بنو گے، مگر بنی اسرائیل سے بدینتی کی، رشوت لی، مسئلے غلط بتائے اور حق کو چھپا کر اپنی ریاست جمائی، تو رات میں جہاں بھی آپ ﷺ کی صفت مذکور ہے، اس کو انہوں نے بدل ڈالا، اس لئے یہ لوگ گمراہ بھی ہوئی۔

ان لوگوں کی ایک اصولی غلطی یہ تھی کہ انہوں نے لالچ میں پڑ کر اپنا دین بیچ ڈالا اور اسی طرح ان کے علماء نے بھی جاہ کی طلب میں مسئلے غلط بتائے اور اپنا دین فروخت کر دیا۔

خلاصہ رکوع نمبر ۶

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے نبی اسرائیل پر کئے جانے والے انعامات کا تذکرہ کیا ہے۔

پہلا انعام: دشمن سے نجات

پہلا انعام یہ تھا کہ بنی اسرائیل کو فرعون اور اس کے حواریوں کی دشمنی اور ان کی اذیت سے نجات دلائی۔ (آیت نمبر ۲۹)

دوسرا انعام: دریا عبور کرانا

دوسرا انعام یہ تھا کہ جب فرعون اور اس کے حواریوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کا پیچھا کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے سمندر میں راستہ بنا کر انہیں نجات دی اور جب فرعون اور اس کے ساتھیوں کا گزر ہوا تو وہ راستہ پھر سے سمندر بن گیا اور وہ سب اس میں غرق ہو گئے۔ (آیت نمبر ۵۰)

تیسرا انعام: گناہ کی معافی

تیسرا انعام یہ تھا کہ جب وعدہ کے مطابق حضرت موسیٰ ﷺ تو رات لینے کے لئے کوہ طور پر گئے تو قوم نے پیچھے پھڑے کی پوجا شروع کر دی، مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف کیا،

تمہاری توبہ کو قبول کیا اور فو راہلاک نہیں کیا۔ (آیت نمبر ۵۲: ۵۳)

چوتھا انعام: تورات کا ملنا

چوتھا انعام یہ تھا کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو تورات کے ساتھ ساتھ احکام شرعیہ بھی عنایت کئے گئے تھے، جن سے ناجائز اور ناجائز کا علم ہو۔ (آیت نمبر ۵۳)

پانچواں انعام: قبول توبہ

پانچواں انعام یہ تھا کہ جب انہوں نے کوسالہ پرستی کی، تو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے انہیں اس جرم کا احساس دلایا اور پھر توبہ کرنے کا طریقہ بھی بتایا کہ جنہوں نے کوسالہ پرستی نہیں کی، وہ کوسالہ پرستی کرنے والوں کو قتل کریں، تب ان کی توبہ قبول ہوگی، بہر حال انہوں نے اس بات کو مان لیا اور یوں اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ کو قبول کر لیا۔ (آیت نمبر ۵۴)

چھٹا انعام: گستاخی پر معافی

چھٹا انعام یہ تھا کہ جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) ستر آدمیوں کو اپنے ساتھ کوہ طور پر کلام الہی سنانے کے لئے لے گئے، تو انہی ستر نے کلام الہی کو سننے کے بعد یہ گستاخی کر ڈالی کہ ہمیں پردے کے پیچھے سے سننے کا اعتبار نہیں، آنکھوں سے خدا دکھا، اس گستاخی پر آسمان سے ایک کڑک اتری اور وہ سب اس کڑک کی تاب نہ لاتے ہوئے مر گئے، مگر پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی دعا سے ان کو زندہ کیا، تاکہ شکر ادا کریں اور احسان مانیں۔ (آیت نمبر ۵۵: ۵۶)

ساتواں انعام: رزق کا ملنا

ساتواں انعام یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں میدان تیہ میں خزانہ غیب سے کھانے کی مختلف چیزیں عطا کیں، مگر تم نے ان کا بھی شکر ادا نہیں کیا، بلکہ ان نعمتوں کی نابدری کر کے خود پر ظلم کر بیٹھے۔ (آیت نمبر ۵۷)

فرعون کے غرق ہونے کے بعد جب بنی اسرائیل مصر میں بالکل مطمئن ہو گئے، تو انہوں نے ملک شام پر چڑھائی کا ارادہ کیا جو کہ ان کا اصل وطن تھا، چنانچہ اسی ارادے سے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے

ساتھ روانہ ہوئے، لیکن جب انہوں نے قوم عیالہ کو دیکھا، تو ڈر گئے اور لڑنے سے انکار کر دیا، جس کی سزا کے طور پر اللہ تعالیٰ نے انہیں میدان تہ میں محصور کر دیا، جہاں یہ چالیس سال تک سرگرداں رہے، لیکن وہاں بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں کھانے اور پینے کی مختلف نعمتیں عطا کیں، جب چالیس سال تک میدان تہ میں پھرتے پھرتے تک آگئے، تو بنی اسرائیل کو شہر اریحا میں داخل ہونے کا حکم دیا گیا، مگر شرط رکھی گئی کہ اس شہر میں تم نے سجدہ شکر کرتے ہوئے داخل ہونا ہے اور ساتھ ساتھ اپنے گناہوں کی معافی بھی مانگنی ہے، اگر ان شرائط کے ساتھ شہر میں داخل ہوئے، تو تمہاری خطائیں معاف کر دی جائیں گی، مگر انہوں نے کسی شرط کا لحاظ نہ کیا، بلکہ دونوں کی مخالفت کی اور بجائے سجدہ شکر کر کے داخل ہونے کے اپنی سرینوں کو گھسیٹتے ہوئے داخل ہوئے اور اسی طرح بجائے معافی مانگنے کے ”حنطہ حنطہ“ (گندم گندم) کہہ کر داخل ہوئے، اس پر انہیں سزایہ ملی کہ ان پر طاعون کو مسلط کر دیا گیا، جس کے سبب دو پہر میں ستر ہزار یہود مر گئے۔ (۲۷ نمبر ۵۸، ۵۹)

خلاصہ رکوع نمبر ۷

میدان تہ میں پیش آنے والے حالات

اس رکوع میں میدان تہ کے کچھ حالات بیان کئے گئے ہیں، جب بنی اسرائیل کو میدان تہ میں پینے کے لئے پانی میسر نہ ہوا، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ پتھر پر اپنی لٹھی ماریں، حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے جب پتھر پر لٹھی ماری، تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے اور یہ بنی اسرائیل بھی بارہ قبیلوں پر مشتمل تھے، اس لئے ہر قبیلے کے لئے ایک چشمہ مقرر کیا گیا اور کھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آسمان نے مسق و سلویٰ کو نازل کیا، مگر انہوں نے کہا کہ ہم سے ایک ہی طرح کے کھانوں پر صبر نہیں ہو سکتا، ہمیں زمین کا اناج، ہنری، ترکاری اور ساگ وغیرہ چاہیے، اس پر انہیں تنبیہ کی گئی کہ جو چیز تمہارے لئے بہتر ہے اس کے بدلے میں ادنیٰ کا مطالبہ کیوں کرتے ہو؟ اور اگر پھر بھی ان چیزوں کا اتنا ہی شوق ہے تو جاؤ شہر میں جا کر ان چیزوں کو حاصل کرو۔ (۲۷ نمبر ۶۰، ۶۱)

خلاصہ رکوع نمبر ۸

اس رکوع کی ابتداء میں آخرت میں کامیاب ہونے والوں کی صفات بیان کی گئی ہیں، پہلی صفت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لانا ہے اور دوسری صفت اعمال صالحہ کو اختیار کرنا ہے۔

موجودہ بنی اسرائیلیوں کی خباثتیں

اس کے بعد موجودہ بنی اسرائیل کی خباثتوں کا تذکرہ ہے۔

(۱) تورات سے روگردانی اور پہاڑ کا مطلق ہونا

جب تورات نازل ہوئی تو ازراہ شرارت بنی اسرائیل کہنے لگے کہ تورات کے احکام بھاری اور مشکل ہیں، ہم سے یہ سب نہیں ہو سکتے، تب اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک پہاڑ کو معلق کر دیا کہ اگر ان احکامات کو نہیں مانو گے، تو پچلے جاؤ گے، یہ دیکھ کر بنی اسرائیل نے ان احکامات کو قبول کر لیا۔ (۲۷: ۶۳)

اشکال اور اس کا جواب

لیکن اس موقع پر یہ اشکال ہرگز ہرگز نہیں ہونا چاہیے کہ یہ تو **لا اکراہ فی الدین** کے منافی ہے، کیونکہ یہ اکراہ اور زبردستی دین قبول کرنے کے لئے نہیں تھی، اس لئے کہ بنی اسرائیل تو دین پہلے ہی سے قبول کر چکے تھے اور بار بار یہ تقاضا کر رہے تھے کہ احکامات پر مشتمل کو کوئی کتاب نازل ہو، تاکہ ہم اس سے راہنمائی حاصل کر سکیں اور اس کتاب کو ماننے کا معاہدہ بھی کر چکے تھے، لیکن جب تورات نازل ہوئی، تو معاہدہ کی خلاف ورزی کرنے لگے تو پہاڑ کو اسی عہد شکنی سے روکنے کی غرض سے ان پر معلق کیا گیا تھا۔

(۲) شکار کے لئے حیلہ بازی اور خدائی گرفت

انہیں ہفتہ کے دن شکار کرنے سے منع کیا گیا تھا، مگر انہوں نے حیلہ بازی کے ذریعے اس حکم کو نہیں مانا، جس کی پاداش میں انہیں بندر بنادیا گیا۔ (۲۷: ۶۵)

(۳) صاف اور واضح امر کو بھی پیچیدہ بنانا

ان کی تیسری خباثت ”تعق فی الدین“ ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ خواہ مخواہ ایک

واضح امر کو بھی پیچیدہ کر دیتے ہیں اور بلاوجہ کی خامیاں ڈھونڈتے پھرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ جب انہیں گائے ذبح کرنے کا حکم ہوا، تو انہوں نے اس حکم کو اس قدر پیچیدہ بنا دیا کہ پھر ان کے لئے ان صفات کی گائے پیدا کرنا نہایت ہی مشکل ہو گیا تھا، یہ ان لوگوں کا ایک مرض ہے۔ (آیت نمبر ۶۹-۷۱)

خلاصہ رکوع نمبر ۹

مقتول کا زندہ ہو کر قاتل کی نشاندہی کرنا

ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کو بیان فرمایا ہے، جس کا بیان یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص قاتل ہوا، سب ایک دوسرے پر الزام دھرنے لگے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک گائے ذبح کی جائے اور پھر اس مردے کو گائے کے کسی بھی جز کے ساتھ لگایا جائے، تو یہ مردہ زندہ ہو کر خود اپنے قاتل کی نشاندہی کر دے گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور قاتل کی نشاندہی کرنے کے بعد وہ دوبارہ مر گیا، اس شخص کا قاتل اس کا سگا بھتیجا تھا اور اس نے مال کے لالچ میں اپنے چچا کو جنگل میں لے جا کر قتل کیا تھا۔

اس واقعہ میں دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کر سکتا ہے۔ (آیت نمبر ۷۲-۷۳)

یہود کی پانچ جماعتوں کی مذمت

اس کے بعد یہود کی پانچ جماعتوں کی مذمت بیان کی گئی ہے۔

علماء یہود و مشائخ: پہلی جماعت یہود کے مشائخ اور علماء کی ہے، جو جان بوجھ کر تورات میں تحریف کرتے تھے۔

یہودی منافقین: دوسری جماعت منافقین یہود کی ہے، جو مسلمانوں کے پاس آ کر ایمان کا دعویٰ کرتے اور یہودیوں میں جا کر ان جیسے ہوتے۔

ان پڑھ یہود: تیسری جماعت ان پڑھ یہود کی ہے، جو اپنی کتاب میں صرف وہی باتیں جانتے ہیں، جو ان کے علماء و عوام نے اپنی طرف سے گھڑی ہوئی ہیں۔

محرقرین علماء یہود: چوتھی جماعت ان علماء یہود کی ہے، جو تحریری تحریف کرتے ہیں، اپنی طرف سے اضافہ

کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

یہودی صاحبزادگان: پانچویں جماعت یہودی پیرزادوں اور صاحبزادوں کی ہے، جن کا دعویٰ ہے کہ ہمیں اگر عذاب ہوا بھی، تو چند دن ہی ہوگا، ایسے بد بختوں سے سوال کیا گیا ہے کہ کیا تمہارے پاس اس دعوے پر کوئی دلیل ہے، یا پھر اپنی طرف سے گھڑ رہے ہو.....؟!

خلاصہ رکوع نمبر ۱۰

یہودی عملی کمزوریاں

اس رکوع میں یہودی عملی کمزوریوں کا تذکرہ ہے، جن کا حاصل یہ ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ جزوی دین پر چلنے کے مرتکب رہے ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ جتنا ہوسکتا، بس اسی قدر دین پر چلو۔

رکوع کی پہلی آیت میں بتایا گیا ہے کہ یہود سے حقوق العباد اور حقوق اللہ کی رعایت رکھنے کا وعدہ لیا گیا تھا، مگر انہوں نے حسب عادت کسی ایک کی بھی رعایت نہیں کی۔ (۲۷ نمبر ۸۴)

اس کے بعد یہود کے دو قبیلوں بنو قریظہ اور بنو نظیر کے حالات کا تذکرہ ہے، واقعہ یہ ہے کہ مدینہ میں دو بڑے قبیلے تھے، اوس اور خزرج، ان دونوں کی آپس میں ہمیشہ جنگ رہتی تھی، مدینہ کے ارد گرد اقلیت میں یہود بھی آباد تھے اور وہ بھی دو قبیلوں پر مشتمل تھے، بنو قریظہ اور بنو نظیر اور چونکہ اقلیت ہمیشہ سہارا لیتی ہے، اس لئے بنو قریظہ کا اوس سے معاہدہ تھا اور بنو نظیر کا خزرج کے ساتھ معاہدہ تھا اور اس وجہ سے اوس اور خزرج جب بھی آپس میں لڑتے، تو بنو قریظہ اور بنو نظیر بھی آپس میں لڑتے اور ایک دوسرے کو جلاوطن کرتے، انہیں منع کیا گیا تھا کہ اپنے دینی بھائیوں کو نہ قتل کرو اور نہ انہیں جلاوطن کرو، مگر انہوں نے اس بات کی بھی خلاف ورزی کی اور ایک دوسرے کو قتل بھی کرتے رہے اور جلاوطن بھی۔

چونکہ یہ لوگ ان جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں، اس لئے ان کے لئے دنیا میں بھی ذلت اور رسوائی ہے اور آخرت میں بھی ان کے لئے دگنا عذاب ہوگا، جو نہ تو کسی صورت کم کیا جائے گا اور نہ ہی

کسی کی سفارش ان کے حق میں قبول کی جائے گی۔ (۲۷ نمبر ۸۵، ۸۶)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۱

یہود کی بیماریاں

اس رکوع میں اللہ رب العزت نے یہود کے امراض اور ان کی باطنی بیماریوں کو ذکر فرمایا ہے، جن کی وجہ سے یہ لوگ سب کچھ ہونے کے باوجود حق سے محروم ہیں، وہ بیماریاں درج ذیل ہیں:

(۱) استکبار، یعنی یہ جوگ متکبر ہوتے ہیں ان میں بات ماننے کی صلاحیت نہیں ہوتی، اسی لیے یہ لوگ مسلمانوں کے ماتحت نہیں رہ سکتے۔

ثمرات تکبر

- (۱) اسی تکبر کا ثمرہ تھا کہ انہوں نے انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی۔
- (۲) یا پھر انبیاء علیہم السلام کو قتل کر دیتے تھے۔ (۲۷ نمبر ۸۷)
- (۳) عناد، یعنی حقیقت جان کر بھی اس سے انجان بنتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۸۹)
- (۴) آپ ﷺ کی مخالفت۔ (۲۷ نمبر ۹۰)
- (۵) انتہائی درجے کے ضدی اور بٹ دھرم ہوتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۹۱-۹۳)
- (۶) اپنی کامیابی کے جھوٹے دعوے کرتے ہیں اور اس پر خوش ہوتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۹۴)
- (۷) لمبی عمر کے حریص ہوتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۹۶)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۲

یہود کے جرائم

اس رکوع میں اس بات کا ذکر ہے کہ یہود نے حالت انحطاط میں اللہ تعالیٰ کے نظام کو چھوڑ کر تعویذوں کا سہارا لیا تھا، چنانچہ اسی بنیاد پر انہوں نے وحی لے کر آنے والے فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اپنا دشمن سمجھا۔ (۲۷ نمبر ۹۷) اللہ کی کتاب کی توہین کی۔ (۲۷ نمبر ۹۹-۱۰۱) اور جادو کا سہارا لیا۔ (۲۷ نمبر ۱۰۲)

جادو فق بھی ہے اور کفر بھی

بیان القرآن میں ہے کہ اگر جادو کے کلمات کفر یہ ہوں مثلاً شیطانوں سے مدد لی گئی ہو یا

کو اکب وغیرہ سے تب تو کفر ہے خواہ کسی کو نقصان ہو یا نفع اور اگر یہ کلمات مباح ہوں مگر ان کے ذریعہ بغیر کسی شرعی وجہ کے کسی کو نقصان پہنچایا جائے یا کسی نا جائز غرض کے لئے استعمال کیا جائے تو فسق و معصیت ہے، جو کفر کفر ہے اس کا مرتکب کافر ہے اور واجب القتل ہے اور اگر ساحرہ عورت ہے تو قتل فی کی جائے گی بلکہ ہمیشہ قید کی جائے گی اور جو حرق ہے اس کا مرتکب قتل نہ کیا جائے گا لیکن اگر کسی کی جان چلی تو پھر ساحر کو قتل کیا جائے گا۔ (نورالبیان)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۳

یہود کے نئے حربے

اس رکوع میں اس بات کا بیان ہے کہ جب یہود کے اسلام کے خلاف تمام راز فاش ہو گئے، تو انہوں نے اسلام کے خلاف مزید دو حربے استعمال کیے:

(۱) دوستی کے رنگ میں اسلام دشمنی۔ (۲۷ نمبر ۱۰۵، ۱۰۶)

(۲) اسلام کے خلاف شوشے اور اعتراضات۔ (۲۷ نمبر ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۱)

جس سے ان کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان اپنے دین سے بھڑ جائیں۔

آیت نمبر ۱۰۹ میں اس بات کا حکم ہے کہ فی الحال جب تک اللہ کا حکم نہ آجائے، اس وقت تک یہود کی ان سازشوں کو درگزر کرتے رہو۔

حصول فتح کے لئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کا اہتمام ضروری ہے

اس کے بعد فرمایا کہ اگر جنگ کی تیاری کرنی ہے، تو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا اہتمام کرو۔ (۲۷ نمبر ۱۱۰) اس لیے کہ فتح حاصل کرنے کے لیے ان دونوں کی پابندی ضروری ہے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۱۴

یہودیوں میں پائی جانے والی بری خصلتیں

اس رکوع میں یہودی کی ان بری عادتوں کو ذکر کیا گیا ہے، جن کی وجہ سے وہ اقوام عالم پر حکومت

نہیں کر سکتے:

(۱) تعصب: جس کی وجہ سے ان کی ہر بات، ہر نظریہ بے ہودہ ہوتا ہے اور جس قوم کے نظریات ہی بے ہودہ ہوں، وہ اقوام عالم پر کیا حکومت کرے گی.....؟! (۲۷ نمبر ۱۱۳)

(۲) عبادات سے روکتا: یہ لوگ مسلمانوں کو مساجد سے روکتے ہیں، دین حق کے لیے رکاوٹ بنتے ہیں، بھلا ایسے لوگ کہیں حکومت کے قابل ہو سکتے ہیں؟ (۲۷ نمبر ۱۱۴)

(۳) ملت امرا جی کا اٹکار: یہ لوگ ملت امرا جی کے منکر ہیں، لہذا ان کے پاس قیادت نہیں آ سکتی، کیونکہ قیادت اس کو ملے گی، جو ملت امرا جی پر ہوگا۔ (۲۷ نمبر ۱۱۵)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۵

بنی اسرائیل کو عدل و انصاف کی طرف دعوت

اس رکوع میں بنی اسرائیل کو عدل و انصاف کی طرف دعوت دی گئی ہے کہ جو کچھ تم کر چکے، سو کر چکے، اب بھی وقت ہے، رحمت کا دروازہ کھلا ہے، لہذا انصاف کے وقت سے پہلے انصاف کی طرف پلٹ آؤ۔ (۲۷ نمبر ۱۱۶، ۱۱۷)

خلافت و امامت کے لئے ملت امرا جی ضروری ہے

پھر بزبان امرا جیم ﷺ یہ اعلان کرایا گیا کہ خلافت و امامت کے لیے ملت امرا جی ضروری ہے، اور وہ نبی آخر الزمان کے پاس ہے، ناکہ یہود و نصاریٰ کے پاس، کیونکہ وہ تو ظالم لوگ ہیں اور یہ عطا اور نعمت ظالموں کو نہیں ملتی۔ (۲۷ نمبر ۱۱۸)

چند اعلانات

نیز مسلمانوں کی وحدت کے لیے بیت اللہ کی مرکزیت کا اعلان کیا گیا۔ (۲۷ نمبر ۱۱۹) اور پھر مرکز کی تعیین کے بعد اس کو آباد کرنے کے لیے ایک رسول کو نبی کریم ﷺ کی صورت مقدسہ میں مبعوث کرنے کی خوشخبری دی گئی۔ (۲۷ نمبر ۱۲۰) اور آیت نمبر ۱۲۶ میں اس بات کا بھی اعلان کیا گیا ہے کہ روزی کا نظام سب کے لیے ہے، البتہ عطاے نبوت ظالم کو نہیں ملے گا۔

اصلاح ملک و ملت کے تین اصول

کسی قوم و ملک کی خوشحالی اور بہتری کے لئے تین چیزیں بڑی بنیاد ہیں:

(۱) امن و امان کا ہونا۔

(۲) معاشی مسائل کا حل۔

(۳) تعلیم و تربیت کا نظام۔

اسی لئے ابراہیم ؑ نے خانہ خدا اور اس کے گرد و نواح کو آباد کرنے کے لئے یہ تین مسائل حل کرائے اور یوں دعا فرمائی کہ اے اللہ اس جگہ کو امن والا شہر بنا اور رہنے والوں کو رزق عطا فرما، ان کی تعلیم کے لئے ایسا رسول بھیج دے جو ان کو کتاب و سنت کی تعلیم دے اور ان کے دلوں کا تزکیہ کرے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۱۶

دین کا خلاصہ

یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ دین کا خلاصہ رب کریم کے احکامات کے سامنے جھک جانا ہے۔ (۲۷ نمبر)

(۱۳۱) اور ”ووصیٰ بها ابراہیم“ سے ملت کی تفصیل ذکر کی۔ (۲۷ نمبر ۱۳۲، ۱۳۳)

صرف قرابت و رشتہ داری کا رآمد نہیں

یہود اس بات پر فخر کرتے تھے کہ ہم میں تو بڑے بڑے انبیاء گزرے ہیں، پھر ہمیں کیا پرواہ.....! اس شبہ کا ازالہ کیا گیا کہ ایسی قرابت اور رشتہ داری فضول اور بے کار ہے، جس میں عقیدے اور عمل کے اعتبار سے موافقت نہ ہو۔ (۲۷ نمبر ۱۳۴) آگے چل کر یہود کے ایک بے بنیاد دعوے کی قلعی کھولی گئی ہے، یہود کا دعویٰ تھا کہ حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام سب یہود یا نصاریٰ تھے، تو جواب دیا گیا کہ یہ تو خود تمہاری کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ یہودیت حضرت موسیٰ ؑ کے زمانے سے آئی ہے، جبکہ یہ انبیاء (جن کے تم نام لے رہے ہو) تو حضرت موسیٰ ؑ سے پہلے گزرے ہیں، پھر بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ یہودیت کی ابتداء تو بعد میں ہوئی

ہوا اور اس سے پہلے کے انبیاءِ ہودی ہوں!! (آیت نمبر ۱۴۰) پھر چونکہ یہود کو مذہبی نسبت پر بھی فخر تھا، تو اس کا بھی ازالہ کیا کہ بغیر موافقت فی العمل والعقیدۃ (عمل اور عقیدے میں موافقت کے بغیر) مذہبی نسبت بھی کسی کام کی نہیں۔ (آیت نمبر ۱۴۱)

دوسرا پارہ

سورۃ البقرہ

خلاصہ رکوع نمبر ۱۷

بیت المقدس کو قبلہ قرار دینے کی حکمت

اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ آپ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں، یہ حکم اس لیے دیا گیا، تاکہ یہود آپ سے مانوس ہوں اور اسلام لے آئیں، کیونکہ ان (یہود) کا قبلہ بھی یہی تھا۔

بیت المقدس کو قبلہ قرار دینے کی دوسری حکمت یہ تھی کہ تاکہ اس حکم کے ذریعہ مؤمن اور منافق کے درمیان فرق اور تمیز ہو جائے اور یہ فرق اس طرح حاصل ہوا کہ جب کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو تبدیل فرمایا تو مؤمنوں نے تو اس حکم کو بلا تامل قبول کیا اور منافقوں نے اس حکم سے اختلاف کیا اور طرح طرح کے اعتراضات کرنا شروع کر دیئے۔

یہود کا قبلہ کی تبدیلی پر اعتراض اور اس کا جواب

نیز اس رکوع میں یہود کا مسلمانان عالم کے مرکز پر اعتراض اور اس کا جواب بھی ذکر کیا گیا ہے، یہود کا اعتراض تھا کہ اگر یہ نبی سچا ہے، تو پھر قبلہ تبدیل کیوں کیا؟ بیت المقدس ہی کو قبلہ باقی کیوں نہیں رکھا گیا؟ تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے حاکمانہ جواب دیا کہ ہر سمت و جانب کا مالک اللہ ہے، لہذا کسی کو اعتراض کا حق حاصل نہیں، اللہ جس طرف چاہے، رخ کرنے کا حکم دے سکتا ہے، کسی کو بھی اعتراض کا حق حاصل نہیں، تم لوگوں کا کام صرف اتباع رسول ﷺ ہے۔ (آیت نمبر ۱۲۴)

دوسرا جواب یہ دیا کہ جب ہر امت کو قبلہ ملا ہے، تو اس امت کو کیوں نہ ملے.....؟

تبدیل قبلہ کی تین وجوہ

اس کے بعد تبدیلی قبلہ کی تین وجوہات ذکر کیں:

(۱) افضلیت قبلہ، یعنی جب امت افضل ہے، تو اس کا قبلہ و مرکز بھی افضل ہونا چاہیے اور کعبہ تمام مراکز

سے افضل بھی ہے اور قدیم ترین بھی۔ (۲۷ نمبر ۱۳۳)

(۲) تاکہ ایمان اور کفر کے درمیان فرق واضح ہو جائے، کیونکہ جو اہل ایمان نہیں ہوں گے، ان پر یہ حکم نہایت شاق گزرے گا اور اہل ایمان فوراً تعمیل حکم کریں گے۔ (۲۷ نمبر ۱۳۳)

(۳) خود نبی کریم ﷺ کی تمنا تھی کہ تحویل قبلہ کا حکم نازل ہو اور بیت اللہ کو مسلمانوں کا قبلہ قرار دیا جائے۔ (۲۷ نمبر ۱۳۳)

اصل چیز تعمیل حکم ہے

آیت نمبر ۱۴۳ سے معلوم ہوتا ہے کہ عبادت جب تک عبادت ہے تو سودمند ہے، لیکن اگر عادت بن جائے تو پھر اس عادت کو توڑنا لازم ہے، کیونکہ اصل چیز حکم کو ماننا ہے اور عادت میں حکم پیش نظر نہیں ہوتا۔

آگے نبی کریم ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ یہ اہل کتاب بھی اس تحویل قبلہ کے حکم کی حقانیت کو جانتے ہیں، مگر ضد و عناد اور بغض کی وجہ سے نہیں مانتے لہذا آپ ان کی مخالفت کی پرواہ نہ کریں اور یہ غم بھی نہ کریں کہ جو نمازیں آپ نے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے ادا کی ہیں، وہ ضائع ہو گئی ہیں، بلکہ وہ نمازیں بھی اپنی جگہ درست ہیں۔ (۲۷ نمبر ۱۳۳)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۸

مرکز اور قائد کا تعین

ہر امت کو مستقل قبلہ ملا ہے، لہذا اس امت کو بھی ایک مستقل قبلہ اور مرکز دیا گیا، پھر چونکہ عالم کی قیادت اسی صورت ممکن ہے کہ جب قبلہ اور مرکز کی تعیین کے ساتھ ساتھ قائد کی بھی تعیین ہو، تو اس لئے اس رکوع میں مرکز و قبلہ کی تعیین کے ساتھ ساتھ قائد کی تعیین بھی کی گئی ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۵۱)

نیز اس بات کو بھی واضح کیا گیا کہ خواہ حالت حضر ہو، یا سفر، بہر صورت قبلہ یہی بیت اللہ رہے

گا۔ (۲۷ نمبر ۱۴۰)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۹

اس رکوع سے قبل آیت نمبر ۱۵۱ تک استحقاق خلافت کا بیان تھا، اب اس بات کا بیان ہے کہ

اگر خلافت کرنی ہے تو اس کے لیے ترقی کے پانچ مراحل کو طے کرنا ہوگا جو کہ درج ذیل ہیں:

ترقی کے پانچ مراحل

تہذیب الاخلاق

سب سے پہلا مرحلہ ”تہذیب الاخلاق“ کا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے اپنی نجی زندگی کو درست کیا جائے۔

تہذیب الاخلاق کے شعبے

”تہذیب الاخلاق“ کے پانچ شعبے ہیں:

(۱) اللہ کا ذکر

(۲) اللہ کا شکر، ان دونوں کا ذکر آیت نمبر ۱۵۲ میں ہے۔

(۳) صبر، اس کا ذکر ”استعینوا بالصبر“ میں ہے۔ (آیت نمبر ۱۵۳)

(۴) دعا اور چونکہ نماز اور حج بہت ساری دعاؤں پر مشتمل ہیں اس لئے دعا اس کا ذکر بصورت نماز آیت نمبر ۱۵۳ میں اور بصورت حج آیت نمبر ۱۵۸ میں مذکور ہے۔

(۵) شعائر اللہ کی تعظیم، اس کا ذکر بھی آیت نمبر ۱۵۸ میں ہے۔

الحاصل اس رکوع میں ”تہذیب الاخلاق“ کو اس کے پانچوں سمیت بیان کیا گیا ہے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۲۰

اس رکوع میں مسئلہ توحید پر عقلی دلائل پیش کئے گئے ہیں (آیت نمبر ۱۶۳) اور شرک عقلی کے

اسباب کو ذکر کیا گیا ہے۔ (آیت نمبر ۱۶۵-۱۶۷)

تدبیر المنزل

اسی طرح ترقی کے پانچ مراحل میں سے دوسرے مرحلے، یعنی: ”تدبیر منزل“ کو بیان کیا ہے، تدبیر المنزل کا مطلب یہ ہے کہ اپنی گھریلو زندگی کو درست کیا جائے، جس کے لیے کسب حلال کا ہونا اور مال کو تباہی سے بچانا دونوں ضروری ہیں۔

کسبِ حلال کی صورتیں

کسبِ حلال کی دو صورتیں ذکر فرمائیں:

- (۱) تجارت، اس کا ذکر ”بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ“ میں ہے۔
- (۲) زراعت، اس کا ذکر ”أَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ“ میں ہے۔

مال کے ہلاک ہونے کی دو صورتیں

نیز مال کی ہلاکت کی بھی دو صورتیں ذکر فرمائیں:

- (۱) شرک، یعنی اللہ کے علاوہ سے اللہ جیسی عقیدت رکھنا، ان کے ناموں کی نذر و نیاز کرنا اور ان کی تعریفیں کر کر کے اپنے اموال ہلاک کرنا۔ (۲۷۵ نمبر ۱۶۵)
- (۲) گمراہ لوگوں کی تقلید، یعنی مشرک پیروں کی تقلید و پیروی کرنا اور ان کی خوشنودی کے لئے پیسوں کو ضائع کرنا۔ (۲۷۶ نمبر ۱۶۷، ۱۶۸)

خلاصہ رکوع نمبر ۲۱

اس رکوع میں شرک عقلی کی مذمت کے علاوہ رزقِ حلال کو صحیح خرچ کرنے، پروگرام اور مشن کو واضح کرنے اور حلال مال کو صحیح مصرف میں خرچ کرنے جیسے امور کو ذکر فرمایا گیا ہے اور یہ بھی تدبیر المنزل، ہی کا ایک حصہ ہے۔ (۲۷۸ نمبر ۱۶۸-۱۷۰)

شرک عقلی کی نفی

شرک عقلی کی نفی اس طور پر ہے کہ یہ مشرک لوگ اپنے معبودوں کی خوشنودی کے لیے جانور چھوڑ دیا کرتے تھے اور ان سے نفع لینا، مثلاً سواری کرنا، گوشت کھانا اور دودھ کا استعمال وغیرہ ترک کر لیتے تھے، اسی طرح یہ لوگ اپنے مصائب کے لیے اور اپنے معبودوں کی خوشنودی کے لیے نیازات کیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ان مشرکانہ افعال کی مذمت کر کے شرک کی اس صورت کی نفی فرمائی ہے۔ (۲۷۹ نمبر ۱۷۰)

آگے چل کر باقی کے خلاصے کو ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں پر شکر کرو، جس کا

تقاضا یہ ہے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھراؤ، اسی طرح جن چیزوں کو تم حرام کرتے ہو، درحقیقت وہ چیزیں حرام نہیں، حرام تو وہ چیزیں ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ (آیت نمبر ۱۴۳۲)

خلاصہ رکوع نمبر ۲۲

سیاست مدنیہ

دشمن اصل مسئلہ سے غافل کرنے کی کوشش کرتا ہے

اس رکوع میں تیسرے مرحلے ”سیاست مدنیہ“ کو ذکر کیا گیا ہے۔ رکوع کی ابتداء میں اشارہ کیا گیا ہے کہ دشمن ہمیشہ اصل مسئلہ سے غافل کرنے کی کوشش کرتا ہے، چنانچہ اس موقع پر بھی دشمن نے ایک مرتبہ پھر قبیلے کا مسئلہ اٹھایا، جواب دیا گیا کہ نیکی یہ نہیں کہ مشرق، یا مغرب کی طرف رخ کر لیا جائے، بلکہ نیکی یہ ہے کہ اللہ پر، آخرت پر، یوم جزاء پر، ان سب باتوں پر ایمان لایا جائے۔ (آیت نمبر ۱۴۷)

یہی حال آج امت مسلمہ کے ساتھ ہے کہ دشمن ہر موقع پر انہیں اصل مسئلہ سے ہٹا دیتا ہے، کسی بھی دوسرے لایعنی کام میں مبتلا کر دیتا ہے، جس کی ایک واضح سی مثال موجودہ دور میں چلنے والے یہ کرکٹ میچز ہیں کہ کسی کو اپنی نمازوں کی پرواہ نہیں ہوتی، چھوٹے بڑے سب کے سب ٹی وی پر بیچ دیکھنے میں لگن ہوتے ہیں۔

قائد اور رہنما کی صفات

اس رکوع میں قائد اور رہنما کی صفات بیان کی گئی ہیں:

(۱) اللہ پر ایمان رکھتا ہو۔

(۲) آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔

(۳) نمازوں کو قائم کرنے اور قائم کرانے والا ہو۔

(۴) مال خرچ کرنے والا ہو۔

(۵) وعدوں کی پاسداری کرتا ہو۔

(۶) انتہائی صبر اور بردباری والا ہو۔

(۷) جنگی حالات میں بھی صبر کرنے والا ہو۔

(۸) اس کے قول و عمل میں موافقت ہو، تضاد نہ ہو۔

(۹) تقویٰ اور پرہیزگاری کو اختیار کرنے والا ہو۔

سیاست مدنیہ کے لئے ضروری امور

اس کے بعد اس بات کا بیان ہے کہ سیاست مدنیہ کے لیے قصاص و دیت اور فوجداری و دیوانی قانون از حد ضروری ہیں، چنانچہ ”**كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقَصَاصُ**“ میں قصاص و دیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ قتل عمد کی صورت میں بہر حال قاتل سے قصاص لیا جائے گا، کیونکہ اس میں پوری ملت کی بقاء ہے، ہاں اگر مقتول کے ورثہ قاتل کو معاف کر دیں اور دیت پر معاملہ دفع کر لیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔

کتنا مبارک اور بہترین اصول ہے، آج بھی اگر یہ قصاص کا اصول عدالتوں میں رائج ہو جائے اور قاتل کو قتل کے بدلے میں قصاص کے طور پر قتل کیا جائے، تو ہزاروں لوگوں کی جانیں محفوظ ہو جائیں گی، کیونکہ قتل کا ارادہ رکھنے والے کو جب یہ معلوم ہوگا کہ اگر میں پکڑا گیا، تو مجھے بھی اس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا تو وہ کبھی بھی یہ ناپاک جرم نہیں کرے گا۔

اور ”**كُتِبَ عَلَيْكُمُ إِذَا أَحْضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ**“ میں قانون دیوانی کو بیان کیا گیا ہے کہ میت کے ترکہ کو اور اس کی وصیت کو شرعی اصول و ضوابط کے مطابق تقسیم کیا جائے، یعنی: اگر اس نے کوئی وصیت کی ہے تو سارے مال کے تہائی میں اس کو نافذ کیا جائے اور باقی دو تہائی ورثہ میں تقسیم کر دیا جائے، جس کی تفصیل سورہ نساء میں آئے گی۔

خلاصہ رکوع نمبر ۲۳

تہذیب الاخلاق کے پانچ شعبوں میں سے دو شعبوں کو دوبارہ ذکر فرمایا ہے۔

(۱) صبر

چونکہ روزہ بھی آدمی کو صبر سکھاتا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے روزوں کے ضمن میں صبر کا حکم دیا

ہے، جس کا بیان آیت نمبر ۱۸۳ تا آیت نمبر ۱۸۵ میں ہے۔ صبر کا معنی ہے: روکنا، آدمی روزے کی حالت میں بہت ساری جائز اور حلال چیزوں سے اپنے آپ کو روکتا ہے، اس میں اشارہ اس طرف ہے کہ جس طرح تم روزہ رکھ کر حلال چیزوں سے اپنے آپ کو روکتے ہو، اسی طرح حرام چیزوں سے بھی ہر حال میں خود کو روکا کرو۔

(۲) تعظیم شعائر اللہ

اس کو دعا کے ضمن میں ذکر فرمایا ہے، جس کا بیان آیت نمبر ۱۸۶ میں ہے۔
یعنی روزے اور دعا کے ساتھ ہی اقتصادی نظام اور قوانین کی پاسداری ہے، بایں طور کہ جب ان دونوں پر عمل ہوگا تو اقتصادی نظام بھی قابو میں ہوگا اور قوانین پر عمل کرنا بھی آسان ہوگا، اسی طرح جب شعائر کی تعظیم ہوگی اور احکام الہی کی عظمت دل میں پیٹھ جائے گی تو قوانین بھی نہیں توڑے جائیں گے۔

دعا کی شرائط

آیت نمبر ۱۸۶ میں دعا کے لیے دو شرطوں کو ذکر کیا گیا ہے۔
پہلی شرط یہ ہے کہ دعا خالص اللہ تعالیٰ سے مانگی جائے۔
دوسری شرط یہ ہے کہ اس یقین کے ساتھ دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔

فریضہ رمضان اور معذروں سے متعلق حکم

روزوں کی فریضیت کے ساتھ ساتھ ان بوڑھے معذروں کے لیے بھی حکم بتایا گیا ہے کہ جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے یعنی مزید صحت یا بی اور طاقت کی امید نہیں ہے تو وہ ہر روز کے بدلے فدیہ دیا کریں اور ایک روزے کا فدیہ ایک صدقہ فطر کے برابر ہے۔

گزشتہ رکوع میں سیات مدنیہ کے تحت فوجداری اور دیوانی قانون کو بیان کیا گیا تھا، یہاں اس رکوع کے آخر میں ایک اور قانون کا اضافہ کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ملک داری کے لیے ضروری ہے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے اموال کو غلط طریقے سے مت کھاؤ۔ (آیت نمبر ۱۸۸)

خلاصہ رکوع نمبر ۲۳

قانون جہاد اور حج

چوبیس ویں سے لے کر اٹھائیس ویں رکوع تک ملک گیری قوانین کا ذکر ہے، سب سے پہلے قانون جہاد کو ذکر کیا، تاکہ اس کے ذریعہ غلط رسومات کا ازالہ کیا جاسکے۔ (آیت نمبر ۱۸۹) پھر قانون جہاد کے ساتھ ساتھ حج کا ذکر بھی کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم ملک گیری میں ایسے مشغول ہو جاؤ کہ اپنے رب ہی کو بھلا دو، خبردار! کسی بھی حال میں اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں ہونا۔ (آیت نمبر ۱۹۰) نیز آیت نمبر ۱۹۱ میں جہاد کا عمومی حکم دیا گیا، جس کا پہلا مقصد یہ بتایا کہ اس کے ذریعہ مرکز کو آزاد کرایا جائے، اسی طرح جہاں کہیں بھی مسلمان آباد تھے، مگر پھر کفار نے ان کے علاقوں پر قبضہ کر لیا، تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ ان حکومتوں سے لڑ کر ان مقبوضہ علاقوں کو آزاد کرائیں، اور دوسرا مقصد کفر کا خاتمہ ہے۔ (آیت نمبر ۱۹۳)

خلاصہ رکوع نمبر ۲۵

اس رکوع میں دو باتوں کا ذکر ہے:

(۱) آیت نمبر ۱۹۳ سے لے کر ۲۰۳ تک احکام حج کا بیان ہے۔

منہیات حج

منہیات سے مراد وہ چیزیں ہیں، جن سے ایام حج میں باز رہنے کا حکم دیا گیا ہے، مثلاً حج کے زمانے میں بے ہودہ اور فحش کلامی نہ کریں، گناہوں سے بچیں اور لڑائی جھگڑے و ظلم و زیادتی سے بھی اپنے آپ کو بچائیں۔

مذکورہ افعال ہر حال میں برے ہیں، لیکن حج کا احرام باندھنے کے بعد ان کی قباحت اور بڑھ جاتی ہے۔

مامورات حج

(۱) ایام حج میں اپنے ساتھ ضرورت کا سامان لے کر چلنا۔

(۲) ان ایام میں تجارت کی اجازت ہے۔

(۳) میدان عرفات میں قیام کرنا۔

(۴) وقوفِ مزدلفہ۔

(۵) قیامِ منیٰ۔

ان آیات میں اس بات کا بیان ہے کہ ان تمام مواقع پر مسلمانوں کو چاہیے کہ خوب ذکرو عبادت اور دعا کا اہتمام کریں، فضول بحثوں میں اپنا وقت برباد نہ کریں۔

(۲) آیت نمبر ۲۰۴ سے لے کر ۲۱۴ تک جہاد کے حوالے سے آٹھ ترغیبات (جہاد فی سبیل اللہ پر ابھارنے والی باتیں اور امور) کو ذکر کیا گیا ہے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۲۶

گزشتہ رکوع میں جہاد سے متعلق آٹھ ترغیبات میں سے چار کو ذکر کیا گیا تھا، اس رکوع میں بقیہ چار ترغیبات کا بیان ہے، اس کے علاوہ اس رکوع میں فرضیتِ جہاد کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ (۲۷-۲۶)

خلاصہ رکوع نمبر ۲۷

اس رکوع میں مندرجہ ذیل امور کو ذکر کیا گیا ہے:

شرک سب سے بڑا جرم ہے

(۱) سب سے پہلے آپ ﷺ سے کیے گئے ایک سوال کا جواب دیا گیا ہے، سوال یہ تھا کہ کیا احترام والے مہینوں، یعنی رجب، ذوقعدہ، ذوالحجہ اور محرم میں قتال جائز ہے؟ کیونکہ اہل عرب ان مہینوں میں لڑائی کو ناجائز سمجھتے تھے، تو اس کا جواب یہ دیا گیا کہ ٹھیک ہے ان مہینوں میں قتل و غارت نہیں ہونی چاہیے، لیکن مشرکین جو کچھ کر رہے ہیں اور باوجود دلائل کے شرک پر مصر ہیں، تو یہ شرک ان مہینوں میں قتال کرنے سے بھی بڑا جرم ہے۔

مشرکین سے قتال کے پانچ اسباب

۱۔ اس لیے کہ مشرکین لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں، یعنی لوگوں کو ایمان کی طرف نہیں آنے دیتے۔

۲۔ خود کفر و شرک میں مبتلا ہیں۔

۳۔ مسجد حرام میں مسلمانوں کو داخل نہیں ہونے دیتے۔

۴۔ ان تمام فتنوں کا خاتمہ جہاد ہی سے ممکن ہے۔

۵۔ اگر قتال کر کے معاشرے سے کفر و شرک کا یہ ناسور ختم نہ کیا گیا تو آہستہ آہستہ یہ مرض مسلمانوں کی طرف بھی متعدی ہو جائے گا اور مسلمان مرتد ہونے لگیں گے۔

لہذا اپنے ایمان کے تحفظ کے لیے بھی جہاد ضروری ہے۔

(۲) اب ان پانچ چیزوں سے متعلق سوالات اور جوابات کا تذکرہ ہوگا، جو ذوجہتیں ہیں، یعنی جن میں نفع بھی ہے اور نقصان بھی۔

۱۔ شراب اور جوئے سے متعلق پوچھا گیا، تو جواب دیا گیا کہ ان کا نقصان ان کے فائدے سے کہیں زیادہ ہے، اس لئے دونوں حرام ہیں۔ یہ آیت شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے کی ہے اور بہت سے لوگوں نے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد ہی سے شراب ترک کر دی تھی۔ (۲۱۹ نمبر ۱)

۲۔ دوسرا سوال یہ کیا کہ کیا خرچ کریں؟ تو جواب دیا کہ ضرورت سے زائد مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ (۲۱۹ نمبر ۲)

۳۔ تیسرا سوال یہ کیا کہ یتیموں کے ساتھ کیا کیا جائے؟ تو فرمایا کہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہیے اور ان کے اموال کی بھی بھرپور حفاظت کرنی چاہیے۔ (۲۲۰ نمبر ۱)

۴۔ چوتھے سوال میں مشرک عورت سے نکاح کا حکم پوچھا گیا تو جواب دیا گیا کہ ان سے نکاح جائز نہیں، اگرچہ ان کا حسن و جمال اور مال تم کو اچھا لگے۔ (۲۲۱ نمبر ۱)

۵۔ پانچواں سوال یہ پوچھا کہ حالت حیض میں کیا حکم ہے، بیوی سے ہمستری کی جاسکتی ہے، یا نہیں؟ تو جواب دیا گیا کہ حالت حیض میں صحبت سے مکمل اجتناب کیا جائے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۲۸

عائلی قوانین اور اس کے چند مسائل

اس رکوع میں عائلی قوانین اور اس کے کچھ مسائل کو ذکر کیا گیا ہے، حیض کا حکم بیان کرنے

کے بعد عام حالات میں مباشرت کا حکم ذکر کیا گیا ہے کہ چونکہ تمہاری بیویاں تمہارے لیے کھیت کی مانند ہیں، اس لیے تم جیسے چاہو، اپنے کھیت میں داخل ہو سکتے ہو۔ (۲۲۳ نمبر ۲۲۳)

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نام کی قسمیں کھا کر نیک کاموں، تقویٰ اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں رکاوٹ پیدا نہ کرو اور اگر اللہ کے نام کی قسم کسی گناہ پر کھائی ہے، تو ایسی قسم توڑ دو اور اس کا کفارہ ادا کر دو۔ (۲۲۴ نمبر ۲۲۴)

عائلی قوانین میں سے ایک قانون یہ بھی ذکر فرمایا کہ اگر کوئی آدمی یہ قسم کھالیتا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے قریب نہیں جائے گا، یا پھر یہ کہا کہ چار ماہ تک بیوی کے قریب نہیں جائے گا اور پھر وہ واقعاً چار ماہ تک بیوی کے قریب نہیں گیا، تو اس فعل کے ارتکاب سے وہ عورت بابتہ (جدا) ہو جائے گی اور سننے سرے سے نکاح کئے بغیر رجوع ممکن نہیں ہوگا۔ (۲۲۵ نمبر ۲۲۵)

طلاق اور عدت کے مسائل

اس کے بعد طلاق اور عدت کے احکام کو ذکر کیا۔ خلاصہ ان احکام کا یہ ہے کہ عدت کے اعتبار سے عورت کی کئی قسمیں ہیں:

- (۱) صغیرہ جو ابھی بالغ نہ ہوئی ہو۔
- (۲) جو عمر کے اعتبار سے بالغ ہو، مگر اب تک حیض نہ آیا ہو۔
- (۳) بڑھاپے کی وجہ سے حیض آنا بند ہو گیا ہو۔ ان تینوں کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کسی کو طلاق ہوئی، تو عدت تین ماہ ہوگی۔
- (۴) اگر حاملہ عورت کو طلاق ہو جائے، یا اس کا شوہر مر جائے، تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔
- (۵) لیکن اگر حاملہ نہ ہو اور شوہر مر جائے، تو عدت چار ماہ اور دس دن ہے۔
- (۶) اگر عورت کو خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق مل جائے، تو اس کی عدت نہیں۔

خلاصہ رکوع نمبر ۲۹

اقسام طلاق اور خلع

اس رکوع میں اقسام طلاق اور خلع کو بیان کیا گیا ہے۔

سب سے پہلے طلاق رجعی کو ذکر کیا، جس میں شوہر کو دورانِ عدت رجوع کا حق حاصل ہوتا ہے اور اگر شوہر نے دوسرے طلاق دی ہے، تب بھی اگر چاہے تو رجوع کر کے اسے رکھ سکتا ہے اور رجوع نہ کرنا چاہے تو چھوڑ بھی سکتا ہے۔ ان دو طلاقوں کے بعد اگر ۳ ماہ واریوں تک رجوع نہیں کرتا تو عورت جدا ہو جائے گی، اب اگر دوبارہ رکھنا چاہے گا تو نکاح جدید (نئے سرے سے نکاح) کی ضرورت ہوگی۔

خلع کے شرائط

اس کے بعد خلع کو ذکر کیا کہ اگر میاں بیوی حدود اللہ کو قائم کرنے سے عاجز ہو جائیں اور عورت مال دے کر شوہر سے خلاصی چاہے، تو ایسی صورت میں شوہر کے لیے مال لے کر خلع دینے میں کوئی حرج نہیں، البتہ چند شرائط ہیں: (۱) جانیبن کی رضامندی ہو۔ (۲) بدل خلع مہر سے زیادہ نہ ہو، ورنہ مکروہ ہے۔ (۳) نشوز (نافرمانی اور عدم اطاعت) عورت کی طرف سے ہو۔ (۴) (۲۲۹)

حلالہ کے شرائط

آگے حلالہ کا بیان ہے کہ اگر شوہر تیسری طلاق بھی دے چکا، تو اس کے بعد بغیر حلالہ کے رجوع ممکن نہیں اور حلالہ کی صحت کے لیے ۵ شرائط ہیں:

- (۱) پہلے خاوند کی عدت پوری ہو۔
- (۲) عدت کے بعد دوسرے شوہر سے عقد نکاح کرے۔
- (۳) دوسرا خاوند جماع کرے۔
- (۴) دوسرا خاوند جماع کے بعد طلاق دے۔
- (۵) پھر اس دوسرے شوہر کی بھی عدت گزرے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۳۰

اس رکوع میں مسئلہ رضاعت، عدت اور پیغام نکاح کے قوانین کو بیان کیا گیا ہے۔

رضاعت

سب سے پہلے مسئلہ رضاعت کو پیش کیا کہ یہ ایک طرح کا عقد اجارہ ہے، جس کی مدت دو

سال تک ہے، اس لیے کہ خود مدتِ رضاعت دو سال ہے۔ اگر دودھ پلانے والی خود ماں ہو تو وہ اجرت کی مستحق تب ہوگی جب وہ مطلقہ ہو اور اگر مطلقہ نہیں ہے، تو پھر اس کے لیے اجرت لینا جائز نہیں۔ (۲۳۳ نمبر ۲۳۳)

نکاح کا پیغام دینا

اور تیسرے نمبر پر قانونِ پیغام نکاح کا ذکر ہے کہ دورانِ عدت پیغام نکاح بھیجنا، ناجائز ہے، البتہ اگر بغیر صراحت کے اشارۃً و کنایۃً نکاح کی خواہش ظاہر کر لی تو اس کی گنجائش ہے۔ (۲۳۵ نمبر ۲۳۵)

خلاصہ رکوع نمبر ۳۱

طلاق اور مہر کے مسائل

اس رکوع میں اقسامِ طلاق، مہر اور متعہ کے احکام کو ذکر کیا گیا ہے۔ ایک صورت تو یہ ذکر کی کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ہمستری سے قبل، یا خلوت صحیحہ سے قبل طلاق دے دے اور عقد نکاح کے وقت یا اس کے بعد مہر متعین نہ کیا گیا ہو، تو ایسی عورت کو صرف ”متعہ“ ملے گا۔ متعہ سے مراد ایک کرتہ، سر بند اور ایک بڑی چادر ہے، اس میں شوہر کی مالی وسعت کا اعتبار ہے، اگر صاحبِ حیثیت ہے تو اچھا جوڑا دے اور اگر صاحبِ حیثیت نہیں، تو پھر درمیانہ جوڑا دے۔

دوسری صورت یہ ذکر کی کہ اگر کسی نے دخول (ہمستری) سے قبل، یا خلوت صحیحہ سے قبل طلاق دی، مگر مہر بھی مقرر کیا گیا تھا تو ایسی عورت آدھے مہر کی مستحق ہوگی۔ (۲۳۷، ۲۳۸ نمبر ۲۳۷)

اس کے بعد نماز کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ نماز کی پابندی کرو، نماز کسی حال میں معاف نہیں، ایسا نہ ہو کہ ملک گیری اور ملک داری کے قوانین ہی میں پڑ جاؤ اور گھر بیلو زندگی میں الجھ کر اللہ کو بھول جاؤ۔ (۲۳۹، ۲۴۰ نمبر ۲۳۹)

خلاصہ رکوع نمبر ۳۲

ملک گیری کے لئے عملی اقدام کی صورت

اس رکوع میں بصورتِ جہاد ملک گیری کے لیے عملی اقدام کی ترغیب دی گئی ہے اور بطور عبرت

بنی اسرائیل کے ایک قبیلے کا تذکرہ کیا ہے، جو موت کے خوف سے جہاد سے بھاگا تھا، مگر موت نے انہیں راستے ہی میں آلیا، تو اس واقعہ سے مسلمانوں کو اس بات پر ابھارا گیا ہے کہ وہ موت کے خوف سے میدان جہاد سے پیچھے نہ ہٹیں۔ (۲۴ نمبر ۲۳۳، ۲۳۴) اور آخر میں جہاد کے لیے امیر کے انتخاب کا تذکرہ ہے۔ (۲۴ نمبر ۲۳۷)

خلاصہ رکوع نمبر ۳۳

اس رکوع میں چار باتوں کا تذکرہ ہے:

- (۱) قیام خلافت بذریعہ قتال، یعنی: جہاد کے ذریعے خلافت کا قیام۔ (۲۴ نمبر ۲۳۹، ۲۴۰)
- (۲) انتخاب خلیفہ بذریعہ سرانجام دہی امور عظام، یعنی: کسی کو اس بناء پر خلیفہ منتخب کرنا کہ اس نے بڑے بڑے کام سرانجام دیئے ہیں، لہذا وہ خلیفہ بننے کا مستحق ہے۔ (۲۴ نمبر ۲۴۱)
- جیسا کہ فوج کے سربراہ تو طاقت تھے، جو نبی نہ تھے، لیکن جب اصل کارنامہ، یعنی: جالوت کا قتل حضرت داؤد علیہ السلام نے انجام دیا تو قوم نے انہیں پر اعتماد کر لیا اور اس عظیم کام کی انجام دہی کی وجہ سے انہیں اپنا خلیفہ منتخب کیا۔

پانی کے امتحان کی وجہ

یہ ایک آزمائش تھی، کیونکہ کل کو انہیں مجاہدین نے حکومت پر آنا ہے، تو جو پانی سے نہیں بچ سکتا، وہ آزاد خزانے سے کیسے بچ سکے گا اور پھر ایک چلو پانی کی اجازت دی گئی، جس سے مقصود اس طرف اشارہ کرنا ہے کہ ضرورت کے تحت خزانے سے لیا جاسکتا ہے مگر امیر خزانہ کی نگرانی میں۔

(۳) مقصد قتال، زمین سے فساد کو ختم کرنا ہے۔ (۲۴ نمبر ۲۴۱)

(۴) آپ ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ گذشتہ انبیاء کے ساتھ ان کی قوموں کا رویہ آپ نے دیکھ لیا، لہذا اگر آپ کی قوم بھی معجزات اور یقین دلائل کے باوجود ایمان نہیں لاتی، تو آپ اس پر غم نہ کریں۔ (۲۴ نمبر ۲۴۳)

پارہ نمبر ۳

خلاصہ رکوع نمبر ۱

انبیاء علیہم السلام کے درمیان فرق مراتب

اس رکوع میں حضرات انبیاء علیہم السلام کے درمیان فرقی مراتب کو ذکر فرمایا:

(۱) بعض کو نبی شریعت دی اور بعض کو گزشتہ نبی ہی کی شریعت کا تائید اور تبلیغ کرنے کا حکم دیا۔

(۲) بعض کے ساتھ براہ راست بغیر کسی فرشتے کے واسطے کے کلام کیا جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام۔

(۳) اور بعض کو وہ کمالات علمیہ اور عملیہ اور عظیم اخلاق دئے جس کے بیان کرنے سے زبانیں عاجز ہیں جیسا کہ نبی اکرم ﷺ۔

(۴) بعض کو جبرئیل کے ذریعے تائید حاصل ہے جیسا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام۔ (۲۷ نمبر ۲۵۳)

عبادات میں رکاوٹ

بسا اوقات مال کی محبت عبادات میں رکاوٹ بن جاتی ہے اور دین کی نشرو اشاعت میں مال کی ضرورت ہے اس لئے قتال فی سبیل اللہ کے بعد اتفاق فی سبیل اللہ کو ذکر فرمایا اور خرچ کی ترغیب دی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ عمل کا وقت ابھی ہے، آخرت میں نیکو اعمال کیتے ہیں نہ کوئی دوستی سے عمل دے گا، نہ کوئی سفارش سے چھڑا سکتا ہے جب تک صاحب حق نہ چھوڑے۔ (۲۷ نمبر ۲۵۴)

اس کے بعد آیۃ الکرسی میں اللہ رب العزت کی الوہیت کا دعویٰ اور پھر اس پر دلائل اور براہین کو ذکر کیا گیا ہے (۲۷ نمبر ۲۵۵)، آیۃ الکرسی میں دس جملے ہیں اور ہر جملہ معنی و مفہوم اور تشریح کے اعتبار سے اندر مضامین کا ایک سمندر سمونے ہوئے ہے، یہی وجہ ہے کہ آیۃ الکرسی کے فضائل بھی زیادہ وارد ہوئے، چنانچہ اس کو قرآن کی سب سے عظیم تر آیت کہا گیا اور حدیث میں ہے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد اس کو پڑھے گا اس کے جنت کے درمیان موت کے سوا کوئی چیز حائل نہیں، ایک روایت میں ہے کہ جس گھر میں پڑھی جائے شیطان وہاں سے نکل جاتا ہے۔ (مسند احمد ص ۱۱)

خلاصہ رکوع نمبر ۲

اس پورے رکوع میں حضرت امراہیم ؑ اور نمرود کے مابین ہونے والے مشہور مباحثہ، حضرت عزیر ؑ کے واقعہ اور پھر حضرت امراہیم ؑ کے اللہ تعالیٰ سے سوال و جواب کا تذکرہ ہے، جس سے مقصد خلیفہ کی اس ذمہ داری کو واضح کرنا ہے کہ وہ تاریخ کو بھی مد نظر رکھے اور وقتاً فوقتاً لوگوں کے سامنے ایسے واقعات بیان کرے ان کے عقائد کو درست رکھے۔

تینوں قصوں سے حاصل شدہ سبق

جیسا کہ ان قصوں سے مندرجہ ذیل عقائد ثابت ہوتے ہیں:

- (۱) زندگی اور موت کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔
- (۲) نظام مسمیٰ کا مالک و خالق اور متصرف بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔
- (۳) جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر ؑ کو ۱۰۰ سال کے بعد زندہ کیا، اسی طرح قیامت میں اٹھانے پر بھی قدرت رکھتا ہے۔

ارباب حکومت کی ذمہ داریاں

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے ”حجۃ اللہ الباقیۃ“ میں لکھا ہے کہ حکومت اسلامیہ کی درج

ذیل ذمہ داریاں ہیں:

- (۱) عوام کو ارتداد اور الحاد سے محفوظ رکھیں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ غیر مسلم اقوام مسلمانوں میں کفر کو نہ پھیلائیں، ایسا نہ ہو کہ مسلمانوں کو مال کا لالچ دے کر ان کے ایمان خرید لیں۔
- (۲) عوام کے عقل کی حفاظت کریں، کہیں خواہشات کی پیروی کر کے بدعات میں نہ پڑ جائیں۔
- (۳) عوام کے پیسے کی حفاظت کہ مال بے جا ضائع نہ ہو اور ناحق کوئی کسی کا پیسہ بھی نہ دبائے۔
- (۴) قتل و غارتگری سے لوگوں کی جان محفوظ رہے۔
- (۵) بے حیائی اور فحاشی کی روک تھام کرے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۳

اس رکوع میں دو باتوں کا ذکر ہے:

(۱) سرمایہ دار طبقہ کو اقتصادی نظام کے ساتھ تعاون کرنے کی ترغیب۔

(۲) مال خرچ کرنے کی شرائط۔

یعنی خلیفہ کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ اشاعتِ دین کے لیے زکوٰۃ کا نظام رائج کرے اور زکوٰۃ کے علاوہ بھی سرمایہ دار طبقے کو اتفاق کی اس قدر ترغیب دے کہ وہ فقراء کو اپنے مال میں حصہ دار سمجھیں۔ (آیت نمبر ۲۶۱)

اتفاق کی شرائط

(۱) اتفاق کی پہلی شرط یہ ہے کہ اس میں ریا کاری، جو کہ شرکِ اصغر ہے، ذرہ برابر نہ ہو، یہ شرط عدمی ہے۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ اتفاق کے بعد احسان جتانے کا معاملہ نہ کیا جائے، کیونکہ یہ ثواب کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔

(۳) تیسری شرط یہ ہے کہ یہ اتفاق اخلاص کے ساتھ ہو، کیونکہ اخلاص کے بغیر اتفاق قابل قبول نہیں، یہ دونوں شرطیں وجودی ہیں۔ (آیت نمبر ۲۶۲-۲۶۶)

خلاصہ رکوع نمبر ۴

(۴) اس رکوع میں اتفاق کی ایک اور شرط کا ذکر ہے کہ اتفاق حلال اور طیب مال سے ہونا چاہیے۔ (آیت نمبر ۲۶۷)

مستحق زکوٰۃ کون ہیں؟

اس کے علاوہ زکوٰۃ کے مصارف بیان فرمائے کہ زکوٰۃ و صدقات کے بہترین مصارف وہ لوگ ہیں، جو دین کی نشر و اشاعت کے لئے ہر وقت مصروف عمل ہیں اور اسی وجہ سے وہ تجارت نہیں کر سکتے۔ اور اس رکوع کی آخری آیت میں اصحاب صفہ کی جماعت کا ذکر ہے، جیسے حضرت ابو ہریرہ

اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کہ یہ حضرات طالب علم تھے، قرآن سیکھتے تھے، تو ان کے بارے میں خصوصی ہدایات جاری ہوئیں کہ یہ زاہد لوگ ہیں، سوال نہیں کرتے، لہذا حکم ہے کہ تجارت میں سے ان پر بھی خرچ کرو۔ (آیت نمبر ۲۷۳)

آیت نمبر ۲۷۱ میں نفلی صدقات سے متعلق اس بات کا بیان ہے کہ نفلی صدقات کا اظہار بھی اگرچہ جائز ہے، مگر اخفاء (پوشیدہ طور پر دینا) بہتر ہے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۵

اقتصادیات

اس رکوع میں دو جماعتوں کا ذکر ہے۔

ایک وہ جماعت جو اقتصادی نظام کے قیام میں تعاون کرنے والے افراد پر مشتمل ہوگی۔

اور دوسری وہ جماعت جو سود خوروں پر مشتمل ہوگی۔

اور پھر حکم دیا گیا ہے کہ قیام خلافت کے بعد خلافت کی ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری یہ

بھی ہے کہ سرمایہ دارانہ نظام کا قلع قمع کیا جائے۔ (آیت نمبر ۲۷۵)

اس کے علاوہ اس بات کا بھی حکم ہے کہ ربو (سود) میں مجموعی اعتبار سے قوم تنزل کی طرف

جاری ہوتی ہے اور صدقات میں قوموں کی ترقی مضمر ہے۔ (آیت نمبر ۲۷۶)

اور رکوع کے آخر میں سودی معاملات کو یکسر ختم کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور نہ ختم کرنے والوں

کو یہ وعید سنائی گئی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کا ایسے لوگوں سے اعلان جنگ ہے۔ (آیت نمبر ۲۷۷، ۲۷۸)

مقروض کو مہلت دو

نیز ایک حکم یہ بھی بیان کیا گیا کہ اگر قرض دار تنگ دست ہو تو ایسی صورت میں اسے مزید مہلت دیدہنی

چاہیے اور اس سے بھی زیادہ بہتر یہ ہے کہ اگر مال میں وسعت ہو تو اس قرض دار کو بخش دیا جائے۔ (آیت نمبر ۲۸۰)

خلاصہ رکوع نمبر ۶

باہمی معاملات کے اصول

اس رکوع میں اشارہ ہے غیر سودی مالی نظام کے قیام کو نظام خلافت کی ذمہ داریوں میں سے

ہے۔ مالی نظام یہ ہے کہ بیت المال اغنیاء سے صدقات و زکوٰۃ وصول کر کے عوام کو بلا معاوضہ قرض فراہم کرے، جس سے وہ اپنے لیے کاروبار کر سکیں، یا اگر کچھ افراد رعیت کے ایسے ہیں جو کام کرنے سے معذور ہیں، تو بیت المال درمیان میں حائل ہو کر لوگوں کے ذریعے کاروبار کرانے، تاکہ کوئی بھی کسی کا پیسہ ناحق نہ کھا سکے۔

اور پھر نظام کی تصحیح کے لیے درج ذیل احکام دیئے گئے ہیں:

(۱) حتی الامکان ہر معاملے کو لکھنے کی کوشش کی جائے، تاکہ بعد میں لڑائی جھگڑے کی نوبت نہ آئے۔

(۲) لکھنے والا لکھنے میں کمی بیشی نہ کرے۔

(۳) قرض دار پر بھی لازم ہے کہ جتنا حق لازم ہے، اتنا ہی لکھوائے، اس سے کم نہ لکھوائے۔

(۴) اگر قرض دار خود نہیں لکھوا سکتا تو اس کا کوئی معتمد و معتبر ولی یہ دستاویز لکھوا دے۔

(۵) اس دستاویز کے ساتھ عہد کی پختگی کے لیے دو مرد گواہ قائم کئے جائیں، اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد

اور دو عورتوں کو گواہ قائم کیا جائے۔ (۲۸۶ نمبر ۲۸۶)

(۶) اگر معاملہ لکھنا ممکن نہ ہو، تو پھر کوئی چیز گروہی رکھوا دی جائے۔ (۲۸۷ نمبر ۲۸۷)

اس رکوع میں شوریٰ کا اعلان اور اس کی ذمہ داریوں کا بیان ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ

چونکہ شوریٰ ملک کی ایک بااختیار قوت ہوتی ہے، جو قوم اور ملت کے نفع و نقصان کو سوچتی ہے، لہذا اگر یہی

قوت ملک کے نفع و نقصان کو چھپائے گی، تو اللہ تعالیٰ ان سے محاسبہ فرمائے گا، اسی طرح اس شوریٰ کے

ارکان کے لیے ضروری ہے کہ وہ سب جذبہ اطاعت سے بھرپور ہوں، حکومتی نظام چلانے والوں میں

ذرا برابر تعصب نہ ہو، اور نہ یہ لوگ سارا بوجھ عوام پر نہ ڈالیں۔ (۲۸۷ نمبر ۲۸۷)

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ خلافت کے نظام کو چلانے کے لیے درج ذیل امور کا لحاظ ضروری ہے:

(۱) سرمایہ دار طبقہ زکوٰۃ ادا کرے۔

(۲) مال دار لوگ مال خرچ کرنے میں بخل سے کام نہ لیں۔

(۳) سود کو ختم کر دیا جائے۔

(۴) حکومت کے خزانوں سے حکومتی کارندے اتنا ہی وصول کریں، جس سے ان کا گزارہ ہو سکے، قہش پسندی نہ ہو، جیسے کہ حضرت طاہر نے اپنے لشکر کو صرف ایک چلو پانی پینے کی اجازت دی تھی۔

آخری دو آیتوں کی فضیلت

سورہ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی احادیث مبارکہ صحیحہ معتبرہ میں بڑے فضائل مذکور ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے رات کو یہ آخری دو آیتیں پڑھ لیں، تو یہ اس کے لئے کافی ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دو آیتیں جنت کے خزانے میں سے نازل فرمائی ہیں، جن کو تمام مخلوق کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے خود رحمن نے اپنے ہاتھوں سے لکھ دیا تھا جو شخص ان کو عشاء کے بعد پڑھ لے تو وہ اس کے لئے تہجد کے قائم مقام ہو جاتی ہیں۔

سورہ بقرہ کی آخری آیات میں پوری سورت کا خلاصہ آگیا کہ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتا ہے، انبیاء اور اہل ایمان اس کی تصدیق کرتے ہیں، حق سننے اور ماننے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں، اپنی کوتاہیوں پر اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتے ہیں، رحمت خاصہ کی دعا کرتے ہیں اور کافروں کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہیں۔

سورہ آل عمران

ما قبل سے ربط

سورہ بقرہ میں نظام خلافت کا قیام اور اس کے لیے جملہ ضروری امور کا بیان تھا، اب سورہ آل عمران میں ریاست کی توسیع کی طرف راہنمائی کی جائے گی، اور اس سورت میں روئے سخن عیسائی ہیں اور ضمنائاً یہودی بھی ہیں۔

سورت کا خلاصہ

اس سورت میں درج ذیل امور کو بیان کیا گیا ہے:

(۱) اسلام کا موقف: ”عقیدہ توحید“

(۲) نبی کریم ﷺ کی بعثت کا عام ہونا

(۳) عیسائیت کے باطل عقائد کو رد کرنا

خلاصہ رکوع نمبر ۷

سب سے پہلے عقیدہ توحید اور اس پر عقلی دلائل کو قائم کیا گیا۔ (۲۷ نمبر ۷-۷) اور پھر نصاریٰ کے غلط استدلال کی تردید کی گئی، کیونکہ نصاریٰ کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی صورت میں اترے تو گرفتار ہو گئے اور پھر قتل کر دیئے گئے، اس لیے کہ اللہ جب انسان کے روپ میں آ جاتا ہے تو پھر عاجز ہو جاتا ہے اور انتقام نہیں لے سکتا، تو اس عقیدہ پر رد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”وَاللّٰهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ“ یعنی اللہ تعالیٰ زبردست انتقام لینے والا ہے اور اس پر کوئی چیز مخفی نہیں، وہی رحم مادر میں تمہاری صورتوں کو جس طرح چاہتا ہے، بناتا ہے، ہاں! البتہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو جو اللہ تعالیٰ نے اپنی روح کہا تو یہ کہنا متشابہات میں سے ہے، لہذا جو اللہ تعالیٰ کی اس لفظ سے مراد ہے، اس پر ایمان لاؤ اور اعتراض نہ کرو۔

خلاصہ رکوع نمبر ۸

نصاریٰ کو اسلام کی طرف دعوت

اس رکوع میں نصاریٰ کو تنبیہ کرنے کے بعد اسلام کی دعوت دی گئی ہے کہ تم لوگ اپنی کتاب اور شریعت پر نہیں ہو، ہم تمہیں قرآن کی طرف دعوت دیتے ہیں کہ اس پر ایمان لے آؤ، یہ اللہ کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہے اور اس سے پیشتر تمام کتابوں کی تصدیق بھی کرتی ہے۔ پھر چونکہ تمہارے اعمال ال فرعون کی طرح ہیں، تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے نافرمانی کے سبب ان پر عذاب نازل کر کے ان کا خاتمہ کر دیا، تمہیں بھی ایمان نہ لانے کے جرم میں ختم کر دے گا، لیکن اب تمہارا خاتمہ عذاب کے ذریعہ نہیں ہوگا، بلکہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ہاتھوں تمہیں ذلیل و رسوا کرے گا۔ (۲۷ نمبر ۱۰-۱۲) نیز آیت نمبر ۱۹ میں اہل کتاب کے اختلاف کرنے کی وجہ کو ذکر فرمایا گیا ہے کہ یہ لوگ دین کے معاملے باوجود علم ہونے کے اختلاف اس لیے کرتے ہیں، کیونکہ یہ لوگ جانتے ہیں کہ اگر اللہ کو مان لیا، تو یہ دینی قوتیں ہم پر غالب آ جائیں گی، اس لیے یہ لوگ بدلتے رہتے ہیں۔

خلاصہ رکوع نمبر ۹

اس رکوع میں بنیادی طور پر دو مضامین کا ذکر ہے:

- (۱) نصاریٰ کو مسلمانوں کے خلاف جنگوں پر تنبیہ
- (۲) کفار کے بارے میں نرم گوشہ رکھنے والے مسلمانوں کو تنبیہ، یعنی مسلمان نصاریٰ اور دیگر کفار کے ساتھ دوستی نہ رکھیں، کیونکہ مسلمانوں کا ان سے قلبی تعلق رکھنا مسلمانوں کے مرتد ہونے کا پیش خیمہ بھی بن سکتا ہے۔

نصاریٰ کے جرائم

- نصاریٰ کے بارے میں نرم گوشہ رکھنے اور ان سے دوستی کرنے والوں کو تنبیہ اس لئے کی کہ
- نصاریٰ میں چند جرائم ایسے ہیں، جو ناقابل معافی ہیں:
- (۱) ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی واضح نشانہوں کا انکار کیا۔
 - (۲) انبیاء علیہم السلام کو قتل کیا۔
 - (۳) انصاف کا حکم کرنے والوں، یعنی علماء اور صلحاء کو بھی قتل کیا۔ (۲۷ نمبر ۲۱)

اسی طرح اس رکوع میں نصاریٰ کے ”عقیدہ کفارہ“ کی تردید کی گئی، ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پھانسی پر لٹک کر ہمارے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا ہے، لہذا اب گناہ کرتے بھی رہیں، تو کوئی پوچھ نہیں ہوگی۔ ان کے اس عقیدہ کی مثال ایسی ہے، جیسے کوئی استنجاء پہلے کرے اور قضائے حاجت (پاخانہ، پیشاب) بعد میں.....! (۲۷ نمبر ۲۵)

اس رکوع میں نصاریٰ کو تنبیہ کی گئی ہے کہ تم اپنی حرکتوں سے باز آ جاؤ، کیونکہ ملک اللہ کا ہے، وہ جسے چاہے، دے اور جسے چاہے محروم کر دے، لہذا اگر مسلمانوں کو اللہ نے حکمرانی دی، تو تمہیں حسد نہیں کرنا چاہیے اور ساتھ مسلمانوں کو خیر دار کیا گیا ہے کہ جو کافروں سے تعلق، دوستی اور محبت رکھے گا، وہ انہیں میں سے شمار ہوگا۔

کفار سے تعلقات کے احکام

فقہاء کرام نے کافروں کے ساتھ تعلق کی چند اقسام ذکر کی:

- (۱) موالات، یعنی کافروں کے ساتھ دلی دوستی رکھنا، یہ ہر حال میں ناجائز ہے۔
- (۲) مواسات، یعنی احسان کرنا اور نفع پہنچانا، یہ ذمی (یعنی وہ کافر جو اسلامی ملک امن طلب کر کے رہ رہے ہوں اور مسلمانوں کے ملکی قوانین کی پابندی کرتے ہوں، ایسے کافروں) کے ساتھ جائز اور حرجی کافر (یعنی وہ کافر جو مسلمانوں کے خلاف برسرِ پیکار ہوں) کے ساتھ ناجائز ہے۔
- (۳) مدارات، یعنی ظاہرِ خوش اخلاقی سے پیش آنا، یہ اس وقت جائز ہے، جب ان سے کسی نقصان کا یقین ہو، یا ان سے دینی اعتبار سے کسی مصلحت کی توقع ہو، ورنہ ذاتی نفع کے لیے اس طرح پیش آنا ناجائز ہے۔ (۲۸ نمبر)

خلاصہ رکوع نمبر ۴

محبت میں حد سے تجاوز کر کے شرک نہ کرو

یہاں سے نصاریٰ پر ردّ ہے کہ یہ لوگ محبت کی آڑ میں شرک کرتے ہیں، حضرت عیسیٰ و مریم علیہما السلام کو الہ ماننے ہیں، آیت نمبر ۳۳ میں بتایا گیا ہے کہ بلاشبہ حضراتِ انبیاء علیہم السلام اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں، لیکن سارے کے سارے ذریت ہیں، بعض بعض سے پیدا ہوئے ہیں تو پھر معبود کیسے ہو سکتے ہیں؟ حضرت مریم علیہا السلام کی باقاعدہ پیدائش ہوئی ہے، ان کی والدہ کو حمل ٹھہر تھا، تو جو ماں کے پیٹ میں رہے، وہ معبود کیسے بن سکتا ہے؟ اسی طرح ان کی باقاعدہ پرورش بھی ہوئی، تو جو خود پرورش کا محتاج ہو، وہ معبود کیسے ہو سکتا ہے؟ (۲۸ نمبر ۳۶، ۳۷)

اور پھر رکوع کے آخر میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو حضرت یحییٰ علیہ السلام کی صورت میں ایک بیٹے کی خوشخبری دی، جبکہ اہلیہ با نچھ تھیں، تو اللہ تعالیٰ نے قوتِ تولید جو کہ بندہ تھی، اس کو کھول دیا اور قوتِ گویائی جو کھلی تھی اسے بند کر دیا اور وہ اس طرح کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو یہ حکم دیا گیا کہ آپ نے تین دن تک کسی سے گفتگو نہیں کرنی۔

خلاصہ رکوع نمبر ۱۰

اس پورے رکوع میں شرک کی نفی کا بیان ہے۔

حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے فضائل اور یہود و نصاریٰ کے عقائد

سب سے پہلے حضرت مریم علیہا السلام کے فضائل ذکر کر کے یہود کی تردید کی، جو معاذ اللہ حضرت مریم علیہا السلام پر تہمت باندھتے ہیں، اور اس کے بعد حضرت مریم علیہا السلام کے فرائض صوم و صلوٰۃ وغیرہ کو ذکر کر کے نصاریٰ کی تردید کی، جو حضرت مریم علیہا السلام کو الہ مانتے ہیں، کیونکہ جو سجدہ کرے، رکوع کرے، نماز پڑھے، وہ مجبور نہیں ہو سکتا۔

عورت کی نماز گھر میں افضل ہے

نیز لفظ ”اجدی“ میں خلوت کی نماز کی طرف اشارہ کیا اور ”ارکعی مع الراکعین“ میں جلوت کی نماز کی طرف اشارہ کیا، اور خلوت کی نماز کو جلوت کی نماز پر مقدم کیا، جس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے لئے خلوت کی نماز جلوت کی نماز سے اعلیٰ ہے۔ آیت نمبر ۴۵ میں یہود و نصاریٰ دونوں پر رد ہے۔

لفظ ”عیسیٰ بن مریم“ (عیسیٰ مریم کے بیٹے ہیں) سے نصاریٰ کی تردید کی، کیونکہ بیٹا ماں کا جز ہوتا ہے اور جز حادث (فنا ہونے والا) ہوتا ہے اور حادث معبود نہیں بن سکتا اور لفظ ”وجیہاً“ سے یہود پر رد کیا کہ آپ ﷺ (نحو ذہاب اللہ) ولد زنا نہیں، بلکہ آپ ﷺ تو وجاہت والے ہیں، کیونکہ آپ کا ایک بلند مقام اور رتبہ ہے، جبکہ ولد الزنا کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

حیات عیسیٰ ﷺ

اس کے بعد حضرت عیسیٰ ﷺ کی حیات کی طرف اشارہ ہے اور وہ اس طرح کہ اللہ رب اعزت نے حضرت عیسیٰ ﷺ سے متعلق ”کہولت“ کا لفظ استعمال کیا، جس کا اطلاق ۴۵ سال کے بعد پر ہوتا ہے، اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ قرب قیامت میں اسی عمر میں واپس آئیں گے، جس عمر میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے اور پھر ”کہولت“ کا زمانہ بھی پائیں گے۔ (۲۶ نمبر ۴۶)

اور پھر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے چند معجزات کا ذکر ہے، جیسا کہ پرندوں اور مردوں کو زندہ کرنا، بیماروں کو شفا دینا اور بتانا کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا۔
اور رکوع کی آخری آیت میں یہود کے مکار ہونے کا اعلان کیا گیا ہے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۱۱

اس رکوع میں شرک کی نفی کا بیان ہے۔

عیسیٰ (علیہ السلام) معبود نہیں ہیں

رکوع کی ابتداء میں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے کا ذکر ہے کہ انہیں (معاذ اللہ) یہود نے قتل نہیں کیا، بلکہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو اللہ تعالیٰ نے آسمان کی طرف اٹھالیا ہے۔
اس کے بعد ایک شبہ کا ازالہ کیا گیا ہے، شبہ یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں، لہذا معبود ہیں، جواب دیا گیا ہے کہ اگر بغیر باپ کے پیدا ہونا قابل تعجب اور معبود ہونے کی دلیل ہے، تو پھر تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم (علیہ السلام) کو بغیر باپ اور بغیر ماں کے پیدا کیا ہے، مگر انہیں تو تم بھی معبود نہیں مانتے.....! (آیت نمبر ۵۹)

اور پھر حضور اکرم ﷺ کی طرف سے وفد نجران کو دی جانے والی دعوتِ مباہلہ کا ذکر ہے، جنہیں پادریوں نے مباہلہ کرنے سے منع کر دیا تھا اور پھر مباہلہ نہیں ہوا تھا۔ مباہلہ کا مطلب یہ ہے کہ فریقین میدان میں جمع ہو کر یہ بددعا کریں کہ ان میں سے جو بھی جھوٹا ہے، اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ (آیت نمبر ۶۱)
اور پھر سب سے آخر میں اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا عام اعلان ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، نہ حضرت عیسیٰ، نہ حضرت عزیر، اور نہ حضرت مریم علیہم السلام۔ (آیت نمبر ۶۲)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۲

دعوتِ توحید

اس رکوع میں نصاریٰ کو دعوتِ توحید دی گئی ہے اور ساتھ ساتھ ان کے ایک شبہ کا ازالہ بھی کیا گیا ہے، ان نصرائیوں کا کہنا تھا کہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) بھی نصرانی تھے، جواب دیا گیا کہ وہ نہ

تو یہودی تھے اور نہ ہی نصرانی، کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ تو یہود و نصاریٰ کے زمانے سے بہت پہلے کا زمانہ ہے، پھر بھلا وہ یہودی، یا نصرانی کیسے ہو سکتے ہیں....؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو ”حنیف“ تھے، ایک الہ کو مانستے تھے اور شرک نہیں کرتے تھے، جبکہ تم لوگ شرک بھی کرتے ہو اور پھر خود کو ابراہیمی اور حنفی بھی کہتے ہو۔ (۲۷ نمبر ۶۷)

اس کے بعد چند انتباہات کا ذکر ہے:

- (۱) یہ لوگ بغیر علم کے زے دعوے کرتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۶۸)
- (۲) چاہتے ہیں کہ مسلمان گمراہ ہو جائیں۔ (۲۷ نمبر ۶۹)
- (۳) حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط کرتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۷۰)
- (۴) کسٹھان حق (حق بات کو چھپانا) کے مرتکب ہیں۔ (۲۷ نمبر ۷۱)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۳

نصاریٰ کی کمزوریاں

اس رکوع میں نصاریٰ کی چند کمزوریوں اور چند خیانتوں کا ذکر ہے:

- (۱) مجلس کی خیانت، یعنی اہل کتاب کے علماء نے اسلام کے خلاف سازش کرتے ہوئے اپنے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ مسلمانوں کے سامنے ایمان کا اظہار کیا کریں، مگر جب اپنوں میں لوٹ آئیں، تو ایمان کا انکار کر دیں۔ (۲۷ نمبر ۷۲-۷۳)

- (۲) مالی خیانت۔ (۲۷ نمبر ۷۴)

- (۳) علمی خیانت، حقیقت کو جاننے ہوئے بھی قصداً جھوٹ بولتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۷۵-۷۸)

- (۴) روایات گھڑنا، یعنی: جان بوجھ کر جھوٹی روایات گھڑتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۷۹)

اس کے بعد رکوع کے آخر میں نصاریٰ کے ایک بہت بڑے جھوٹ کو واضح کیا گیا ہے اور

کہا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ و مریم علیہما السلام نہ تو معبود تھے اور نہ اپنی عبادت کی طرف دعوت دیتے تھے، وہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے تھے، رہی بات تمہاری تو تم جھوٹ بولتے ہو کہ حضرت عیسیٰ و مریم علیہما السلام اپنی عبادت کی دعوت دیتے تھے۔ (۲۷ نمبر ۸۰)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۴

نبی کریم ﷺ کی عمومی بعثت اور دعوت اسلام

آیت نمبر ۸۰ تک عقیدہ توحید اور یہود و نصاریٰ کے اشکالات کے جوابات بیان ہوئے، اب یہاں سے نبی کریم ﷺ کی بعثت کے عام ہونے کا اعلان اور اسلام کی طرف دعوت کا تذکرہ ہے اور یہ بھی بتایا کہ نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بعد اب کسی سے مذہب اسلام کے علاوہ کوئی دین قبول نہیں کیا جائے گا، اب نجات کا مدار صرف اسلام ہے۔

اور پھر رکوع کے آخر میں اس بات کا بیان ہے کہ اگر کسی نے ارتداد اختیار کیا اور پھر توبہ نہ کی، تو وہ گمراہوں میں سے ہے، اور مرتد اپنے ارتداد کی وجہ سے مباح الدم (یعنی: اس کا خون حلال) ہو جاتا ہے، اسی طرح جو حالت کفر میں مرے گا، اس کے لیے بھی قیامت والے دن دردناک عذاب ہے، پھر اگر یہ زمین بھر سونا فدیے میں دے کر بھی جان کی خلاصی چاہیں گے، تو ان کا فدیہ قبول نہیں ہوگا۔ (آیت نمبر ۹۰-۹۱)

چوتھا پارہ

خلاصہ رکوع نمبر ۱

اس رکوع میں درج ذیل امور کا بیان ہے:

(۱) کامل نیکی یہ ہے کہ تم اپنے پسندیدہ مال کو اللہ کے راستے میں خرچ کرو، جو بھی تم خرچ کرو گے، اللہ تعالیٰ اس کا بھی بدلہ عطا کرے گا۔

(۲) یہود کے اہل حق کے خلاف حربے کہ یہ لوگ مسلمانوں کے دلوں میں نبوت و رسالت کے حوالے سے شکوک و شبہات پیدا کر کے انہیں دین اسلام سے متنفر کرنے کی کوشش کریں گے۔

(۳) شکوک و شبہات کے جوابات:

پہلا شبہ یہ تھا کہ اگر یہ نبی ہوتا، تو اونٹ کے گوشت کو حلال نہ کہتا، کیونکہ انبیاء علیہم السلام نے اونٹ کے گوشت کو حرام قرار دیا تھا؟ جواب دیا گیا کہ درحقیقت گوشت حرام نہیں کیا گیا تھا، بلکہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی بیماری ”عرق النساء“ کی وجہ سے اپنے اوپر اونٹ کا گوشت نہ کھانے کی پابندی لگائی تھی، لیکن اس کے باوجود بھی اگر تم نہیں مانتے، تو لاؤ تو رات، تمہیں اسی سے ثابت کر کے دکھائیں۔ (۲۷ نمبر ۹۳)

دوسرا شبہ یہ تھا کہ ہمارا قبلہ تمہارے قبلے سے پہلے کا ہے، لہذا ہمارا دین ہی برحق ہے؟ جواب دیا گیا کہ درحقیقت بیت اللہ ہی وہ پہلا گھر ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے بطور عبادت گاہ مقرر فرمایا۔

بیت اللہ کے فضائل

اس کے بعد بیت اللہ کے افضل ہونے کی چند نشانیاں بیان کیں:

(۱) بیت اللہ ایک باہر کت مقام ہے۔

(۲) لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی کا مرکز ہے۔

(۳) یہیں پر مقام ابراہیم بھی ہے۔

(۴) امن کی جگہ ہے۔

(۵) حاجی اس بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں۔

(۶) چوتھی بات اس رکوع میں یہ ہے کہ مسلمانوں کو یہود سے مقاطعے کا حکم دیا گیا ہے کہ یہود سے دوستی نہ رکھو اور ان کی اطاعت نہ کیا کرو، ممکن ہے کہ وہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں۔ (۲۷ نمبر ۱۰)

خلاصہ رکوع نمبر ۲

اس رکوع میں یہود کے ایک دوسرے حربے کا ذکر ہے، وہ حربہ یہ ہے کہ یہ بد بخت لوگ مسلمانوں میں باہمی اختلافات پیدا کر کے انہیں کمزور کرنے کی کوشش کریں گے، اس حربے کے رد میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو چند اہم امور کی ہدایت کی اور حکم فرمایا کہ مسلمان ان باتوں کی رہنمائی میں اپنی زندگی بسر کریں، تاکہ باہمی اختلافات سے دور رہیں، ورنہ خانہ جنگی ان کی قوت کو کمزور کر دے گی۔ وہ ہدایات درج ذیل ہیں:

(۱) تقویٰ، یعنی خوف خدا وہ بنیاد ہے جس کی وجہ سے آدمی کسی عمل پر کھڑا ہوتا ہے اور دوسروں کے حقوق کی رعایت کرتا ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۰)

(۲) اللہ کی کتاب کو مضبوطی کے ساتھ تھامنا۔ (۲۷ نمبر ۱۰)

(۳) نیکیوں کا حکم اور گناہوں سے روکنا۔ (۲۷ نمبر ۱۰)

یعنی اس حربے کے رد کے لیے تمہارے پاس تقویٰ ہو اور بغیر تحقیق کے کسی کی بات کو نہ سنو، اسی طرح اللہ کی کتاب کو مضبوطی کے ساتھ تھامو، اس کے علاوہ تم میں ایک جماعت ایسی بھی ہونی چاہیے کہ جو بالعرف اور نبی عن المنکر کے ذریعے عوام کو باہمی اختلافات سے روکے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۳

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اس امت محمدیہ کی خیریت اور افضلیت کے دو بنیادی اسباب ذکر

فرمائے:

(۱) نیکیوں کا حکم کرنا اور گناہوں سے روکنا

(۲) ایمان میں استقامت

اگر ان دو بنیادوں میں سے کوئی ایک بھی نہ رہی، تو امت کی انضیلت برقرار نہ رہے گی۔

(۲۷۱ نمبر ۱۱)

یہودیوں پر ذلت و مسکنت

اس بعد کے ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان یہودیوں پر ذلت و مسکنت کو طاری فرمایا ہے، یہاں ذلت سے مراد یہ ہے کہ یہ لوگ اجنبی اقوام کے قوانین کو تسلیم کریں گے اور مسکنت سے مراد یہ ہے کہ ٹیکس ادا کر کے رہیں گے، یہ سزا انہیں ایک تو اس وجہ سے ملی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے آیات اور نشانوں کو ٹھکرایا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ انہوں نے دین دشمنی کی وجہ سے انبیاء علیہم السلام کو قتل کیا۔

آج بھی امت مسلمہ میں دین دشمنی کا عنصر پایا جاتا ہے، جس کی وجہ سے علماء اور دینداروں کا قتل عام بھی معاشرے میں پایا جاتا ہے، یہ یہودیوں کی بری عادت ہے۔

کفار کے ساتھ قطع تعلق اور اس کے چند اسباب

اسی رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ ان کفار سے خفیہ روابط منقطع کر دیں اور پھر اس کی متعدد وجوہ بھی ذکر فرمائیں:

(۱) یہ لوگ تمہارے ساتھ فساد کرنے میں ذرا ہر کم کی نہیں کریں گے۔

(۲) یہ لوگ ہمیشہ تمہیں مشقت میں ڈالنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔

(۳) ان کے دلوں میں تمہارے لیے سوائے بغض کے اور کچھ نہیں۔

(۴) یہ لوگ تمہیں بالکل نہیں چاہتے۔

(۵) تم تمام آسمانی کتابوں تو رات، زبور، انجیل اور دیگر صحیفوں پر ایمان رکھتے ہو، جبکہ یہ لوگ بعض پر ایمان رکھتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں، مثلاً: یہود انجیل کا انکار کرتے ہیں اور نصاریٰ تو رات کا اور دونوں ہی قرآن کریم کا انکار کرتے ہیں۔

(۶) تمہیں کوئی خوشی حاصل ہو، تو انہیں اس سے تکلیف ہوتی ہے اور اگر تمہارے اوپر کوئی برائی آتی ہے

تو خوش ہوتے ہیں۔ (آیت نمبر ۱۸-۱۲۰)

خلاصہ رکوع نمبر ۴

اعلان جنگ اور نصرت الہی

اس رکوع میں اعلان جنگ اور منجانب اللہ مدد و نصرت کے وعدے کا ذکر ہے۔
مفسرین نے لکھا ہے کہ کفار کی طرف سے جہاد پر یہ اعتراض اور شبہ تھا کہ اگر یہ سچا رسول
ہوتا تو جنگ احد میں شکست نہ ہوتی۔

پہلا جواب

جواب دیا گیا کہ یہ تو امتحان تھا، ورنہ اس سے پہلے جب یہ تھوڑے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کو
فتح دی تھی، نیز جنگ احد میں بعض اصحاب رسول ﷺ سے پیغمبر ﷺ کی حکم عدولی غیر اختیاری طور پر
ہو گئی تھی، جس کی وجہ سے اس وقتی شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

دوسرا جواب

اس کے علاوہ ایک جواب یہ بھی ہے کہ شکست تو متب ہوتی جب حضور ﷺ اپنا مرکز اور کمپ
چھوڑتے، حالانکہ آپ ﷺ نے اپنا مرکز اور کمپ نہیں چھوڑا تھا۔ (آیت نمبر ۱۲۱-۱۲۶)
آیت نمبر ۱۱۲ اس موقع پر نازل ہوئی جب نبی کریم ﷺ کا دانت مبارک شہید ہو گیا تھا اور سر
میں زخم لگا تھا اور آپ ﷺ خون صاف کر رہے تھے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۵

اس رکوع میں اس بات کا ذکر ہے کہ راہ حق میں بہت سے مصائب آئیں گے، لیکن باطل
نظام کو مٹانے کے لیے بھرپور انداز میں جہاد کر کے ان تمام مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔
سودی نظام کا خاتمہ

اس رکوع میں اجتماعی سودی نظام کی نفی فرمائی، اس سے قبل تیسرے پارے میں انفرادی سودی
نفی فرمائی تھی۔ (آیت نمبر ۱۲۳-۱۲۱)

نیز اس بات کا حکم ہے کہ اپنی قیاس آرائیوں کو کبھی بھی اللہ کے حکم کے سامنے ترجیح مت دینا۔
 (۲۷ نمبر ۱۳۲) اس کے بعد جہاد کی ترغیب دی گئی ہے، اور مجاہدین کی دو جماعتوں کا ذکر ہے: ایک اعلیٰ اور
 دوسری ادنیٰ جماعت، اور دونوں ہی کے لیے مغفرت اور جنت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۳۳-۱۳۶)
 اس کے بعد مسلمانوں کے لیے تہجیعاتِ قتال (قتال کی ہمت دلانا اور حوصلہ بڑھانا) کا بیان
 ہے، جن کو تقریباً آٹھ مقام پر مختلف انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۶

اس رکوع میں بھی حسبِ سابق تہجیعات کا ذکر ہے کہ پہلی قوموں نے تو ایمان لانے والوں
 کے ساتھ ساتھ انبیاء علیہم السلام کو بھی قتل کیا، مگر اس سب کے باوجود وہ لوگ ہمت نہیں ہارے، تو پھر تم
 لوگ کیوں پیچھے ہٹتے ہو؟ (۲۷ نمبر ۱۳۷، ۱۳۸) نیز مسلمانوں کو مصائب کے حل کے لیے تین اہم امور کا درس
 دیا گیا ہے:

- (۱) صبر کر کے مصائب جھیلنا، کیونکہ اللہ کی مدد صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔
- (۲) دین پر استقامت اختیار کرنا، کیونکہ اللہ کی اطاعت اور نبی کریم ﷺ کی پیروی مصائب کے حل کے
 لئے نسخہٴ کبیر ہے۔
- (۳) دعا جو کہ تمام عبادات کا خلاصہ ہے اور ہر مشکل کا حل دعا میں موجود ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۳۹، ۱۴۰)

خلاصہ رکوع نمبر ۷

ابتداءً رکوع میں اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو کفار کا تابعدار بننے سے سختی سے منع فرمایا
 ہے، کیونکہ اگر مسلمان ان کے تابعدار بنے تو اپنے دین سے بھی پھیر دیئے جائیں گے۔ (۲۷ نمبر ۱۴۱)

غزوہٴ احد، شکست اور اللہ کی طرف سے تسلی

اس کے بعد رکوع کے آخر تک غزوہٴ احد میں ہونے والی شکست کے حوالے سے تسلی کا ذکر ہے
 کہ احد میں تمہاری لغزش کی وجہ سے اگرچہ نقصان ہوا، مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی نصرت شامل حال

ربی بلہذا اسی کے سہارے جہاد کرو۔ غزوہ احد کے موقع پر چند صحابہ کرام ﷺ سے یہ لغزش ہوئی کہ جس دڑے پر اللہ کے رسول ﷺ سے انہیں کھڑے رہنے کا حکم فرمایا تھا اور بہت تاکید سے فرمایا تھا کہ کسی بھی صورت اس مقام کو نہیں چھوڑنا، مگر جیسے فتح ملی اور دوسری طرف کے مجاہدین مال غنیمت جمع کرنے لگے، تو ان میں سے کچھ نے دڑے کو چھوڑ دیا اور مال غنیمت جمع کرنے لگے یہ سمجھتے ہوئے کہ آپ ﷺ کا مقصد فتح یاب ہونے تک ٹھرا تھا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کافروں نے پچھلی طرف سے اچانک حملہ کر دیا اور یوں مسلمانوں کی فتح شکست میں تبدیل ہو گئی۔ (آیت نمبر ۱۵۲-۱۵۵)

خلاصہ رکوع نمبر ۸

آپ ﷺ کے لئے تسلی کا بیان

سب سے پہلے آپ ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ ان منافقوں کے کردار بد اور ان کے تبصروں کی بالکل پرواہ نہ کریں۔ منافقین یہ تبصرہ کیا کرتے تھے کہ اگر میدان جنگ میں نہ جاتے تو مارے بھی نہ جاتے تو اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب یہ دیا کہ اگر اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہوئے تمہیں موت آئی تو رب کریم کی طرف سے مغفرت اور رحمت کا وعدہ ہے اور اگر ویسے مارے گئے یا مر گئے تو پھر تمہارا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ (آیت نمبر ۱۵۶-۱۵۸)

نبی کریم ﷺ کی زم مزاجی

اس کے بعد نبی کریم ﷺ کی زم مزاجی کو سراہا گیا ہے کہ آپ انتہائی نرم دل ہیں، کیونکہ آپ نے ان صحابہ پر جن سے غزوہ احد کے موقع پر غلطی ہوئی، باوجود قصور ہونے کے سختی نہیں فرمائی۔ (آیت نمبر ۱۵۹)

پھر اللہ کی جانب سے مدد و نصرت کے حوالے سے ایک قانون قدرت اور ساتھ ساتھ طریقہ توکل بتایا گیا، جس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ مجاہدین اپنے قائد پر مکمل اعتماد کریں۔ (آیت نمبر ۱۶۰، ۱۶۱)

آپ ﷺ کا بشر ہونا

آیت نمبر ۱۶۲ میں آپ ﷺ کے لیے بشریت کا اثبات ہے کہ آپ بہر حال انسان ہیں، جو غم

اور تکالیف دوسروں کو پہنچتی ہیں، وہ آپ کو بھی پہنچتی ہیں۔

غزوہ احد میں ہونے والی ہزیمت کی حکمت

اس کے بعد غزوہ احد میں ہونے والی ہزیمت کو ذکر کر کے پہلے تو مسلمانوں کو تنبیہ فرمائی، پھر بطور شفقت یہ بھی فرما دیا کہ اس میں بھی اللہ رب العزت کی حکمت پوشیدہ تھی، جیسا کہ اس حادثہ کے سبب منافقوں کا نفاق ظاہر ہو گیا کہ عبداللہ بن ابی منافق بمع اپنے تین سوساھیوں کے میدان سے بھاگ گیا تھا۔ (آیت نمبر ۱۶-۱۷)

رکوع کے آخر میں شہدائے کرام کے لیے خصوصی انعامات کا ذکر کیا گیا ہے کہ شہید مرتا نہیں، بلکہ زندہ ہوتا ہے اور اپنے رب کے ہاں رزق بھی پاتا ہے اور اللہ کی طرف سے عطا کئے جانے والے مراتب پر خوش ہوتا ہے۔ (آیت نمبر ۱۶، ۱۷)

خلاصہ رکوع نمبر ۹

مسلمانوں کو ہدایات

اس رکوع میں درج ذیل امور کا ذکر ہے:

- (۱) مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ غلط تشہیر اور پروپیگنڈے سے متاثر نہ ہوا کریں، بلکہ انہیں چاہیے کہ اس کے مقابلے کے لیے عملی طور پر میدان میں اتریں، کامیابی اسی میں ہے۔ (آیت نمبر ۱۳-۱۵)
- (۲) مسلمانوں کو تسلی دی گئی ہے کہ وہ کافروں کے طرز عمل سے بالکل خوف نہ کھائیں، کیونکہ وہ اللہ کا کچھ نقصان نہیں کر سکتے، اور پھر ان کافروں کے لیے اخروی عذاب بھی ہے۔ (آیت نمبر ۱۶)
- (۳) اس سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ آزمائش کیوں کرتا ہے؟ تو جواب دیا گیا کہ تاکہ مؤمن اور کافر، مخلص اور منافق کے درمیان فرق ہو جائے۔ (آیت نمبر ۱۷)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۰

ابتداء میں کافروں کی اسلام دشمنی کا ذکر ہے کہ میدان میں شکست کھانے کے بعد اب یہ لوگ آپ کے خلاف باتیں کریں گے۔ (آیت نمبر ۱۸) پھر نبی کریم ﷺ کے لیے تسلی اور کافروں کے لیے زجر کا

ذکر ہے۔ (آیت نمبر ۱۸۴، ۱۸۵)

اہل کتاب اور مدائنت

اس کے بعد اہل کتاب کی چند مدائنتوں کا ذکر ہے

(۱) ایک مدائنت یہ کہ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ حق کو مانیں گے، چھپائیں گے نہیں، لیکن انہوں نے حق کو مانا بھی نہیں اور پوشیدہ بھی رکھا۔

اس میں اگرچہ اہل کتاب کا ذکر ہے، مگر حکم عام ہے، لہذا مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ وہ حق کو چھپانے سے گریز کریں، بلکہ اپنے علم کو اور حق کو پھیلانیں۔

(۲) دوسری مدائنت یہ ہے کہ یہ لوگ باوجود بے دین ہونے کے چاہتے ہیں کہ انہیں بھی دین کا خادم کہا جائے، جو کام یہ کرتے ہیں، ان کاموں میں ان کی تعریف کی جائے۔

اس میں ہم مسلمانوں کے لیے حکم ہے کہ دین کی پورے اخلاص کے ساتھ خدمت کرنی چاہئے، بلاوجہ اپنی تعریف اور اچھائی کا طالب نہیں ہونا چاہئے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۱۱

عقلمندوں کی علامات

اس رکوع میں عقلمندوں کی علامات کو بیان کیا گیا ہے:

(۱) ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

(۲) آسمان و زمین اور اسی طرح دیگر مخلوقات میں غور کرتے ہیں۔

(۳) یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بیکار نہیں بنائی۔

(۴) حصول جنت اور نجات دوزخ اور گناہوں کی معافی کی دعائیں مانگتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو قبول بھی کیا ہے۔

اور آخر میں بتایا گیا ہے کہ کافروں کی دنیاوی زندگی دیکھ کر آپ پریشان نہ ہوں، اہل ایمان

کے لئے آخرت میں بڑا اجر ہے۔

خلاصہ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران

ان سورتوں میں قریش، نصاریٰ اور یہود کو دعوتِ اسلام اور مسلمانوں کے لیے ملک داری اور ملک گیری کے قوانین کو بیان کیا گیا تھا۔

سورہ نساء

ما قبل سے ربط

اب اس سورت میں سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کے مضامین و قوانین کو ذرا تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے گا، لہٰذا سورہ نساء میں ان قوانین میں سے بطور خاص دو چیزوں کا بیان ہوگا:

(۱) تدبیر منزل، یعنی اندرونی حالات کی تصحیح، یا بالفاظِ دیگر احکامِ رعیت کہ معاشرہ کیسے بنایا جائے۔

(۲) سیاستِ مدنیہ، یعنی احکامِ سلطانی یعنی کن اصول و ضوابط پر ملک کا نظم و نسق چلایا جائے۔

تدبیر منزل کے تین شعبے ہیں:

(۱) باہمی اتحاد

(۲) اصلاحِ اعمال

(۳) اصلاحِ ازواج، یعنی خواتین کی اصلاح کی طرف توجہ دیں اس لئے کہ خواتین کی اصلاح نئی نسل کی تعمیر کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔

خلاصہ سورت

سورہ نساء کے دو حصے ہیں، پہلا حصہ ابتداءِ سورت سے **نُذِ خَلٰہُمْ** خلاظلیلا تک اور وہاں سے رکوع نمبر ۱۸ تک سیاستِ مدنیہ کا بیان ہے، جس میں حکام سے خطاب ہوگا، اور پھر وہاں سے آخر تک تکمیل ہوگی۔

خلاصہ رکوع نمبر ۱۲

باہمی اتحاد اور اصلاحِ اعمال سے متعلق چند قوانین

اس رکوع میں باہمی اتحاد اور اصلاحِ اعمال کے چند قوانین کو ذکر کیا گیا ہے۔

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا ذکر ہے اور رب کا تعلق چونکہ قضاء و قدر کے ساتھ ہے اور آگے قوانین کا بیان بھی ہوگا، تو اس لیے سب سے پہلے مقنن (قانون ساز) کا تعارف کرایا گیا کہ جب باپ آدم (ﷺ) اور ماں حوا علیہما السلام ایک ہیں، یعنی وحدت نسبی ثابت ہے اور تمہارا رب بھی ایک ہے، یعنی وحدت دینی بھی ثابت ہے، تو آپ بھی متحد رہو۔ (۲۷ نمبر ۱)

آپس میں باہمی اختلافات کا ایک اہم سبب مال ہے، جس کی وجہ سے کشت و خون ہوتا ہے اور معاشرے کے اتحاد کا شیرازہ بکھر کر رہ جاتا ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے مال کے حقوق کو بیان کیا۔ دوسری آیت میں اللہ رب العزت نے یتیم کے مال میں تین طرح کے تصرف سے منع

فرمایا ہے:

(۱) یتیم کا عمدہ مال لے کر خراب اور بیکار مال اسے دینا۔

(۲) یتیم کا مال کھانا۔

(۳) اپنے مال میں یتیم کے مال کو شامل کرنا۔

تعدد نکاح کا بیان

اس کے بعد تعدد نکاح کا ذکر ہے، واضح رہے کہ تعدد نکاح سے روکنا حرام کاری کو دعوت دینا ہے، کیونکہ جس شخص کو ضرورت ہے، اگر اسے روکا گیا، تو وہ یقیناً غلط راستہ اختیار کرے گا۔ (۲۷ نمبر ۲)

اس کے بعد بیویوں، نابالغ یتیم بچوں کے احکام کا ذکر ہے کہ بیویوں کو ان کا حق مہر دو اور اسی طرح یتیم بچوں کو ان کا مال وقت مقررہ پر دے دو۔ (۲۷ نمبر ۳) اس کے بعد ورثاء کے حقوق کا ذکر ہے کہ وراثت کا حق بہر حال ترکہ میں ثابت ہے، خواہ قلیل ہو، یا کثیر۔ (۲۷ نمبر ۴)

رکوع کے آخر میں ایک بار پھر یتیموں کے حقوق کی خاص رعایت کا حکم ہے اور ان کے ساتھ ظالمانہ سلوک کرنے پر، ان کے اموال کے ساتھ زیادتی کرنے پر وعید کا ذکر ہے۔ (۲۷ نمبر ۵)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۳

اس پورے رکوع میں میراث کے قوانین کو بیان کیا گیا ہے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۱۴

اصلاح ازواج

اس رکوع میں اصلاح ازواج کے مضمون کو بیان کیا گیا ہے۔

رکوع کی ابتداء میں بے حیائی کے ارتکاب کی دو صورتوں اور ان کے حکم کو ذکر کیا گیا ہے:

(۱) پہلی صورت یہ ہے کہ کوئی عورت بے حیائی کا ارتکاب کرے اور چار مرد اس کے گناہ کو اس کے شوہر کے سامنے ثابت کر لیں، تو خاوند اسے گھر میں بند کر دے، یہاں تک کہ وہ مرجائے، یا پھر اللہ تعالیٰ کوئی حکم نازل فرمادیں اور وہ حکم اللہ تعالیٰ نے اجرائے حذر زنا کی صورت میں امت محمدیہ کو عطا کر دیا ہے۔

(۲) دونوں غیر شادی شدہ ہوں تو ان کو ۸۰، ۸۰ کوڑے لگائے جائیں گے، یا پھر دونوں مرد ہوں اور یوں بے حیائی کا ارتکاب کریں تو انہیں سخت سے سخت سزا دی جانی چاہیے۔ (آیت نمبر ۱۶، ۱۷)

زمانہ جاہلیت میں رائج ایک قبیح رسم

اس کے بعد زمانہ جاہلیت میں رائج قبیح رسومات کی تردید کی گئی ہے۔

(۱) ایک رسم یہ تھی کہ زمانہ جاہلیت میں جہاں مال وراثت میں تقسیم کیا جاتا تھا وہیں ان کی عورتوں کو بھی مال میراث سمجھا جاتا، چاہتے تو ان سے بغیر مہر کے نکاح کر لیتے۔

(۲) یا پھر ان کی شادیاں کرنا خود ان کے اموال کو ہڑپ کر لیتے۔

(۳) یا پھر انہیں اس وقت تک روکے رکھتے، جب تک کہ وہ عورتیں خود اپنا وہ مال انہیں نہ دے دیتیں، جو انہیں میراث میں ملتا۔

(۴) یا پھر ان کے مرنے تک انہیں روکے رکھتے، تاکہ ان کے مرنے کے بعد ان کے اموال پر قبضہ

کریں، تو اسلام نے ان تمام رسوم قبیحہ کو سختی سے رد کیا کہ میراث میں مال ملا کرتا ہے، عورتیں نہیں، اگر وہ خوشی سے نکاح کر لیں تو کرلو، ورنہ جبر کرنا حرام ہے اور اسی طرح انہیں روکے رکھنا، تاکہ ان مال ہڑپ

کر سکو، یہ بھی حرام ہے۔ (آیت نمبر ۱۹)

ایک حکم یہ بھی دیا کہ اپنی بیویوں کو جو مال تم دے چکے ہو، اسے واپس لینے کا تمہیں اختیار نہیں۔
(۲۱) (تہمت نمبر ۲۱)

آخری آیت میں نکاح سے متعلق ایک قاعدہ اور اصول ذکر کیا ہے، اور وہ اصول یہ ہے کہ تم ان عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے، جن سے تمہارے باپوں نے کبھی نکاح کیا ہے۔ (۲۲) (تہمت نمبر ۲۲)

پانچواں پارہ

خلاصہ رکوع نمبر ۱

نوٹ: اس رکوع کو آسانی کے لئے پانچویں پارے کا پہلا رکوع قرار دیا گیا ہے، اگرچہ اس کا بعض حصہ چوتھے پارے کے آخر میں ہے۔

کن عورتوں سے نکاح کرنا حلال اور کن سے حرام ہے؟

اس رکوع میں محرمات (جن عورتوں سے نکاح حرام ہے) اور محملات (جن عورتوں سے نکاح حلال ہے) کا بیان ہے، تاکہ معاشرے میں صحیح ربط قائم رہے۔

بہت قریبی رشتہ دار عورتوں کو حرام کیا، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ نکاح کے بعد میاں بیوی کے درمیان ناچاقی اور اختلاف پیدا ہو جائے اور نوبت طلاق تک پہنچ جائے، اب اگر قریبی عورت ہوگی تو یہ توڑکی صورت بن جائے گی، اس لئے بہت قریبی رشتہ دار عورتوں کو حرام قرار دیا۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے ۵ محرمات کو ذکر کیا ہے:

(۱) جن عورتوں سے تمہارے باپ نکاح کر چکے ہوں

(۲) مائیں (تمام اصول، یعنی دادی، نانی، پڑدانی، پڑدادی، وغیرہ)

(۳) اولاد (جمع فروع، یعنی پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیاں، سب اس میں داخل ہیں)۔

(۴) بہنیں

(۵) پھوپھیاں

(۶) خالائیں

(۷) بھتیجیاں

(۸) بھانجیاں

(۹) رضاعی مائیں

(۱۰) رضاعی بہنیں

(۱۱) ساس

(۱۲) تمہاری بیوی کی وہ لڑکی (بیٹی) جو پہلے شوہر سے ہو، شرط یہ ہے کہ بیوی سے ہم بستری کر چکا ہو۔

(۱۳) بہو

(۱۴) دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرنا

(۱۵) شادی شدہ عورتیں

ان پندرہ اقسام کے علاوہ دیگر مسلمان عورتوں سے آپ کے لئے نکاح کرنا حلال ہے لیکن دو باتوں کو مد نظر رکھنا چاہئے: (۱) مہر کی ادائیگی کا خیال رکھنا، (۲) نکاح کا مقصد پاکدامنی ہونا چاہئے محض خواہش کا پورا کرنا نہ ہو۔

خلاصہ رکوع نمبر ۲

اس رکوع میں دو مضامین کا ذکر ہے:

- (۱) جو احکامات اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لیے، معاشرے کی اصلاح کے لیے اور قیام امن و سکون کے لیے اتارے ہیں، ان پر عمل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ (۲۸-۲۶ نمبر)
- (۲) قانون اصلاح معاملات کو بیان کیا گیا ہے، یعنی ایسے قوانین جن سے معاشرے کی اصلاح ہو سکے تاکہ جان و مال محفوظ رہے۔ اس سے پہلے مال حرام کھانے کے مخصوص تین طریقوں سے منع فرمایا تھا:

۱۔ یتیموں کا مال کھانا

۲۔ بیوی کا مہر اس کی رضامندی کے بغیر دہانا

۳۔ میراث میں سے وارثوں کا حق مارنا

اب یہاں سے حرام مال کی ممانعت کا عام حکم ہے۔ (۲۷ نمبر ۳)

خود کو گناہوں سے بچائیے

اس کے بعد آیت نمبر ۳۱ میں گناہوں سے اجتناب کا حکم ہے، یہ انسانی طبیعت کا فتور ہے کہ جب اس کے سامنے گناہوں کو تقسیم کر کے پیش کیا جاتا ہے کہ یہ چھوٹا گناہ (صغیرہ) ہے اور یہ بڑا گناہ (کبیرہ) ہے تو صغائر کو ہلکا سمجھنے لگتا ہے اور اس گناہ کے کرنے پر مزید جری ہو جاتا ہے، جبکہ اس کے برعکس کبائر کو سن کر بالکل ہی مایوس ہو بیٹھتا ہے، اس لئے صغائر و کبائر کی تعین کئے بغیر گناہوں سے اجتناب کا عام حکم دیا گیا۔ (۲۷ نمبر ۴)

امور غیر اختیار یہ میں تمنانہ کرو

جس کو اللہ نے مرد بنا دیا اس کی خیر اسی میں ہے اور جس کو عورت بنا دیا اس کی خیر اسی میں ہے، مرد ہونے یا عورت ہونے کی وجہ سے ثواب میں کمی نہیں ہوتی۔

خلاصہ رکوع نمبر ۳

تدبیر منزل، سربراہ کی نامزدگی اور قانون خانہ داری

اس رکوع میں تدبیر منزل (گھروں کی اصلاح کے لئے انتظامی امور) کے حوالے سے سربراہ کی نامزدگی اور قانون خانہ داری کو بیان کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے شوہروں کی حاکمیت کو ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر علم، عقل اور ولایت (ہولڈ) کے اعتبار سے فوقیت اور فضیلت بخشی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ مرد عورت پر مال خرچ کرتا ہے، اس لئے اس کو عورت پر فوقیت ہے۔

عورتوں کی صفات

اور اس کے متصل بعد عورتوں کے فرائض کی تعین کی کہ وہ نیک ہوں، شوہروں کی فرمانبردار اور تابعدار ہوں اور اسی طرح شوہروں کی غیر موجودگی میں عزت و مال کی محافظ ہوں اور اس کے رازوں کی حفاظت کریں اور اپنے گھر کی باتیں میکیے میں جا کر نقل نہ کریں، جس سے اختلاف پیدا ہو۔ (۲۷ نمبر ۳۳)

بیوی کی اصلاح کیسے کی جائے؟

شوہر کو حکم دیا کہ اگر بیوی جائز اور ضروری باتیں نہ مانے، تو اس کی اصلاح کے چار طریقے ترتیب وار اختیار کئے جائیں:

- (۱) شوہر کو چاہیے کہ بیوی کو سمجھائے اور لہجہ نرم رکھے، تنہائی میں سمجھائے، ہر چیز پر نکتہ چینی نہ کرے۔
- (۲) جب سمجھانا مفید ثابت نہ ہو، تو پھر کچھ دن کے لئے بستر جدا کر دے، یہ جدا کرنا طلاق نہیں ہے، بلکہ ناراضگی کا اظہار ہے، لہذا الگ کمرے میں سو جائے۔
- (۳) جب یہ نسخہ بھی بے سود ہو گیا، تو پھر مناسب سزا دینے کا حکم دیا، لیکن مار، پٹائی یا زک مقام پر نہ ہو، نہ چہرے پر ہو، بلکہ ایسی مار ہو، جس سے زخم نہ پڑے۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رو مال وغیرہ کو لپیٹ کر اس سے لٹھی کی طرح بنا کر مارے۔
- (۴) جب یہ صورت بھی اصلاح کی کارگر نہ ہو سکے، تو میاں اور بیوی دونوں کے خاندان میں سے ایک ایک آدمی جو نیک بھی ہوں اور سمجھ دار بھی ہوں، دونوں کو بٹھا کر دونوں کے اعتراضات کو غور سے سنیں اور مصالحت کی کوشش کریں۔

اور اگر اس آخری طریقے سے بھی دونوں کے احوال میں بہتری نہ آ سکے، تو پھر شوہر اس کو ایک طلاق پاکی کی حالت میں دے دے، اگر تین ماہ کے اندر کوئی بہتری کی صورت نظر آئے، تو رجوع کر لے، ورنہ تین ماہ کے بعد عورت اس ایک طلاق کی وجہ سے جدا ہو جائے گی، اب وہ عورت عدت گزار کے دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ (آیت نمبر ۳۲)

اللہ تعالیٰ نے معاشرے کی اصلاح اور اس کو سدھانے کا یہ مبارک اصول بتایا ہے اور تین طلاقوں کا بیک وقت دینا معاشرے میں بگاڑ پیدا کرتا ہے۔

حقوق کو ضائع کرنے والے اسباب

یہاں تک تو زوجین سے متعلق حقوق کا بیان تھا، اب یہاں آیت نمبر ۳۶ سے لے کر آٹھویں رکوع تک عمومی حقوق اور ان کو تلف (ضائع) کرنے والے اسباب کا بیان ہوگا، اسی کے ساتھ ساتھ حقوق اللہ کی ادائیگی کا حکم بھی مذکور ہے، کیونکہ انہی حقوق کی ادائیگی سے انسان انسانیت کے دائرے

میں آتا ہے۔ وہ اسباب جو حقوق کی تلفی کا باعث بنتے ہیں، درج ذیل ہیں:

(۱) تکبر: یعنی خود کو بڑا اور دوسروں کو حقیر جاننے کی وجہ سے آدمی حقوق ادا نہیں کرتا۔ (۲۷ نمبر ۳۶)

(۲) بخل مالی: یعنی اپنے مال کی زکوٰۃ اور اسی طرح دیگر واجبی صدقات ادا نہیں کرتا۔

(۳) بخل علمی: یعنی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے، اسے دوسروں تک پہنچانے میں بخل کرتا۔

(۴) ریا کاری۔ (۲۷ نمبر ۳۷)

(۵) ایمان کا نہ ہونا۔ (۲۷ نمبر ۳۸)

خلاصہ رکوع نمبر ۴

نماز کا بیان

اس رکوع کی ابتداء میں امر مصلح، یعنی نماز کا ذکر ہے کہ نماز باجماعت کی بدولت وہ اسباب (جیسے تکبر، بخل اور ریا کاری وغیرہ) جو حقوق کی ادائیگی سے رکاوٹ بنتے ہیں، زائل اور ختم ہو جاتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۴۳)

اسی آیت میں مریضوں اور معذروں کے لیے، یعنی جو پانی استعمال کرنے کی قدرت نہ رکھتے ہوں، تو ان کے لئے تیمم کر کے نماز پڑھنے کی اجازت کا ذکر ہے۔

یہود کی چالبازیوں کا بیان

اس کے بعد یہود اہل کتاب کی شرارتوں، مکاریوں اور منافقت کا ذکر ہے، چنانچہ ان کی شرارتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انہوں نے تورات میں تحریف (تبدیلی) کی اور کلمات کو ان کی مقررہ جگہوں سے ہٹایا، اسی طرح ایک مکر (شرارت، دھوکہ) یہ بھی ہے کہ یہ لوگ ذہینین (ایک سے زیادہ معنوں کا احتمال رکھنے والے) کلمات اور الفاظ کا استعمال کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ ”سمعنا وعصینا“

جس کا ظاہری مطلب تو یہ تھا کہ ہم نے آپ کی بات سنی اور اپنے آباء و اجداد کی نافرمانی کی، مگر ان کی مراد یہ ہوتی تھی کہ ہم نے آپ کی بات سنی بھی اور پھر نافرمانی بھی کی، یعنی بات سن کر ان

سنی کر دی۔ (۲۷ نمبر ۳۶)

پھر توحید کی دعوت دی گئی ہے اور اعراض (توحید کو نہ ماننا) کی صورت میں عذاب الہی سے ڈرایا گیا ہے۔ (۲۷ نمبر ۳۷)

اور آخر میں یہ بتایا کہ شرک ایک ایسا گناہ ہے، جس کی کوئی معافی نہیں۔ (۲۷ نمبر ۳۸)

خلاصہ رکوع نمبر ۵

ابتداء میں اس بات کی خبر دی گئی ہے کہ یہ یہود صرف بغض اور حسد کی بنیاد پر رسالت کا انکار کرتے ہیں، ورنہ آپ کے نبی اور رسول ہونے کو یہ لوگ بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۵۳-۵۴)

اس کے بعد نبی کریم ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ اگر یہ لوگ انکار کرتے ہیں، تو آپ اس کی فکر نہ کریں، کیونکہ یہ ان لوگوں کی پرانی عادت ہے۔ (۲۷ نمبر ۵۵) پھر کافروں کے کفر اور مؤمنین کے ایمان کی جزا کا ذکر ہے۔ (۲۷ نمبر ۵۶، ۵۷، ۵۸)

معاشرے کو مستحکم بنائیں

اس کے بعد آیت نمبر ۵۸ سے لے کر رکوع نمبر ۷۰ تک سیاست مدنیہ، یعنی: ملک داری اور ملک گیری (مستحکم معاشرے کے حصول کے لئے انتظامی امور) کو بیان کیا گیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قانونِ عدل (انصاف) کو اختیار کیا جائے اور قرآن و سنت کی طرف رجوع کیا جائے اور جو قرآن و سنت کے قوانین کو ترک کرے، اس کو سخت سزا دی جائے۔

سب سے پہلے بادشاہوں کو عدل و انصاف کا حکم دیا گیا ہے اور رعیت (عوام) کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان حکام کی فرمانبرداری کریں، ایسے ہی اگر حکومت اور عوام میں کھراؤ ہو جائے تو پھر مجتہدین (علماء دین) کے زیر سایہ قرآن و سنت کی طرف رجوع کیا جائے۔ (۲۷ نمبر ۵۹، ۶۰)

خلاصہ رکوع نمبر ۶

منافقین کے لئے زجر کا بیان

رکوع کی ابتداء میں منافقوں کے لیے زجر کا بیان ہے کہ یہ منافق لوگ اس قدر گھٹیا ہوتے ہیں کہ زبانی دعوے کرتے پھرتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کی رسالت پر اور اسی طرح دیگر تمام انبیاء کرام کی رسالت پر بھی ایمان رکھتے ہیں، مگر جب اپنے منازعات (لڑائی جھگڑوں) میں جہاں حکم (فیصلہ کرنے والا) بنانے کی ضرورت پیش آتی تو یہ وہی طرف رجوع کرتے اور انہیں میں سے کسی کو حکم بناتے، پھر اگر اس کے نتیجے میں کوئی مصیبت پہنچتی تو قسمیں کھا کھا کر کہتے کہ ہماری نیت تو بھلائی کی تھی۔ (۲۷۲-۲۷۳)

پس ان منافقوں کی دو غلطیاں ہیں:

- (۱) نبی کریم ﷺ کی مخالفت۔
- (۲) غلطی کا تدارک نہ کرنا، یعنی اگر اپنی غلطی کا احساس کرتے ہوئے تو بہ کی صورت اختیار کرتے، تو اللہ تعالیٰ بھی معاف کرنے والا اور توبہ کو قبول کرنے والا ہے، مگر یہ لوگ توبہ نہیں کرتے، اس لئے ایسے لوگوں کے لئے سوائے دردناک عذاب کے اور کچھ نہیں۔ (۲۷۴-۲۷۵)

اطاعت حقیقی کی شرائط

اس کے بعد اطاعت کے حقیقی نقشے کو کھینچا گیا ہے کہ اطاعت حقیقی اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی، جب تک درج ذیل شرائط موجود نہ ہوں:

- (۱) آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کو اپنے لیے حکم بنایا جائے۔
- (۲) آپ کے کسی بھی فیصلے کے سامنے انکار نہ کیا جائے۔
- (۳) ہر فیصلہ کو ظاہر و باطن دونوں طرح قبول کیا جائے۔ (۲۷۶-۲۷۷)

خلاصہ رکوع نمبر ۷

فرضیت جہاد اور اس کی علت

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو حکم دیا ہے کہ وہ اسلامی قوانین کو پورا کرنے کی

خاطر تلوار ہاتھ میں لے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد و قتال کرے۔ (۲۷ نمبر ۷۳-۷۴)
پھر فریضیت جہاد کی دو علتوں کو ذکر کیا ہے:

۱۔ اللہ تعالیٰ کے کلمہ کی سر بلندی

۲۔ ضعیفوں اور مظلوموں کی مدد، جو کفار کے ظلم و جبر سے پریشان ہیں۔ (۲۷ نمبر ۷۵)

خلاصہ رکوع نمبر ۸

اسلامی فوج کے آداب

اس رکوع میں اسلامی لشکر کے آداب کا ذکر ہے، چنانچہ درج ذیل آداب کو بیان کیا گیا:

- (۱) اعلان جنگ کے بعد میدان میں نکلنے میں پس و پیش سے کام نہیں لینا چاہیے۔ (۲۷ نمبر ۷۷)
- (۲) نقصان ہونے کی صورت میں وہ نقصان امیر کے سر نہیں تھوپنا چاہیے، بلکہ اس کو کسی بد عملی کا نتیجہ سمجھیں، یا پھر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہے۔ (۲۷ نمبر ۷۸)
- (۳) قیادت کے سامنے ظاہر و باطن ایک جیسا ہونا چاہیے، تاکہ امیر فوجی کی صلاحیت کو دیکھ کر اسے کام سونپ سکے۔

ایسا اقدام نہیں کرنا چاہیے جس سے دشمن کو فائدہ ہو

نیز اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ ہر اس اقدام سے بچنا چاہیے جس سے دشمن فائدہ اٹھائے، چنانچہ اسی لئے منافقین کی اس قدر سازشوں کے باوجود نبی کریم ﷺ نے ان سے صرف اعراض فرمایا اور جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول! انہیں قتل کرادیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی نسبت ہماری طرف ہوتی ہے، لہذا اب اگر میں ان کو قتل کراتا ہوں تو باہر لوگ یہ کہیں گے اپنے ہی ساتھیوں کو مار رہا ہے اور پھر لوگ ہمارے قریب بھی نہیں آئیں گے۔ (۲۷ نمبر ۸۱)

ارباب اقتدار سے خطاب

اس کے بعد اہل ایوان (سربراہان)، اسلامی افواج کو خطاب ہے کہ یہ سب کی ذمہ داری بنتی

ہے کہ سیاسی حالات میں سب سے پہلے حالات کا جائزہ لیں، اس کے بعد اپنا کوئی تجربہ پیش کریں، اور پھر کوئی فیصلہ کریں، اسی طرح ایک قانون بھی بتلا دیا کہ میدان کی خبر اور ملک کے نفع و نقصان کے مسائل ان لوگوں کے حوالے کرنا چاہیے، جو اس کے اہل بھی ہوں۔ (۲۷ نمبر ۸۳)

آخر میں جہاد کی ترغیب دی گئی ہے اور ساتھ ساتھ جہاد کی تبلیغ کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ (۲۷ نمبر ۸۴-۸۵)

(۸۴-۸۵ نمبر ۸۶)

سفارش کے احکام

اگر کوئی کسی مستحق آدمی کی نیک کام میں سفارش کرے گا، تو اجر پائے گا اور اگر غیر مستحق کی، یا کسی گناہ کے کام کی سفارش کرے گا، تو اس کی سزا بھی بھگتے گا۔ (۲۷ نمبر ۸۵)

معاشرت کا ایک اصول

اگر کوئی آپ کو سلام کرتا ہے، تو اس کا جواب اس سے بہتر کلمات میں دو، یا کم از کم وہی کلمات دہرا دو۔ یعنی اگر السلام علیکم کہتے تو جواب میں وعلیکم السلام کہہ دو یا پھر ”ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ کا اضافہ بھی ساتھ کرو۔

خلاصہ رکوع نمبر ۹

منافقین کے تین گروہ

اس رکوع میں منافقین کے تین فرقوں کا ذکر ہے:

(۱) مشرکین مکہ، جنہوں نے مدینہ آکر یہ ظاہر کیا کہ ہم مسلمان ہو کر آئے ہیں، مگر پھر ارتداد اختیار کیا اور اسباب تجارت (تجارت کا سامان) کا بہانہ کر کے دوبارہ مکہ چل دیئے۔

(۲) قوم بنی مدلج

(۳) غطفان، اور بعض روایات میں بجائے ان کے بنی عبدالدار کا ذکر ہے۔

ان تین فرقوں سے متعلق دو احکام کا ذکر ہے:

(۱) صلح نہ ہونے کی صورت میں ان سے جنگ

(۲) صلح ہونے کی صورت میں جنگ بندی۔ (۲۷ نمبر ۸۸-۹۱)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۰

قتل خطا کے احکام

اس رکوع میں قتل خطا (ایسا قتل جس میں قصد و ارادہ نہ ہو) کے احکام کو بیان کیا گیا ہے۔

اگر کسی مسلمان کے ہاتھوں کوئی شخص غلطی سے قتل ہو جائے تو اس کی تین صورتیں ہیں:

(۱) اگر مقتول مؤمن ہے اور دارالاسلام ہی کا باشندہ ہے، تو ایسی صورت میں ایک مسلمان غلام، یا باندی کو آزاد کیا جائے اور پھر دیت بھی مقتول کے ورثاء کو دی جائے۔

(۲) مقتول مؤمن تو تھا، مگر دارالحرب (کافروں کا ملک) کا باشندہ تھا، تو ایسی صورت میں حکم یہ ہے کہ صرف ایک غلام، یا باندی کو آزاد کرانا واجب ہے، دیت نہیں ہے۔

(۳) مقتول کافر تھا، مگر اس کا اسلامی ملک کے ساتھ معاہدہ تھا اور امن لے کر رہ رہا تھا، تو اس صورت کا حکم بھی پہلی صورت جیسا ہے۔

اور اگر غلام یا باندی میسر نہ ہو، جیسا کہ موجودہ دور کی صورتحال ہے، تو قاتل غلام کی جگہ دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے۔ (۲۷ نمبر ۹۲)

کسی بھی کام کو کرنے سے پہلے اس کی تحقیق ضروری ہے

اس کے بعد مسلمانوں کو عمومی حکم دیا گیا ہے کہ وہ کوئی بھی کام ہو، خواہ قتل سے متعلق ہو، یا کسی بھی دوسرے کام سے متعلق ہو، تو اس کو سرانجام دینے سے قبل خوب تحقیق کرنی چاہیے، اسی طرح اگر کوئی ایمان کا اظہار کرتا ہے، تو مال غنیمت کی طلب میں اس سے یہ نہ کہو کہ تم مؤمن نہیں، بلکہ کسی بھی اقدام سے پہلے خوب تحقیق کرنی چاہیے۔ (۲۷ نمبر ۹۳)

اس کے بعد مجاہدین کی غیر مجاہدین پر فضیلت و برتری کو ذکر کیا ہے۔ (۲۷ نمبر ۹۴، ۹۵)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۱

ہجرت کا حکم

اس رکوع میں اس بات کا ذکر ہے کہ مسلمان ہجرت کر کے مرکز کو مضبوط کریں، اگر کسی جگہ رہ کر

اسلامی احکامات پر پابندی ممکن نہیں، تو وہاں دوسری جگہ منتقل ہو جائیں جہاں رہ کر دین پر عمل کر سکیں۔
 رکوع کے آخر میں اللہ رب العزت نے ہجرت کی ترغیب کے ساتھ ساتھ ان امور کا بھی ازالہ فرمایا گیا ہے، جنہیں ہجرت ہا کسی بھی دینی راہ میں رکاوٹ سمجھا جاتا تھا۔ وہ رکاوٹیں درج ذیل ہیں:

(۱) گھر کا خطرہ

(۲) معاش کا خطرہ

(۳) راستے میں مرجانے کا خطرہ

تو اللہ تعالیٰ نے ان تینوں موانع کو رد فرمایا کہ جس نے بھی ہجرت کی، وہ زمین بھی پائے گا، رزق میں کشادگی بھی پائے گا اور اگر راہ میں مر گیا، تو اس کے لیے بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر و ثواب ہے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۱۲

سفر کی نماز

رکوع کی ابتداء میں نماز سفر کا بیان ہے کہ سفر کی حالت میں قصر کر لیا کرو، یعنی اگر ۵.۷۷ کلومیٹر سے زیادہ کی مسافت والے سفر کا آپ نے ارادہ کیا ہے، تو راستے میں ظہر، عصر، عشاء چار رکعت کے بجائے دو پڑھا کریں، اسی کو قصر کہتے ہیں اور اگر آپ کسی جگہ پندرہ دن سے کم مدت کے لئے ٹھہرے ہیں، تو وہاں بھی قصر کریں۔ (۲۴ نمبر ۱۰۱)

خوف کی نماز کا بیان

حالت جنگ کے پیش نظر نماز میں تخفیف کا حکم دیا گیا ہے، جسے صلوٰۃ الخوف کہتے ہیں اور صلوٰۃ الخوف پڑھنے کا طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ (۲۴ نمبر ۱۰۲)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۳

جھوٹے لوگوں کی طرف داری نہ کریں

اس رکوع میں سلطنت (حکومت) اور سیاست مدنیہ کے قانون کا ذکر ہے کہ بلا تحقیق فیصلہ

کرنے میں اظہار رائے نہیں کرنا چاہیے، وگرنہ دھوکہ کھانے کا اندیشہ ہے، جیسا کہ منافق اس واقعے میں دھوکہ دے گئے:

واقعہ یہ ہوا کہ طعمہ نامی ایک منافق نے حضرت رفاعہ ؓ کی چوری کی، کچھ آٹا اور کچھ اسلحہ تھا، جس تھیلے میں یہ سامان تھا، اس کے نیچے سوراخ تھا، جس کی وجہ سے آٹا اس منافق کے گھرتک گرنا چلا گیا، جب اس نے یہ صورت حال دیکھی کہ میرے گھرتک گرا ہوا آٹا میری شناخت کرا دے گا، تو اس نے یہ سامان ایک یہودی زید بن یاسین کے پاس امانت رکھوا دیا، جب صبح کو حضرت رفاعہ ؓ کو چوری کا علم ہوا، تو انہوں نے اپنے بھتیجے حضرت قتادہ ؓ کو تفتیش کے لیے کہا، انہوں نے شواہد کے ذریعے پتہ چلا لیا کہ چوری منافق نے کی ہے، تو انہوں نے سارا واقعہ نبی کریم ؐ کے سامنے پیش کیا، جب منافقوں کو طلب کیا گیا، تو انہوں نے قسمیں کھا کھا کر اپنے بری ہونے کا دعویٰ کیا تو آپ ؐ نے مدعی کو جھٹلا دیا اور طعمہ کو صاف کیا، اس پر ان آیات کا نزول ہوا اور بتایا گیا کہ یہ منافقین جھوٹے ہیں، آپ ان کی طرفداری نہ کریں، اگر آج آپ نے طرفداری کر دی ان کے ظاہری اسلام کی وجہ سے تو قیامت کے دن ان کی کون طرفداری کرے گا؟ ان ظالموں نے تو دہرا جرم کیا ہے، چوری بھی کی اور دوسروں پر چوری کی تہمت بھی لگائی۔ (امت نمبر ۱۰۵-۱۱۲)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۴

یہاں مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ چونکہ گناہوں کے مشورے اور تدبیریں نبی کریم ؐ سے بغاوت ہیں، لہذا اس سے بچو۔ (امت نمبر ۱۱۳)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۵

شیطان شرک کے ذریعے انسان کو گمراہ کرتا ہے

اس رکوع میں یہ بیان فرمایا کہ شرک کے سوا تمام گناہ اللہ چاہے گا تو بخش دیئے جائیں گے، مگر شرک ناقابل معافی جرم ہے اور شیطان لمبی لمبی امیدیں دلا کر تو بہ سے بندے کو ناخبر کراتا ہے، اعمال میں ریا کاری کے دوسے ڈالتا ہے، غیر اللہ کے نام جانور تا مزدکرانے کے خیالات پیدا کرتا ہے، اللہ کی دی

ہوئی خلقت کو تبدیل کر دیتا ہے، مثلاً: مردوں کا عورتوں کی اور عورتوں کا مردوں کی شباهت اختیار کرنا اور مردوں کا ڈاڑھی منڈھوانا وغیرہ بھی اسی زمرے میں آتا ہے، پھر فرمایا کہ جو لوگ ایسے اعمال کرتے ہیں، ان کا ٹھکانہ جہنم ہے، نیز یہ بھی بتایا کہ نجات کا مدار اعمال صالحہ ہیں، محض امیدوں سے کام نہیں بنے گا۔ اور آخر میں یہ بتایا کہ اعمال صالحہ ایمان کی دولت کے بغیر قابل قبول نہیں، نجات نہیں دلوں سکتے۔ (۲۷۲ نمبر ۱۲۲)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۶

ایک وہم کا ازالہ

ما قبل میں یتیموں کے ساتھ عدل و انصاف کرنے کے حوالے سے ایک قانون بتایا گیا تھا، یہاں اس رکوع میں اسی قانون پر مزید روشنی ڈالی گئی ہے اور ساتھ ساتھ ایک وہم کا دفعیہ بھی کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ شاید ما قبل کے حکم سے یہ سمجھا گیا ہو کہ پھر تو یتیم بچی کے ساتھ نکاح کرنا بھی جائز نہ ہوگا، تو اس وہم کو دور کیا گیا کہ نکاح کرنا جائز ہے، مگر ضرورت انصاف کی ہے۔ (۲۷۲ نمبر ۱۲۳) اس کے بعد زوجین کو حکم دیا گیا ہے کہ آپس میں صلح و صفائی کے ساتھ رہیں اور حتی الامکان تفرقہ اور لڑائی جھگڑوں سے اجتناب کریں اور پھر بطور خاص مردوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اگر بیوی سے موافقت نہ ہو سکے تو اسے فارغ کر دو، یہ جائز نہیں ہے کہ طلاق بھی نہ دو اور حقوق بھی ادا نہ کرو اور اسی طرح ایک سے زیادہ ہوں تو ان کے درمیان کامل طور پر اگر مساوات کو قائم بھی کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے، کیونکہ یہ امور غیر اختیار یہ (جو انسان کے اختیار میں نہ ہو) میں سے ہے، مگر ایسا بھی نہ ہو کہ کسی ایک کی طرف اس طرح مائل ہو جاؤ کہ دوسری معلق (الغی) ہو کر رہ جائے اور تم اس کے حقوق بھی ادا نہ کرو۔ (۲۷۲ نمبر ۱۲۸، ۱۲۹)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۷

رکوع کی ابتداء میں بتایا گیا ہے کہ قاضی اور کوہ دونوں کو انصاف سے کام لینا چاہیے۔ (۲۷۲ نمبر ۱۳۵)

(۱۳۵ نمبر ۱۳۵)

اس کے بعد منافقین کو اخلاص کی دعوت دی گئی ہے اور ان کی غلطیوں کی بھی نشاندہی کی گئی

ہے۔ (۲۷۲ نمبر ۱۳۶)

قرآن کریم کا ایک اصول

قرآن پاک کا اصول ہے کہ کوئی جس قدر بھی بے دین ہو، اس کی تمام برائیوں کو واضح کر کے اسلام کی اور توبہ کی دعوت دیتا ہے۔ (آیت نمبر ۱۳۷)

منافق دو قسم کا ہوتا ہے:

- (۱) ایک وہ منافق ہوتا ہے جو اپنے کفر کے اظہار میں بے باک ہوتا ہے، اسلام قبول کر کے بھی کفر کرتا ہے۔
- (۲) دوسرا وہ منافق ہوتا ہے کہ جو ظاہر تو اسلام ہی کو کرتا ہے، مگر اس کے دل میں مخفی کفر ہی ہوتا ہے۔

منافقین کی علامات

- (۱) کافروں سے دوستی رکھتے ہیں۔ (آیت نمبر ۱۳۹)
- (۲) کفار کے پاس اٹھنے بیٹھنے میں عزت سمجھتے ہیں۔ (آیت نمبر ۱۳۹)
- (۳) اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ استہزاء (مذاق اڑانا) کرتے ہیں۔ (آیت نمبر ۱۴۰)
- (۴) مسلمانوں کے مصیبت زدہ ہونے کی آرزو رکھتے ہیں۔ (آیت نمبر ۱۴۱)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۸

- اس رکوع میں ان منافقوں کی مزید علامات کا ذکر ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ چونکہ یہ لوگ اپنی علامات سے واضح ہیں، لہذا ان لوگوں سے مقاطعہ اور بایکاٹ کیا جائے۔
- (۵) پانچویں علامت یہ ہے کہ اپنی دشمنی کو دوستی ظاہر کرتے ہیں۔
 - (۶) نمازوں میں سستی اور کلابلی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ (آیت نمبر ۱۴۲)
 - (۷) ریاکار ہوتے ہیں۔ (آیت نمبر ۱۴۲)
 - (۸) ایمان اور کفر کے بیچ تذبذب (تردد) کا شکار ہوتے ہیں، نہ خود کو مسلمانوں کی طرف منسوب کرتے ہیں اور نہ کافروں کی طرف۔ (آیت نمبر ۱۴۳)

کفار سے ترک موالات کا حکم

اس کے بعد مومنین کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ کافروں سے موالات (دوستی اور تعلق) ترک کر دیں۔ (آیت نمبر ۱۳۴) اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ منافقوں کے اسلام لانے اور نجات پانے کے لیے چند شرائط ہیں:

(۱) تو بہ کر لیں۔

(۲) اپنی اصلاح کریں۔

(۳) اعتصام باللہ، یعنی اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھامیں۔

(۴) اور پھر اخلاص کے ساتھ دین حنیف پر قائم رہیں۔ (آیت نمبر ۱۳۶)

چھٹا پارہ

خلاصہ رکوع نمبر ۱

کوئی کسی کی برائی نہ کرے، یہ غیبت ہے لیکن اگر کسی پر ظلم ہو اور وہ عدالت میں ظالم کے خلاف دعوئی کرے اور شواہد سے اس کو ظالم ثابت کرے تو حرج نہیں ہے، یا کسی مخلص دوست کے سامنے کسی ظالم کے چنگل سے آزادی کے لئے تذکرہ کرے تو بھی حرج نہیں۔

یہود کی بری عادات کا بیان

اس رکوع میں یہود کے باطنی امراض کا ذکر ہے۔

یہود کے چند سرداروں نے نبی کریم ﷺ سے آپ کی نبوت کے ثبوت میں آسمان سے ایک لکھی لکھائی کتاب لانے کا لغو سوال کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے اس سوال اور اس سے پہلے جو سوالات انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیے، ان کا ذکر فرما کر نبی کریم ﷺ کو تسلی دی اور بتایا کہ یہ یہود جو ہمیشہ سے انکار پر آمادہ اور مضر رہے ہیں، آپ کی نبوت کا اقرار کبھی نہیں کریں گے۔ (۲۷۳ نمبر ۱۵۳)

کیونکہ درحقیقت ظلم ان کی فطرتِ ثانیہ، انکار ان کی عادت، حق کشی ان کا وطیرہ (۲۷۴ نمبر ۱۵۵) سو داورنا حق مال کھانا ان کی سرشت بن گئی ہے، جس کی وجہ سے حق بات کو جانتے ہوئے بھی اسے قبول کرنے کی صلاحیت ان میں نہیں رہی۔ (۲۷۵ نمبر ۱۶۱) اور اب اس کے بدلے میں عذاب ان کا منتظر ہے۔ (۲۷۶ نمبر ۱۶۱)

البتہ مسلمانوں کو ان سے یہ سبق لینا چاہیے کہ اپنے دلوں کو یہودیت کے خیالات سے بچائیں، احکام کی خلاف ورزی نہ کریں، تعمیلِ حکم سے دلوں کو منور کرتے چلے جائیں، تاکہ مؤمنین کی صف میں رہیں، جن کے ذکر پر پچھلا رکوع ختم ہوا تھا اور جس پر یہ رکوع بھی ختم ہوا ہے۔ (۲۷۷ نمبر ۱۶۲)

حیاتِ عیسیٰ و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مرزائی، یہودی، عیسائی اور منکرینِ حدیث (جو لوگ حدیث کا انکار کرتے ہیں) اس بات پر متفق ہیں کہ آپ علیہ السلام آسمان پر نہیں اٹھائے گئے، مرزائی

اور اہل قرآن (منکرین حدیث) تو کہتے ہیں کہ فوت ہو گئے ہیں، جبکہ پوری یہودیت اور عیسائیت اس پر متفق ہے کہ آپ ﷺ پھانسی چڑھا دیئے گئے تھے۔

حضرت عیسیٰ ﷺ کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا

جب فلسطین کے یہودیوں نے یہ دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مارنے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے، تو انہوں نے الحاد (دین میں طعنہ زنی کرنا) کا الزام لگا کر مقدمہ دائر کر دیا، یہ یہودی رویوں کے ماتحت تھے اور ان کی اجازت کے بغیر سزا نہیں دے سکتے تھے، جب منظوری ہو گئی، تو آپ کو گرفتار کرنے کی کوشش کی، مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی اور انہی میں سے کسی ایک پر آپ کی شبیہ ڈال دی، جسے ان لوگوں نے حضرت عیسیٰ سمجھ کر پھانسی چڑھا دیا۔

اب دنیا والوں کے سامنے جو تاثر پیدا ہوا اور جو قرآن تھے، وہ یہی تھے کہ آپ پھانسی چڑھا دیئے گئے ہیں، کو ایسا واقعے کی بنیاد ظن (خیال اور گمان جو یقین کا فائدہ نہ دے) پر ہے، اور ظن تو امر (جو یقین کا فائدہ دے) کے درجہ کا نہیں ہوتا، اب چونکہ ان یہودیوں اور نصرانیوں کے عقیدہ کی عمارت ظن پر قائم ہے اور دوسری طرف مسلمانوں کے عقیدہ کی بنیاد یقین پر ہے، کیونکہ مسلمانوں کا عقیدہ قرآن وحدیث سے یقینی طور پر ثابت ہے، اس لئے ان یہودیوں اور نصرانیوں کا عقیدہ سراسر باطل اور جھوٹا عقیدہ ہے۔

مرزائیت اور حیات عیسیٰ ﷺ

مرزائی نے حضرت عیسیٰ ﷺ کے انتقال کا عقیدہ اس لئے گھڑا، کیوں حضرت عیسیٰ ﷺ کے بارے میں جو روایات آئی ہیں، ان روایات کو وہ اپنے لئے ثابت کرنا چاہتا تھا تاہذا جس شخص نے بھی اس قسم کا عقیدہ رکھا، ایک تو اس نے تو امر کا انکار کیا اور دوسرا مرزائیت کو تقویت دی، نیز عقیدہ نص قطعی سے ثابت ہوتا ہے، اس لئے جب آیات قرآنی سے حیات عیسیٰ ﷺ ثابت ہے تو قرآن سے کچھ ثابت نہ ہوگا۔

خلاصہ رکوع نمبر ۲

انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد

اس رکوع میں گذشتہ انبیاء علیہم السلام اور آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد بیان کیا گیا ہے، اور وہ

یہ ہے کہ تا کہ لوگوں پر حجت نام ہو جائے، رسولوں کے آنے کے بعد بھی اگر کوئی نہ مانے، تو پھر اس کے لئے جہنم ہی کا راستہ کھلا ہے۔ (آیت نمبر ۱۶۳)

دین میں غلو نہ کریں

اس رکوع میں دینی معاملات میں غلو کرنے سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ غلو (کمی بیشی) کو یا سنت سے انحراف اور منہ پھیرنا ہے، کیونکہ سنت اعتدال کا راستہ دکھاتی ہے۔ (آیت نمبر ۱۷۱)

نیز رکوع کی آخری آیت میں عقیدہ تسلیت اور عقیدہ تبعیض دونوں کی تردید کی گئی ہے۔

عقیدہ تسلیت

عیسائیوں کے عقیدہ تسلیت سے مراد یہ ہے کہ اکیلا اللہ تعالیٰ ہی معبود نہیں، بلکہ حضرت عیسیٰ اور مریم علیہما السلام بھی معبود ہیں۔

عقیدہ تبعیض

اور بعض عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کے بیٹے یا ملائکہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔

یہاں دونوں عقیدوں کی نفی کی گئی ہے اور وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ ہی اکیلا الہ اور معبود ہے، نہ تو کوئی اس کا مثل ہے اور نہ کوئی اس کی اولاد ہے، جو اس کے ساتھ شریک ہوتی۔

خلاصہ رکوع نمبر ۳

گزشتہ رکوع میں دینی معاملات میں غلو سے منع فرمایا تھا، اب اس پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے یہ بتایا جا رہا ہے کہ دین میں غلو کے تو حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) بھی قائل نہیں تھے، وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا معبود برحق مانتے تھے اور اسی کی عبادت کرتے تھے۔ (آیت نمبر ۱۷۲) اس کے بعد اسلام کی دعوت دی گئی ہے اور اس کو قبول کرنے پر انعامات کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ (آیت نمبر ۱۷۵، ۱۷۶) رکوع کے آخر میں وراثت کا ذکر ہے۔ سورت نساء کی ابتداء میں بھی اور انتہاء میں بھی احکام رعیت (عوام) میں سے وراثت کو ذکر کیا گیا ہے، تا کہ سورت کا اول اور آخر دونوں یکساں ہو جائے۔

سورہ مائدہ

ماقبل سے ربط

سورہ نساء میں سیاست مدنیہ (شہری تہذیب و ثقافت اور تمدن) اور تمدن ہیرالمنزل (گھریلو انتظامات) کے قوانین بیان کئے گئے، پھر چونکہ قوانین میں ممنوعات بھی ہوتی ہیں اور مباحات بھی، تو اب اس رکوع میں ممنوعات اور مباحات کو ذکر کیا جائے گا، لہذا جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حلال اور طیب قرار دیا، وہ مباحات میں داخل ہیں اور جن سے منع فرمایا، وہ سب ممنوعات میں داخل ہیں، اور چونکہ مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ سے عہد ہو چکا ہے، اس لئے اب ان احکامات پر عمل نہ کرنا نقص عہد ہوگا۔

خلاصہ سورت

انتظامی حوالے سے قوانین کی پابندی کے اعلان کے بعد اب مذہبی حوالے سے قوانین کی پاسداری کا بیان ہوگا، یعنی: حلال و حرام کی پابندی کرو اور کراؤ۔

دعویٰ سورت

سورت کا دعویٰ بھی یہی ہے کہ حلال کو حلال جانو اور حرام کو حرام جانو، اللہ کی حرام کردہ کو غیر اللہ کی خاطر حلال مت کرو۔

خلاصہ رکوع نمبر ۴

اس رکوع میں شرک فعلی کا بیان ہے کہ تحریم و تحلیل (حلال و حرام کرنے) میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔

ابتداء میں مسلمانوں کو وعدوں کی پاسداری، حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانے کا درس دیا گیا ہے۔

باہمی تعاون کی بنیاد نیکی اور تقویٰ ہے

ارشاد فرمایا کہ باہمی ایک دوسرے سے تعاون کرتے رہا کرو مگر تعاون کی بنیاد نیکی اور تقویٰ

ہو، اس سلسلے میں اسلام نے اخوت، قومیت، انسانیت کو بنیاد نہیں بنایا بلکہ لفظ نیکی اور تقویٰ تو اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ اگر مسلمان بھی ظلم زیادتی پر مدد طلب کرے تو اس کی مدد نہ کی جائے، آج اگر یہی اصول معاشرے میں زندہ ہو جائے تو باقی اختلافات جس سے ہزاروں جانوں کا ضیاع ہو رہا ہے کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ (۲۷ نمبر ۲)

بعض محرمات کا بیان

اس کے بعد محرمات (وہ چیزیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے) کا بیان ہے کہ خون، مردار، غیر اللہ کے نام ذبح کیا ہوا جانور، وہ جانور جس کو گھلا گھونٹ کر مارا گیا ہو، جو جانور کسی اونچی جگہ سے گرایا گیا ہو، گر کر مرنے والا، سینگ مارا ہوا، سب محرمات میں داخل ہیں، اسی طرح بندوق کا مارا ہوا بھی حرام ہے، البتہ شدید اضطرابی حالت میں جب جان چلی جانے کا خدشہ ہو تو ان حرام اشیاء میں سے بقدر ضرورت کھا سکتا ہے۔ (۲۸ نمبر ۳)

سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۳ کanzol بروز جمعہ ۸ ذی الحجہ ۹ھ میں ہوا، جس کے بعد احکامات تو مکمل ہو گئے اور پھر کوئی نیا حکم نازل نہیں ہوا، البتہ وحی کanzol ہوتا رہا۔

حلال چیزوں کا بیان

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے محملات (حلال چیزوں) کو ذکر کیا ہے کہ تمام پاکیزہ چیزیں حلال ہیں۔

شکاری کتے کا شکار کیا ہوا کب حلال ہے؟

کتے کا شکار کیا ہوا درج ذیل شرائط کے بعد حلال ہے:

(۱) کتے کو شکار کی طرف بھیجتے وقت ”بسم اللہ، اللہ اکبر“ پڑھی گئی ہو۔

(۲) وہ کتا سکھایا ہوا اور سدھارا ہوا ہو۔

(۳) زخمی بھی کرے۔

(۴) خود کتا اس میں سے نہ کھائے۔

(۵) کتے کو اس جانور کے شکار کے لئے چھوڑا گیا ہو۔

حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ چونکہ کتاب اپنے مالک کے ارادے میں اس قدر فنا ہے کہ ملنے پر بھی نہیں کھا رہا، تو کو یا اس کا کاٹنا مالک کا کاٹنا ہوا، جیسا کہ چھری کاٹتی ہے، مگر اس کا کچھ ارادہ نہیں ہوتا تو سب کی نسبت آدمی کی طرف ہوگئی۔

اہل کتاب کا ذبیحہ

یہود و نصاریٰ کا ذبیحہ مسلمان کے لئے حلال ہے، وجہ یہ ہے کہ ان کے نزدیک بھی جو جانور ذبح کیا گیا ہو یا ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیا تو حلال نہیں اور اگر اہل کتاب ذبح کے وقت قصداً بسم اللہ نہ پڑھے تو پھر حلال نہیں۔ (۲۴۵ نمبر ۵) تو قرآن حکیم کے اس حکم کا حاصل یہ ہوا کہ یہود و نصاریٰ کا ذبیحہ مسلمانوں کے لئے اور مسلمانوں کا ذبیحہ ان کے لئے حلال ہے۔

اب رہا یہ معاملہ کہ یہود و نصاریٰ کو اہل کتاب کہنے اور سمجھنے کے لئے کیا یہ شرط ہے کہ وہ صحیح طور پر اصلی تورات و انجیل پر عمل رکھتے ہوں، یا مخرف تورات اور انجیل کا اتباع کرنے والے اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام (علیہ السلام) کو خدا کا شریک قرار دینے والے بھی اہل کتاب میں داخل ہیں؟ سو قرآن کریم کی بے شمار تصریحات سے واضح ہے کہ اہل کتاب ہونے کے لئے صرف اتنی بات کافی ہے کہ وہ کسی آسمانی کتاب کے قائل ہوں اور اس کی اتباع کرنے کے عہد یادار ہوں، خواہ وہ اس کے اتباع میں کتنی گمراہیوں میں جا پڑے ہوں۔

مسئلہ: مرتد یعنی جو اسلام چھوڑ کر دوسرے دین میں داخل ہو جائے اس کا ذبیحہ حلال نہیں۔

مسئلہ: جو شخص نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی اور کو نبی تسلیم کرے اس کا ذبیحہ بھی حلال نہیں۔

مسئلہ: جو لوگ نام کے مسلمان ہیں اور عقیدہ کے اعتبار سے ملحد اور زندیق، ضروریات دین کا انکار کرتے ہیں، قرآن میں تحریف کے قائل ہیں یہ لوگ کافر ہیں، ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں۔ (انوار البیان)

یہودی یا نصرانی لڑکی سے نکاح

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ جب مدائن پہنچے تو وہاں ایک یہودی عورت سے نکاح کر لیا۔

حضرت فاروق اعظم ؓ کو اس کی اطلاع ملی تو ان کو خط لکھا کہ اس کو طلاق دے دو، حضرت حذیفہ ؓ نے جواب میں لکھا کہ کیا وہ میرے لیے حرام ہے؟ تو پھر امیر المومنین فاروق اعظم ؓ نے جواب میں تحریر فرمایا میں حرام نہیں کہتا لیکن ان لوگوں کی عورتوں میں عام طور پر عفت و پاکدامنی نہیں ہے، اس لئے مجھے خطرہ ہے کہ آپ لوگوں کے گھرانہ میں اس راہ سے فحش و بدکاری داخل نہ ہو جائے اور امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے کتاب الآثار میں اس واقعہ کو بروایت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس طرح نقل کیا ہے کہ دوسری مرتبہ فاروق اعظم ؓ نے جب حضرت حذیفہ ؓ کو خط لکھا تو اس کے یہ الفاظ تھے:

آپ کو قسم دیتا ہوں کہ میرا یہ خط اپنے ہاتھ سے رکھنے سے پہلے اس کو طلاق دے کر آزاد کرو کیونکہ مجھے یہ خطرہ ہے کہ دوسرے مسلمان بھی آپ کی اقتدا کریں اور اہل ذمہ اہل کتاب کی عورتوں کو ان کے حسن و جمال کی وجہ سے مسلمان عورتوں پر ترجیح دینے لگیں تو مسلمان عورتوں کے لیے اس سے بڑی مصیبت کیا ہوگی۔

اس واقعہ کو نقل کر کے حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ نے فرمایا کہ فقہ حنفی اسی کو اختیار کرتے ہیں کہ اس نکاح کو حرام تو نہیں کہتے لیکن دوسرے مفسد اور خرابیوں کی وجہ سے مکروہ سمجھتے ہیں اور علامہ ابن ہام رحمہ اللہ نے فتح القدیر میں نقل کیا ہے کہ حذیفہ ؓ کے علاوہ حضرت طلحہ ؓ اور حضرت کعب بن مالک ؓ کو بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا کہ انہوں نے آمیت ماندہ کی بنا پر اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کر لیا تو فاروق اعظم ؓ کو اس کی اطلاع ملی تو سخت ناراض ہوئے اور ان کو حکم دیا کہ طلاق دے دیں۔

(مظہری بحوالہ معارف القرآن)

فاروق اعظم ؓ کا زمانہ ہے، جب اس کا کوئی احتمال نہ تھا کہ کوئی یہودی، نصرانی عورت کسی مسلمان کی بیوی بن کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کوئی سازش کر سکے۔ اس وقت تو صرف یہ خطرات سامنے تھے کہ کہیں ان میں بدکاری ہو تو اس کی وجہ سے ہمارے گھرانے گندے ہو جائیں یا ان کے حسن و جمال کی وجہ سے لوگ ان کو ترجیح دینے لگیں۔ جس کا نتیجہ ہو کہ مسلمان عورتیں تکلیف میں پڑ جائیں۔ مگر فاروقی نظر دور رہیں اتنے ہی مفسد کو سامنے رکھ کر ان حضرات کو طلاق پر مجبور کرتی ہے اور اگر آج کا نقشہ ان حضرات کے سامنے ہوتا تو اندازہ کیجئے کہ ان کا اس کے متعلق کیا عمل ہوتا۔

الغرض قرآن و سنت اور اسوہ صحابہ ﷺ کی رو سے مسلمانوں پر لازم ہے کہ آج کل کی کتابی عورتوں کو نکاح میں لانے سے کلی پرہیز کریں۔

اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم کی حلال کی ہوئی چیز سے کیوں منع کیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ انہوں نے حلال کو حرام قرار نہیں دیا بلکہ امت کی مصلحت کے پیش نظر منع فرمایا، وہ خلفاء راشدین میں سے تھے جن کی اقتداء کرنے کا رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا۔

خلاصہ رکوع نمبر ۵

اس رکوع میں اس بات کا حکم ہے کہ اہل ایمان کے لئے باطنی طہارت کے ساتھ ساتھ ظاہری طہارت بھی بہت ضروری ہے، کیونکہ یہ ظاہری طہارت باطنی طہارت میں معاون ہوتی ہے۔ (۲۷۲ نمبر ۶)

ایفاء عہد اور اس کا عملی ثبوت

پھر اس کے بعد آیت نمبر ۸ سے لے کر آیت نمبر ۱۱ تک اس بات کا ذکر ہے کہ ایفاء عہد (وعدہ پورا کرنا) کے لئے عملی ثبوت پیش کرو، یعنی نماز اور عدل (انصاف) کو قائم کرو، پھر عدل میں تین چیزیں ضروری ہیں:

- ۱۔ قاضی عادل ہو۔
- ۲۔ گواہی صاف ہو۔
- ۳۔ اور کسی شخص یا قوم سے دشمنی کی وجہ سے تم جھوٹی گواہی مت دینا، یا آپ سے گواہی طلب کی جائے تو آپ نہ دو ایسا مت کرنا۔ (۲۷۲ نمبر ۸-۱۱)

خلاصہ رکوع نمبر ۶

اس رکوع میں یہود و نصاریٰ کے نقص عہد (معاهدوں کو توڑنے) اور دعوت اسلام کا ذکر ہے۔ (۲۷۲ نمبر ۱۲-۱۳)

اہل ایمان کو تنبیہ

نیز اس رکوع میں یہود و نصاریٰ کی خامیاں بیان کی گئی ہیں اور ساتھ ساتھ مسلمانوں کو تنبیہ

کیا گیا ہے کہ ان دونوں قوموں نے نقض عہد کیا، اس لئے یہ بھی دیکھ لو کہ ان کا حشر کیا ہوا، لہذا تم ایفائے عہد کرنا اور نقض عہد سے بچنا۔

نقض عہد کے نتائج

- آیت نمبر ۱۳ میں نقض عہد کے نتائج کو ذکر کیا گیا ہے، جو درج ذیل ہیں:
- (۱) لعنت، جس کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے رحمت سے دوری ہو جاتی ہے۔
 - (۲) قساوت قلبی (دل کی سختی)۔
 - (۳) مرض تحریفات (کلام اللہ میں تبدیلی کرنے کا مرض پیدا ہو جاتا ہے)
 - (۴) تعلیمات الہیہ کے ایک بڑے حصے کو پس پشت ڈالنے کا رواج بڑھ جاتا ہے۔
 - (۵) خیانت کے کاموں میں مکمل انہماک ہونے لگتا ہے۔ (آیت نمبر ۱۴)

مسئلہ نور و بشر

آج کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ بشر ہی ہیں لیکن آپ ﷺ کو بشر کہنا نہیں چاہیے، کیونکہ کافر آپ ﷺ کو بشر کہتے تھے، لیکن دیکھنا یہ ہے کہ آپ ﷺ میں خواص کون سے ہیں، بشریت کے خواص ہیں یا نور ہونے کے؟ تو یہ بات بالکل واضح ہے کہ آپ ﷺ میں بشریت کے خواص ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے: ”وجعله نسباً وصہراً“۔ ترجمہ: ”اور اللہ نے نسب اور رشتہ داری قائم کی“۔

اور نبی کریم ﷺ کا بھی خاندان ہے اور خاندان ہونا بشریت کی علامات میں سے ہے، جہاں تک تعلق ہے نور ہونے کا، تو آپ ﷺ اس معنی میں نور ہیں کہ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کے ذریعے امت کو ہدایت دی، جس کی دلیل بعد والی آیت ہے، لیکن آپ ﷺ کی ذات تو انسان ہے، اس لئے کہ تمام انسانی خوبیاں آپ ﷺ میں موجود ہیں، مثلاً کھانا پینا، شادی کرنا اور مصائب چھیلنا، غمگین ہونا وغیرہ۔ (آیت نمبر ۱۵)

خلاصہ رکوع نمبر ۷

اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے نقض عہد کو بیان کیا گیا ہے۔

قصہ یہ ہوا کہ فرعون سے نجات کے بعد حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب ملی، آپ واپس مصر آئے اور کنفرول سنبھالا، جس کے بعد بیت المقدس کو آزاد کرانے کا حکم ہوا کہ جاؤ اور عمالقہ سے اسے آزاد کراؤ، حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے بارہ نقیبوں (خبر دینے والوں) کو حالات کا جائزہ لینے کے لئے روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ واپس آ کر حالات کی خبر مجھے کرنا، قوم کو مت بتانا، مگر سب ہی نے آ کر قوم کو بتا دیا اور ان سے یہ بھی کہا کہ ان لوگوں سے ہمارا مقابلہ مشکل ہے، صرف دو نقیب یوشع اور کالب نے قوم کو نہ بتایا، بلکہ قوم سے یہ کہا کہ تم داخل ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں تمہارا رعب ڈال دے گا، مگر وہ لوگ نہ مانے، جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب کو مسلط کر دیا کہ چالیس سال تک میدان تیہ میں ذلیل و خوار پھرتے رہے۔

موجودہ صورتحال

جب قوم موسیٰ (علیہ السلام) نے اللہ تعالیٰ کے صریح حکم کی مخالفت کی اور کھلی بغاوت کی اور اپنے اوپر ہونے والے تمام احسانات کو بھول گئے، تو اللہ نے ان کو میدان تیہ میں بند کر دیا، 40 سال تک یہ وہاں سرگرداں پھرتے رہے، مگر باہر نکلنے کا راستہ نہ ملا۔ (2مت نمبر ۲۰-۲۱) آج امت مسلمہ نے بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کو چھوڑ رکھا ہے، جس کی وجہ سے غیروں کا تسلط، باہمی اختلافات، معیشت کی تنگی، بد امنی اور دیگر مصائب کے دلدل میں ایسی پھنس چکی ہے کہ خلاصی کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔

خلاصہ رکوع نمبر ۸

یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ قتل اور ڈاکہ زنی بھی نقص عہد کی ایک صورت ہے، لہذا اس کے سامنے چپ مت بیٹھو، بلکہ حسب استطاعت مقابلہ کرو، ورنہ ہائیل کی طرح مارے جاؤ گے۔ (2مت نمبر ۲۷، ۲۸، ۳۳)

حسد ایک خطرناک بیماری ہے

اس رکوع میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حسد ایک بڑی خطرناک چیز ہے، اس کی وجہ سے بھی عہد ٹوٹتے ہیں، جیسا کہ ہائیل نے ہائیل کو حسد ہی کی وجہ سے قتل کیا تھا، یہ کائنات کا سب سے پہلا قتل ہوا تھا۔

میت کو دفن کرنا فطرت کے عین موافق ہے

نیز اس رکوع میں میت کے دفن کا طریقہ بھی مذکور ہوا ہے، یہی طریقہ روز اول سے مسلمانوں میں چلا آرہا ہے اور یہ ایک فطری طریقہ ہے جس کی طرف اسلام نے رہنمائی فرمائی ہے، جبکہ آریہ سماج نے میت کو آگ کے حوالے کیا، جو کہ ایک غیر فطری طریقہ ہے، پھر یہ انسان پیدا بھی تو زمین (مٹی) ہی سے ہوتا ہے، اسی کی امانت ہے، لہذا حوالہ بھی اسی کے ہونا چاہیے، اس کے علاوہ آگ تو ہر جگہ ملتی بھی نہیں، جبکہ مٹی ہر جگہ ہے۔

فرد کا قتل پوری قوم کا قتل ہے

جس نے کسی ایک شخص کو قتل کیا، اس کا جرم ایسا ہے کہ اس نے پوری قوم کو قتل کر دیا اور جس نے کسی ایک کی جان بچائی، کو یا اس نے سب کی جان بچائی۔

ڈکیتی کی سزا

جو لوگ ڈاکہ زنی کرتے ہیں، ان کا جرم اس قدر سنگین ہے کہ کو یا وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کر رہے ہوں، لہذا ان کی سزائیں بھی سخت ہیں:

(۱) اگر ڈاکوؤں نے مال بھی لوٹا اور لوگوں کو قتل بھی کیا، تو سزا یہ ہے کہ ان ڈاکوؤں کو قتل کر کے سولی پر چڑھا دیا جائے۔

(۲) اگر صرف قتل کیا، تو قتل کے بدلے قتل کیا جائے۔

(۳) صرف مال لوٹا، قتل نہیں کیا، تو پھر سیدھا ہاتھ اور اٹنا پاؤں کاٹ دیا جائے۔

(۴) اگر صرف ڈرایا دھمکایا، مال لوٹنے کی نوبت نہیں آئی، تو قید کر دیا جائے، لیکن اگر گرفتاری سے پہلے پہلے توبہ کر لیں اور توبہ کا یقینی ہونا قرآن سے معلوم ہو جائے، تو معافی ہے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۹

اس رکوع کا خلاصہ یہ ہے کہ قوانین کے نفاذ کے لئے جہاد کرنا پڑے گا۔ (۲۴ نمبر ۳۵)

چوری کی سزا

اس کے بعد آیت نمبر ۳۸ میں یہ بتایا گیا ہے کہ چوری اور زنا بھی نفقہ عہد ہے، لہذا ان پر بھی قانون نافذ ہونا چاہیے، چنانچہ چوری کی سزا اور حد ہاتھ کاٹنا ہے، اور یہ بھی بتایا کہ زمین آسمان کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے، جس کو چاہے جو سزا دے اور جس کو چاہے معاف کر دے، کسی کو ان سزاؤں پر اعتراض کا حق حاصل نہیں ہے۔ (آیت نمبر ۴۰)

منافقین کی چاسوسی

تین باتیں مزید ذکر فرمائیں:

۱۔ منافقین جو مسلمانوں کے راز کفار کے سامنے فاش کرتے ہیں اس پر ان کو دونوں جہانوں میں ذلت اٹھانی پڑے گی۔

۲۔ اہل ایمان کو تسلی دی کہ ان حالات سے پریشان نہ ہوں۔

۳۔ غیر مسلم اقوام بھی اگر تمہارے پاس کوئی قضیہ لے کر آئیں تو ان کا فیصلہ بھی اسلام کے مطابق کرو۔ (آیت نمبر ۴۱، ۴۲، ۴۳)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۰

اس رکوع میں یہ بتلایا گیا ہے کہ کتاب اللہ کو پس پشت ڈالنا بھی نفقہ عہد ہے۔ (آیت نمبر ۴۴)

اعضاء میں قصاص کا حکم

اس کے بعد اعضاء میں قصاص کے اجراء سے متعلق ایک قاعدہ بیان کیا گیا ہے، اور وہ قاعدہ یہ ہے کہ جن اعضاء اور ذمہوں میں مماثلت و برابری ہو سکتی ہے، ان میں قصاص ہوگا، اور اگر مماثلت نہ ہو تو تاوان لیا جائے گا۔ (آیت نمبر ۴۵)

اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ یہود کا تو رات کے خلاف فیصلہ کرنا کفر ہے۔

اب تو حال یہ ہے کہ قرآن کریم کے علاوہ تمام آسمانی کتابوں میں تحریف ہو چکی ہے اور احکامات اپنی اصل حالت پر باقی نہیں رہے ہیں، ایسی صورت میں سوائے اسلام کی دعوت کو قبول کرنے

کے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کے کوئی سبیل نہیں رہتی، کیونکہ اسلام ہی وہ واحد دین ہے، جو اپنی تمام تعلیمات کے ساتھ قائم تھا، قائم ہے اور قائم رہے گا۔ (ان شاء اللہ) (۲۷ نمبر ۴۷)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۱

اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہود و نصاریٰ سے دوستی ارتداد کا سبب ہے اور ارتداد کا مطلب اسلام سے منحرف ہونا ہے، یہ بھی نفی عہد کی ایک صورت ہے اور واجب القتل ہے اور بتایا کہ یہود و نصاریٰ تمہارے غیر خواہ کبھی نہیں ہو سکتے، ان میں آپس میں گٹھ جوڑ ہے، اگر کوئی مسلمان ان سے دوستی رکھے گا تو اس کا حشر بھی انہی کے ساتھ ہوگا، یہ لوگ دوستہ کے قابل نہیں، کیونکہ یہ مسلمانوں کی مصیبتوں پر خوش ہوتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۵۶)

اللہ کے محبوب

اگر تم میں کچھ مرتد ہو جاتے ہیں، تو وہ اللہ کا کچھ نقصان نہیں کرتے، یاد رکھو! اگر ایسا ہوا تو اللہ تمہارے بدلے ایسی قوم پیدا کر دے گا جس میں درج ذیل صفات ہوں گی:

- (۱) وہ اللہ سے محبت رکھیں گے اور اللہ ان سے۔
- (۲) مسلمانوں کے سارے میں نرم گوشہ رکھنے والے ہوں گے۔
- (۳) کافروں کے بارے میں سخت رویہ ہوگا۔
- (۴) اللہ کی راہ میں خوب قربانیاں دینے والے ہوں گے۔
- (۵) دین کے معاملے میں کسی کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

یہی اللہ کی جماعت ہے اور اللہ ان کو غالب کرے گا۔

خلاصہ رکوع نمبر ۱۲

اس رکوع میں اس بات کا بیان ہے کہ شعائر اسلام کی توہین، مذاق اور ان کا استہزاء کرنا بھی نفی عہد ہے اور چونکہ یہود و نصاریٰ اس کا ارتکاب کرتے ہیں، اس لئے ان لوگوں سے مقاطعہ

(بایکاٹ) ضروری ہے۔ (۲۷ نمبر ۵۷-۶۶)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۳

مسلمان دین کی اشاعت و تبلیغ سے غافل نہ ہوں

اب اس رکوع میں مسلمانوں کو باخبر کیا جا رہا ہے کہ وہ دین اسلام کی حفاظت اور اس کی اشاعت سے غافل نہ ہوں۔ یہاں خطاب خود نبی کریم ﷺ سے ہے، لیکن ہر زمانے میں اس سے امت کے مبلغین مراد ہیں کہ وہ مبلغ اعظم کے انداز تبلیغ سے سبق لیں اور تبلیغ حق میں ہمیشہ سرگرم رہیں اور توحید باری تعالیٰ ہی کو مرکز یقین بنائے رکھیں، اللہ ان کو ہر فتنے پر غالب کرے گا، خواہ وہ اہل کتاب کی طرف سے ہو، یا کفار کی طرف سے۔ (۲۷ نمبر ۶۷-۷۷)

نصرانیوں کا کفریہ عقیدہ

اس کے علاوہ یہود و نصاریٰ کے نفیض عہد کو اور نصاریٰ کے کفر کو بیان کیا، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا سمجھ بیٹھے، اسی طرح ان میں سے بعض کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تین معبودوں میں سے تیسرے ہیں، یعنی اللہ، حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہا السلام۔ (۲۷ نمبر ۷۸-۸۳) جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی الوہیت کا دعویٰ کیا اور ان نصرانیوں کے عقائد کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ تو اللہ رسول ہیں، ایسے ہی ان کی والدہ صدیقہ ہیں اور دونوں ہی بشر ہیں، کیونکہ دونوں کھانا کھاتے ہیں تو پھر یہ معبود کیسے بن سکتے ہیں؟ (۲۷ نمبر ۸۴-۸۷)

اس کے بعد دین میں زیادتی اور حد سے تجاوز کرنا اور حوس پرستی کو گمراہی اور ضلالت قرار دیا گیا

ہے۔ (۲۷ نمبر ۸۷-۹۷)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۳

نبی اسرائیل کے ملعون ہونے کا سبب

اس رکوع میں ملعونوں اور گمراہوں کی مثال اور پھر مؤمنوں کے اعلان حق کو ذکر کیا گیا

ہے۔ (۲۷ نمبر ۹۸-۱۰۳)

بنی اسرائیل کے ملعون ہونے کا سبب یہ ہوا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے میں جب ہفتہ کا دن والا واقعہ پیش آیا کہ ہفتے کے دن شکار کرنے سے منع فرمایا تو قوم نے ماننے سے انکار کر دیا، جس کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو بندر بنا دیا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں دسترخوان طلب کیا، جب یہ معجزہ ان کو دکھایا گیا، تو انہوں نے پھر نہ مانا، جس کی وجہ سے یہ لوگ خنازیر بنا دیئے گئے۔

نجاشی کا قبول اسلام

ساتویں پارے کی پہلی آیت میں نجاشی شاہ حبشہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جب صحابہ کرام ؓ ہجرت کر کے حبشہ کی طرف روانہ ہوئے اور نجاشی نے آیات قرآنیہ ان حضرات صحابہ ؓ سے سنیں تو رونے لگا اور ایمان لے آیا، جب نجاشی کا انتقال ہوا تو فرشتے آپ ﷺ کے پاس نجاشی کا جنازہ لائے اور آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

القصر رکوع نمبر ۶ سے لے کر رکوع نمبر ۱۴ تک یہود و نصاریٰ کی بد عہدی اور مکاریوں کو خوب

واضح کیا گیا ہے۔

ساتواں پارہ

خلاصہ رکوع نمبر ۱

اس رکوع میں تین باتوں کا تذکرہ ہے:

(۱) غیر اللہ کے نام کی غزو نیا زمانے سے ممانعت

غیر اللہ کے نام پر حلال اشیاء کو حرام اور حرام اشیاء کو حلال نہ سمجھا جائے۔ (آیت نمبر ۸۷، ۸۸)

(۲) قسم کا کفارہ

قسم اور کفارہ قسم کو بیان کیا گیا ہے، کفارہ قسم یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلایا جائے، یا کپڑے پہنائے جائیں اور یا پھر ایک غلام کو آزاد کیا جائے۔ اگر ان تین صورتوں میں سے کسی پر بھی قدرت نہ ہو تو پھر ایسی صورت میں تین دن لگاتار روزے رکھے جائیں۔ (آیت نمبر ۸۹)

قسم کے مسائل

(۱) اگر کوئی آدمی قسم کھالیتا ہے کہ میں فلاں کام کروں گا اور پھر وہ کام نہ کیا تو قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

(۲) قسم ہمیشہ اللہ کے نام کی کھائی جاتی ہے، غیر کے ناموں کی قسم جائز نہیں۔

(۳) اگر گناہ کی قسم کھائی ہے، تو اسے فوراً توڑے اور کفارہ ادا کرے۔

(۳) بعض لغویات کی حرمت

شراب، جو اور تیرہوں وغیرہ کے ذریعے فال نکالنا وغیرہ کی حرمت کا بیان ہے، فال نکالنے کی

سب صورتیں ناجائز ہیں، خواہ طوطے کے ذریعے ہو، یا قرآن کے ذریعے۔ (آیت نمبر ۹۰، ۹۱)

خلاصہ رکوع نمبر ۲

شعائر اللہ کی تعظیم کا بیان

اس رکوع کا حاصل یہ ہے کہ اس میں شعائر اللہ کی تعظیم کا درس دیا گیا ہے کہ حالت احرام میں

شکار کرنا، اس کی طرف اشارہ کرنا اور اسی طرح شکاری کی شکار کی طرف رہنمائی کرنا سب حرام ہے اور

جنایات احرام (جنایات احرام سے مراد وہ امور ہیں، جن کا کرنا احرام باندھنے کے بعد ممنوع ہوتا ہے) میں سے ہے، لہذا ان کے ارتکاب کی صورت میں کفارہ ادا کرنا پڑے گا، البتہ سمندری شکار حلال ہے اور خشکی کا شکار حالت احرام میں حلال نہیں۔ (آیت نمبر ۹۴-۹۵)

خلاصہ رکوع نمبر ۳

یہاں اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ جیسے تفریط (فرائض و واجبات کو ٹھیک سے ادا نہ کرنا) گناہ ہے، ایسے ہی افراط (شرعی حد سے تجاوز کرنا) بھی گناہ ہے، یعنی حرام کو حرام اور حلال کو حلال جانو، کبھی آدمی اپنے آپ کو متنی سمجھنے لگتا ہے اور شک میں پڑ جاتا ہے کہ یہ بھی حرام ہوگا، یہ بھی حرام ہوگا، یہ درست نہیں۔

عقیدہ علم غیب

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے صحابہ ﷺ سے فرمایا کہ پوچھو جو پوچھنا ہے، اس پر لوگوں نے یہ عقیدہ گھڑ لیا کہ نبی کریم ﷺ عالم الغیب ہیں، جواب اس کا یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کا تعلق وحی کے ساتھ تھا۔ ”حسین ينزل القرآن“ کے الفاظ واضح دلالت کرتے ہیں کہ میں وحی سے بتاؤں گا، یعنی جب تک قرآن نازل ہوتا رہے گا، میں بتاؤں گا، یہ وحی سے بتانا علم غیب نہیں کہلاتا۔ (آیت نمبر ۱۰۴)

مسئلہ تقلید

اور کچھ لوگ آیت نمبر ۱۰۴ سے استدلال کرتے ہوئے مسئلہ تقلید کی تردید کرتے ہیں اور یہ ثابت کرتے ہیں کہ تقلید حرام ہے، جواب یہ ہے کہ ایسا اس وقت ہے، جب مقلد یعنی: جس کی تقلید کی جاتی ہو ”لا یعلمون اور لا یہتدون“ ہو، مطلب علم سے بھی کوراہو اور راہ راست پر بھی نہ ہو۔ نیز جب باپ دادا گمراہ ہوں، ہدایت پر نہ ہوں، تو قرآن اس پر رد کرتا ہے، لیکن اگر وہ ہدایت پر ہوں، تو قرآن ان کی تقلید کی ترغیب بھی دیتا ہے، جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ:

”وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي ابْرَاهِيمَ“.... الآیۃ

”میں نے اپنے اباؤ و اجداد (حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب علیہم السلام) کی اتباع

کی۔

اسی طرح ”صراط الذین انعمت علیہم“ کہ ان آیات میں ہدایت یافتہ آباء کی تقلید کی اہمیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ بندہ ہر نماز میں اللہ سے یہ دعا مانگتا ہے کہ اے اللہ! مجھے سیدھا راستہ دکھا اور ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا اور چونکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی ہدایت یافتہ اور انعام یافتہ تھے، اس لئے ان کی تقلید کرتے ہیں۔

گواہ کیسے ہوں؟

اس کے بعد مسئلہ وصیت اور اصلاح شہادت (گواہی) کا ذکر ہے کہ گواہی دو معتبر مسلمانوں کی ہونی چاہیے، لیکن اگر بوجہ مجبوری مسلمان میسر نہ ہوں، تو غیر مسلم کو بھی گواہ بنا سکتے ہیں۔ (آیت نمبر ۱۰۸، ۱۰۹)

خلاصہ رکوع نمبر ۴

انبیاء کرام علیہم السلام کا معجزات دکھانا ان کے معبود ہونے کی دلیل نہیں

اس رکوع کا حاصل یہ ہے کہ معجزات دکھانا دلیل الوہیت نہیں، جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ نے چند معجزات دیکھائے:

(۱) پرندوں کا بنانا اور ان میں روح پھونکنا

(۲) کوڑا اور برص کے مریضوں کو تندرست کرنا

(۳) مردوں کو زندہ کرنا

لیکن ہر معجزے کو ذکر کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ عیسیٰؑ نے یہ سب میری اجازت اور حکم سے کیا، ان کی مرضی سے یہ سب نہیں ہوا، تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ اللہ کے حکم اور ارادے کے محتاج ہیں، لہذا یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرت عیسیٰؑ الہ (معبود) ہیں، یا الہ کا جز ہیں، ہر اسر غلط اور شرکیہ عقیدہ ہے۔ (آیت نمبر ۱۰۹-۱۵)

دستر خوان کا طلب کرنا

پھر بنی اسرائیل کے کہنے پر عیسیٰ (علیہ السلام) نے اللہ تعالیٰ سے کھانے کا بھرپور چٹا ہوا دسترخوان طلب فرمایا، اس واقعے سے بھی یہی بتایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے، وہ کیسے مجبود ہو سکتا ہے؟!

خلاصہ رکوع نمبر ۵

اس رکوع میں دو باتوں کا تذکرہ ہے:

(۱) حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا الوہیت سے انکار کرنا

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) خود برومخشا الوہیت کا انکار کریں گے۔ (۲۷۹-۱۱۸)

(۲) نجات صرف صحیح عقیدہ سے ملے گی

اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ کا اعلان کہ صحیح عقیدہ ہی میں نجات ہے۔ (۲۷۹-۱۱۹)

ایک نکتہ

”رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ“ میں نکتے کی بات یہ ہے کہ صحابی، یا مؤمن کہلانا اتنا آسان نہیں، بلکہ اللہ کی راہ میں بہت سی آزمائشیں آتی ہیں، ضروری ہے کہ ان حالات میں اللہ سے تعلق کو نہ توڑا جائے، کبھی زبان پر شکوہ نہ ہو اور بندہ اللہ کی مرضی پر راضی رہے۔

سورۃ انعام

سورۃ انعام سے پہلے ساری سورتیں مدنی تھیں سوائے سورت فاتحہ کے، اور ان سورتوں میں زیادہ تر احکام کو بیان کیا گیا اور روئے سخن چار فرقوں سے رہا:

(۱) یہود (۲) نصاریٰ (۳) مشرکین مکہ (۴) صابی (بے دین)

ماقبل سے ربط

ماقبل میں اس بات کا بیان تھا کہ عقائد کی درستگی بھی حکومت اسلامیہ کی ذمہ داریوں میں سے ہے، اسی سلسلہ میں سورۃ آل عمران اور ماندہ میں اشکالات کے جوابات دئے گئے اور اب سورۃ انعام

میں شرک فی التصرف (شرک فی التصرف کا مطلب یہ ہے کہ کائنات میں ہونے والی تبدیلیوں اور تغیرات میں غیر اللہ کو اللہ تعالیٰ کا شریک جاننا) اور شرک فعلی (شرک فعلی کا مطلب یہ ہے کہ غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز ماننا) پر رد ہوگا۔

خلاصہ سورت

اس سورت کے دو حصے ہیں:

(۱) کائنات میں تصرف کرنے والا صرف اللہ ہی ہے نہ کہ غیر

(۲) شرک فعلی کی نفی

حصہ اول کو دلائل عقلیہ، دلائل نقلیہ اور وحی جیسے دلائل سے واضح کیا گیا ہے، حصہ اول کا دعویٰ آیت نمبر ۳ میں ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی تصرف کرنے والا نہیں ہے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۶

اس رکوع میں شرک فی التصرف کی نفی اور اس پر دلائل و براہین کو ذکر کیا گیا ہے (آیت نمبر ۶) اور رکوع کے آخر میں تین مختلف سوالوں کے جوابات دئے گئے ہیں:

(۱) قوم کا آپ ﷺ سے صحیفہ کا مطالبہ کرنا

ہم آپ پر اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے، جب تک آپ ہمیں کوئی ایسا صحیفہ نہ دکھادیں جس میں آپ کا برحق ہونا مکتوب ہو، جواب دیا گیا کہ اگر ایسا بھی کر لیا جائے، جب بھی یہ اس مکتوب کو چھونے کے بعد کہیں گے کہ یہ سحر اور جادو ہے۔ (آیت نمبر ۷)

(۲) فرشتوں کے نزول کا مطالبہ

دوسرا سوال یہ تھا کہ اگر تم سچے رسول ہو، تو تمہارے ساتھ فرشتے کیوں نہیں ہیں؟ جواب دیا گیا کہ جو قوم منہ مانگے معجزات طلب کرے اور پھر وہ معجزات عطا کئے جانے پر ان معجزات کو نہ مانے، تو وہ قوم برباد کر دی جاتی ہے، اس لئے فرشتے نازل نہیں کئے، کیونکہ تمہاری نیت بھی ماننے کی ماننے کی نہیں ہے۔ (آیت نمبر ۸)

(۳) قوم کا اعتراض کہ رسول بشر نہیں ہوتا

اگر سچا رسول ہوتا تو بشر نہ ہوتا؟ بلکہ کوئی فرشتہ ہوتا، جواب دیا گیا کہ اگر فرشتہ بھی ہوتا، تب بھی اسے انسانی شکل ہی میں مبعوث کرتے، کیونکہ اگر فرشتے کو رسول بنا کر بھیجتے، تو اس کی جنس دوسری ہونے کی وجہ سے تم اس سے دین نہ سیکھ سکتے، پھر تم کہتے کہ یہ تو فرشتہ ہے، نہ کھاتا ہے، نہ پیتا ہے، نہ آرام کی اسے ضرورت ہے، اگر اس نے دین پر عمل کر لیا، تو کیا ہوا! ہمارے ساتھ تو ضروریات لگی ہوئی ہیں، اس لئے ہم نے رسول انسان بھیجا، تا کہ وہ تمہارے لئے نمونہ بن سکے، کیونکہ اس کی بھی وہی ضروریات ہیں، جو تمہاری ہیں۔ (آیت نمبر ۹)

خلاصہ رکوع نمبر ۷

اس رکوع میں بھی حسب سابق تصرفات میں شرک کی نفی پر دلائل و براہین بیان کئے گئے ہیں، مثلاً:

(۱) آسمان وزمین میں بادشاہت اللہ تعالیٰ کی ہے۔

(۲) وہی ان دونوں اور دیگر تمام چیزوں میں متصرف ہے۔

(۳) نفع اور نقصان کا مالک صرف اور صرف وہی ہے۔

(۴) اسی نے قرآن اتارا ہے۔ (آیت نمبر ۱۱-۱۸)

اور آخر میں ان سے سوال کیا گیا ہے کہ کیا اب بھی ان دلائل و براہین کے بعد تمہاری عقل اس بات کو ماننی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود بھی ہے؟ جبکہ خود خدا اور گزشتہ کتابیں کواہ ہیں کہ الوہیت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، اگر اب بھی تم اپنی ہٹ دھرمی پر مصر ہو تو ہم تم سے براءت کا اعلان کرتے ہیں۔ (آیت نمبر ۱۹، ۲۰)

خلاصہ رکوع نمبر ۸

اہل کتاب کے ایمان نہ لانے کا سبب

گذشتہ آیت میں بتایا گیا تھا کہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) نبی آخر الزمان کو خوب پہچانتے ہیں،

لیکن ان کا حسد، کینہ اور حب جاہ (دنیا کی محبت) انہیں رسول کریم ﷺ پر ایمان لانے کی طرف راغب نہیں ہونے دیتا، اس رکوع میں انہی بد نصیبوں کا ذکر ہے، جو اللہ پر افتراء (جھوٹ باندھا) کرتے ہیں اور حق اور مظهر حق (حق کو ظاہر کرنے والا) کو جھٹلاتے ہیں اور ساتھ ساتھ ان لوگوں کی حسرت و ندامت کا ذکر ہے کہ برومحشر اپنے کئے پر افسوس کریں گے، مگر اس وقت سب بے سود ہوگا۔ (آیت نمبر ۲۱-۳۰)

خلاصہ رکوع نمبر ۹

اہل کتاب کے ایمان نہ لانے کے اسباب پر مزید روشنی

ابتداء میں حسب سابق یہ بتایا گیا ہے کہ یہ لوگ برومحشر افسوس کا اظہار کریں گے، مگر سب بے سود ہوگا، کیونکہ جن لوگوں نے قیامت کا انکار کیا، انہوں نے اللہ کا انکار کیا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے ایسا کیوں کیا؟ تو جواب یہ ہے کہ کیونکہ ان لوگوں پر دنیاوی زندگی اور عیش و عشرت غالب تھی اور یہ لوگ اسی دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے تھے، تو جس طرح ان اہل کتاب کا اس بات پر حسد کہ یہ نبی ہم میں سے کیوں نہیں بنا، ایمان قبول کرنے سے مانع (رکاوٹ) تھا، اسی طرح ان کے دلوں میں لمبی دنیا کی محبت اور دنیاوی عیش و عشرت بھی ایمان قبول کرنے سے مانع تھی۔ (آیت نمبر ۳۱-۳۲)

پھر نہایت محبت بھرے انداز میں نبی کریم ﷺ کو تسلی دی گئی ہے۔ (آیت نمبر ۳۳-۳۵)

رکوع کے آخر میں خود ان کافروں کی تسلیم کردہ دلیل کو بیان کیا گیا کہ یہ تو خود تم لوگ بھی تسلیم کرتے ہو کہ مشکل کے وقت تم لوگ اللہ ہی کو پکارتے ہو، اس لئے یہ بھی مان لو کہ کائنات کا مدبر اور عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ (آیت نمبر ۱۴)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۰

پہلے اصلاح پھر عذاب

یہاں اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب کوئی قوم یا فرد اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے پہلے تکالیف میں مبتلا کرتا ہے، مثلاً فقر، مرض اور خوف وغیرہ، تاکہ ان حالات کو دیکھ کر بندہ

اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے، مگر جب ان تمام حالات کو وہ امتحان نہیں سمجھتا اور نہ سمجھنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوب مال کی فراوانی کر دیتا ہے، مگر پھر بھی یہ شکر نہیں کرتا اور اللہ کی طرف نہیں پلٹتا تو پھر اچانک ایسی زبردست پکڑ آتی ہے، جس سے نکلنے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی، ہر آدمی پر یہ حال آتا ہے، اس لئے عبرت حاصل کریں۔ (۲۷-۲۸ نمبر)

مشرکین کے سوالات کا مسکت جواب

اس کے بعد مشرکوں کے تین سوالوں (اگر یہ سچا رسول ہے تو ساتھ کوئی خط (صحیفہ وغیرہ)، یا فرشتہ کیوں نہیں آیا، یا پھر یہ بشر کیوں ہے؟) کا بہترین جواب دیا گیا ہے کہ ہم رسولوں کو اس لئے مبعوث نہیں کرتے کہ وہ لوگوں کے لئے ان کی فرمائش کے مطابق معجزات ظاہر کرتے رہیں، وہ سب غیر مختار (ان کے پاس اختیارات نہیں) ہیں۔ (۲۸ نمبر)

مزید سوالات اور ان کے جوابات

اس کے بعد مزید تین سوالوں کے جوابات دیئے گئے ہیں:

(۱) اگر یہ سچا رسول ہوتا، تو کچھ سونے کے کنگھن استعمال کرتا

(۲) یا پھر غیب کا علم رکھتا

(۳) یا پھر نہ کھاتا، نہ پیتا۔

جواب دیا گیا کہ نہ تو میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، نہ مجھے غیب کا علم ہے اور نہ ہی میں کوئی

فرشتہ ہوں، جو نہ کھاسکوں اور نہ پیسکوں۔ (۲۹ نمبر)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۱

اس رکوع میں دو باتوں کا تذکرہ ہے:

اہل ایمان کی تربیت کا حکم

(۱) حکم دیا گیا ہے کہ مکرمین حق سے اعراض کیا جائے اور جن کے دلوں میں خوف خدا ہے اور وہ حشر نشتر

پر بھی یقین رکھتے ہیں، آپ ان کی طرف رجوع کریں اور انہیں گناہوں سے بچنے کی ترغیب دیں اور اگر ان سے کوئی غلطی ہو جائے تو ان سے توبہ کرائیں، اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔ (۲۷ نمبر ۵۴-۵۳)

انبیاء علیہم السلام کی معیت کے مستحق لوگ

(۲) انبیاء کرام علیہم السلام کی معیت کے مستحق لوگ توحید والے ہیں۔

ان باتوں کا حاصل یہ ہے کہ بعض سرداروں نے یہ کہا تھا کہ ہم آپ کی بات سننا تو چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس یہ غریب اور نیچے درجے کے لوگ بیٹھے ہوتے ہیں، ہم ان کے برابر نہیں بیٹھ سکتے، اس پر یہ آیت اتری کہ خدا کے طالب اگر چہ غریب ہیں، مگر ہم انہی کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۵۲)

عقیدہ اہل سنت والجماعت

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کچھ واجب نہیں، بندہ جتنی نیکی کرے، مگر جنت میں داخل کرنا اللہ تعالیٰ کا احسان ہے، جبکہ معتزلہ (ایک گمراہ فرقہ) کہتے ہیں کہ واجب ہے اہل سنت والجماعت ایسے الفاظ ”کتاب ربکم علی نفسہ الرحمۃ“ کہ تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت کو واجب کر دیا اس لفظ کا معنی ”تفضل“ یعنی یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، کے ساتھ کرتے ہیں۔

خلاصہ رکوع نمبر ۱۲

اس رکوع میں درج ذیل امور کا بیان ہے:

(۱) کافروں سے بایکاٹ (۲۷ نمبر ۵۶)

(۲) مختار کل ہونے کی نفی، یعنی عذاب دینا انبیاء علیہم السلام کے ہاتھ میں نہیں۔

(۳) اثبات الغیب لذاتہ، یعنی غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

ایک نکتہ

مفتاح، مفتاح کی جمع ہے اور مفاتیح، مفاتیح کی جمع ہے اور مطلب یہ ہے کہ جب خزانے کی چابی

ہی اللہ کے پاس ہے، تو پھر بھلا خزانے تک کوئی کیسے پہنچ سکتا ہے؟ معلوم ہوا کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ (آیت نمبر ۵۹)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۳

اتمام حجت کا بیان

یہاں اس بات کا ذکر ہے کہ اسلام پر اعتراض کرنے والوں ہر اتمام حجت (یعنی حجت اور دلیل کو پورا کرنا، اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام لوگوں کو دین اسلام کی طرف دعوت دی جائے، تاکہ کل قیامت کو یہ بہانہ نہ کر سکیں کہ ہمیں تو اسلام کی دعوت ہی نہیں دی گئی) کیا جائے، کیونکہ یہ لوگ اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکتے۔ (آیت نمبر ۱۰-۷۰)

عذاب دنیا کی مختلف صورتیں

آیت نمبر ۶۴ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ امت پر عذاب کی بھی صورت ہوتی ہے کہ جب لوگ اللہ کے احکامات سے روگردانی کرنے لگیں، تو اللہ کا عذاب مختلف صورتوں میں آتا ہے:

(۱) اوپر سے عذاب آتا ہے اس مراد وقت پر بارشوں کا نہ ہونا یا شدید ہونا ہے اور بعض مفسرین نے یہ مراد لیا کہ اوپر سے عذاب سے مراد حکمرانوں کا ظلم ہے۔

(۲) اور نیچے سے عذاب زلزلوں کی صورت میں آتا ہے، یہ بھی مراد ہے کہ ماتحت لوگ خیانت کرنے والے بن جاتے ہیں۔

(۳) آپس میں دست و گریباں ہو جاتے ہیں، قتل و غارت شروع ہو جاتی ہے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۱۴

اس رکوع میں مسلمانوں کے جذبہ ایمانی، تلاش حق اور اسلام کو عام کرنے کی تمناؤں کا تذکرہ ہے، اس میں حضرت امیر الہدٰی (علیہ السلام) کا بھی تذکرہ ہے کہ انہوں نے کس جذبہ ایمانی کے ساتھ لوگوں کو توحید کی دعوت دی اور ستاروں، چاند اور سورج کے معبود ہونے کی نفی پر دلائل قائم کئے، مثلاً: فرمایا:

میری قوم! فرض کرو، یہ چاند یا سورج یا ستارے میں سے کوئی میرا معبود ہو، لیکن جب یہ چھپ جائیں تو پھر میں کس کو پکاروں گا؟ یہ سب کے سب زوال پذیر ہیں تو پھر میں اسی اللہ کو ہی معبود بناؤں گا، جو ان سب کا اور زمین و آسمان کا خالق ہے۔ (۲۷: ۸۲-۸۴)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۵

اس رکوع میں ۱۸ انبیاء کے نام لے کر اور باقی تمام انبیاء علیہم السلام کا ضمنی اور اجمالی طور پر تذکرہ کیا گیا ہے، جنہوں نے دلائل کے ذریعے اپنی اپنی قوموں کو سمجھایا۔ (۲۷: ۸۲-۸۴)

شرک تمام اعمال کو ضائع کر دیتا ہے

اور پھر یہ اصول بتایا گیا کہ نیکیاں جس قدر بھی ہوں، اگر ان کے ساتھ شرک کی ذرا سی بھی آمیزش ہوگی تو سارے اعمال حبط اور ضائع ہو جائیں گے۔ (۲۷: ۸۸)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۶

ایک اشکال اور اس کا جواب

اہل کتاب کا یہ اشکال تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان پر کوئی شے نازل نہیں کی اور چونکہ آپ بھی بشر اور انسان ہیں، اس لئے آپ نبی نہیں ہو سکتے؟ جواب یہ دیا گیا کہ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام بشر نہیں تھے اور کیا ان پر تو رات کو نازل نہیں کیا گیا؟ تم خود بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بشر تھے اور ان پر تو رات کو نازل کیا گیا تو پھر یہاں آ کر تم کیوں ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہو؟ (۲۷: ۹۲)

قرآن کریم پر ایمان لانے کی ترغیب

اس کے بعد قرآن کریم کی صفات ذکر کی گئی کہ یہ کتاب بڑی ہامد کتاب ہے اور سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور پھر اس کتاب پر ایمان لانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ (۲۷: ۹۳)

قرآن پر ایمان نہ لانے پر وعید

اور آخر میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس وحی الہی کا انکار کرنا، یا اپنی طرف اس کی نسبت کرنا یہ سب

سراسر ظلم، خود کو ہلاکت اور مبادی میں ڈالنا ہے۔ (۲۷ نمبر ۹۷)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۷

اللہ کو پچانا اور شرک مت کرو

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنی قدرت کاملہ کی طرف اپنی نشانیوں کو بیان کر کے متوجہ کیا ہے، تاکہ اللہ کے بندے ادھر ادھر نہ بھٹکیں اور اس کے ہو کر رہیں، ان نشانیوں سے اسے پچھانیں اور اس پاک ذات کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھرائیں۔ (۲۷ نمبر ۹۷-۱۰۰)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۸

صفات باری تعالیٰ اور عقیدہ توحید

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ کی صفات کمال، اللہ کے علم، اللہ کے ادراک و لطافت اور اللہ کی قدرت کاملہ کا بیان ہے، تاکہ عقیدہ توحید دلوں میں راسخ ہو جائے۔ (۲۷ نمبر ۱۰۱-۱۰۳)

معبودان باطلہ کو گالم گلوچ کرنے سے ممانعت

دوسرے نمبر پر شامتت معبودان باطلہ، یعنی ان کے معبودان باطلہ کو گالم گلوچ کرنے سے منع فرمایا گیا ہے، کیونکہ اگر تم ان کے معبودان باطلہ کو گالی دو گے، تو وہ لوگ بھی بے ادبی اور جہالت میں اللہ کو گالی دیں گے، لہذا دیگر غیر مسلم اقوام کے مذہبی پیشواؤں کو برا نہیں کہنا چاہیے، خواہ وہ کتنے ہی برے کیوں نہ ہوں، تاکہ فرضہ میں آکر اللہ اور اس کے رسول کی توہین نہ کریں۔ (۲۷ نمبر ۱۰۸)

ایمان قبول نہ کرنے کی وجہ اور مہر جباریت

اور آخر میں یہ بتایا گیا یہ لوگ ایسے بد بخت ہیں کہ اگر معجزات دیکھ بھی لیں، تب بھی ایمان نہ لائیں، کیونکہ اول مرتبہ ایمان نہ لانے کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر جباریت لگ چکی ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۰۹)

آٹھواں پارہ

خلاصہ رکوع نمبر ۱

من مانی نشانیوں کا مطالبہ کرنا شیطانی دوسرہ ہے

یہاں ایک تو یہ بتایا گیا ہے کہ آیات مقررہ (من مانی نشانیوں) کا مطالبہ شیطانی دوسرہ ہے، لہذا آپ اپنے ایمان پر قائم رہیں، کیونکہ یہ لوگ ایمان نہ لانے کے ارادے کے باوجود بلاوجہ فرمائش کرتے ہیں۔ (۲۷۷-۱۱۱)

یہاں تک سورت کا ایک حصہ مکمل ہوا، جس میں شرک فی انصراف (شرک فی انصراف سے مراد کائنات میں رونما ہونے والی تبدیلیوں اور تغیرات میں غیر اللہ کو متصرف جاننا) کا بیان تھا اور اب سورت کے دوسرے حصے کی ابتداء ہے، جس میں مقصود شرک فعلی (شرک فعلی سے مراد غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز ماننا) پر در کرنا ہوگا۔

یہاں تک بیان کر دی دلائل کا حاصل یہ تھا کہ مدبر کائنات صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اب یہ بتایا جا رہا ہے کہ جب مدبر کائنات اللہ تعالیٰ ہے، تو پھر اس کی حلال کردہ کو حرام اور حرام کردہ کو حلال نہ جانو اور چونکہ عبادت کا مستحق وہی اللہ ہے اور یہ بھی عبادت کا ایک حصہ ہے، اس لئے شرک فعلی کا ارتکاب کر کے اس کی عبادت سے روگردانی مت کرو۔ (۲۷۷-۱۱۸)

خلاصہ رکوع نمبر ۲

گذشتہ رکوع میں شیطان جن کے مکرو فریب کا تذکرہ تھا، اب شیطان انس (انسان) کے مکرو فریب کا بیان ہے۔

مؤمن اور کافر کی مثال

اس رکوع میں مؤمن اور کافر کی مثال دی گئی کہ مؤمن ہدایت پر چل کر ایسا ہے جیسا کہ اس کے پاس چراغ ہے، اس کی روشنی میں لوگوں کے درمیان چلتا ہے اور کافر اندھیرے میں پڑا ہوا ہے۔ (۲۷۷-۱۲۲)

دین داری میں رکاوٹ کا سبب

سرمایہ دار اور عہدے دار لوگ ہمیشہ دین میں رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں، چونکہ دین کی وجہ سے ان کی دنیاوی چودھراہٹ متاثر ہوتی ہے ایسے لوگ ہمیشہ دین کا مذاق اڑاتے ہیں۔ (آیت نمبر ۱۲۳-۱۲۴)

اسلام کے لئے کشادہ سینہ

اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت سے نوازتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے حدیث میں ایسے دل کی تین علامات بیان کی گئی:

- (۱) ”الانابة الى دار الخلود“ یعنی آخرت کی طرف رغبت اختیار کرنا،
- (۲) ”والتجافي عن دار الغرور“ دنیا سے بے رغبتی پیدا ہو جائے،
- (۳) ”و الاستعداد للموت قبل و رد الموت“ موت سے قبل موت کی تیاری کرنا۔ (آیت نمبر ۱۲۵-۱۲۶)

اہل مکہ کی طرف سے مسلمانوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ

مکہ والوں نے مشورہ کیا کہ مسلمانوں کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے، لہذا ان سے مکمل سوشل بائیکاٹ کیا جائے، چنانچہ اہل مکہ نے بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب دونوں خاندانوں کے ساتھ تمام تر روابط اور تعلقات ختم کر دیئے، نہ ان سے مناکحت (شادی بیاہ) کرتے اور نہ ہی خرید و فروخت، یا کوئی اور معاملہ کرتے اور پھر اسی پر بس نہیں، بلکہ مسلمانوں کو شعبہ آبائی طالب میں محصور کر دیا اور ان پر کھانے پینے کی اشیاء بھی بند کر دیں۔ (آیت نمبر ۱۲۳-۱۲۴)

خلاصہ رکوع نمبر ۳

مشرکین کے شرکیہ اعمال اور ان میں رائج ایک نہایت قبیح رسم

اس رکوع میں مشرکین کے شرکہ اعمال کا بیان ہے، جیسے ان لوگوں کا غیر اللہ کے نام پر جانوروں کو چھوڑ دینا، ان سے نفع حاصل نہ کرنا، جانوروں کو ذبح کرنا، حتیٰ کہ ان لوگوں میں ایک بری رسم یہ بھی تھی کہ جس کے دس بیٹے ہو جاتے، تو ان میں سے ایک کو اپنے معبودوں کے نام پر ذبح کر لیتے

اور اگر کسی کے ہاں بیٹی پیدا ہو جاتی تو اس کو زندہ درگور کرتے، تاکہ کوئی داماد نہ بنے۔ (۲۷ نمبر ۱۳۶-۱۳۹)

بعثت رسول کی اہمیت کا بھی ذکر کیا گیا، تاکہ یہ نہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی امت کو بغیر بعثت رسول کے ہلاک کر دیا ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۳۹-۱۴۱)

خلاصہ رکوع نمبر ۴

حلال و حرام کے مالک کے ساتھ شرک مت کرو

اس رکوع میں شرک فعلی کے رد میں دلائل عقلیہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات عالی ہی ہے جس نے ان باغوں، درختوں، پھلوں، پھولوں اور ان چوپایوں کو پیدا کیا، پھر ان چوپایوں کو تمہارے لئے حلال قرار دیا، پھر بھلا تم اس کی حلال کردہ چیزوں کو خود پر حرام کر کے شرک کیوں کرتے ہو؟ (۲۷ نمبر ۱۴۱-۱۴۲)

اور پھر ان مشرکوں سے دلیل کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ اگر تم اس شرک میں سچے ہو، تو پھر دلیل لاؤ، جس کی بنیاد پر تم یہ سب کچھ کرتے ہو۔ (۲۷ نمبر ۱۴۳-۱۴۴)

خلاصہ رکوع نمبر ۵

مشرکین کی تحریمات خود ساختہ ہیں

اس رکوع میں مشرکین سے یہ کہا گیا ہے کہ ہماری تحریمات منقولی (یعنی جن چیزوں کو ہم حلال یا حرام کہتے ہیں، تو وہ ہم اپنی طرف سے نہیں کہتے، بلکہ وہ چہرے اللہ تعالیٰ کی جانب سے حلال یا حرام کردہ ہیں اور شریعت میں ان کا بیان بھی موجود ہے) ہیں، اور تمہاری تحریمات منقول نہیں، بلکہ تمہاری خود ساختہ ہیں، ہم جن چیزوں کو حلال، یا حرام قرار دے رہے ہیں، ان کا بیان شریعت میں موجود ہے اور ہم اس کی علت بھی بیان کرتے ہیں، مگر تمہارا حال ایسا نہیں، لہذا صرف انہی تحریمات کا اعتبار ہوگا، جن کا بیان شریعت اسلامیہ میں موجود ہوگا، مثلاً مردار، بہتا خون، خنزیر اپنے تمام اجزاء کے ساتھ اور اسی طرح غیر اللہ کے نام نامزد کیا ہوا مال اور جانور حرام ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۴۵-۱۴۶)

اللہ تعالیٰ رحیم بھی ہے اور عزیز بھی

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی صفت رحمت اور صفت جلال دونوں کا تذکرہ ہے کہ اگر اللہ رحیم ہے اور عذاب دینے میں کسی حکمت کی وجہ سے تاخیر کر رہا ہے، تو اس بات سے غافل مت رہو کہ وہ عزیز بھی ہے اور کسی بھی وقت عذاب دے سکتا ہے۔ (آیت نمبر ۱۴)

مشرکین کے ایک اعتراض کے تین مسکت جوابات

پھر ان مشرکوں کے ایک اعتراض کا جواب دیا گیا ہے، ان کا اعتراض تھا کہ اگر اللہ کی مشیت (مرضی) نہ ہوتی، تو ہم اور ہمارے آباؤ اجداد شرک نہ کرتے اور نہ ہی چیزوں کو حرام کرنے کے مرتکب بنتے۔

(۱) جواب یہ دیا گیا کہ تم اپنے اس دعوے میں جھوٹے ہو، اگر اللہ کی مشیت اسی میں ہوتی، تو اللہ تعالیٰ تمہاری ہدایت کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث ہی کیوں فرماتا؟ انبیاء اور رسل تو تمہاری طرف تمہاری رشد اور رہنمائی کے لئے فرمائے گئے تھے۔

(۲) دوسرا جواب یہ دیا کہ زبانی دعوے مت کرو، اگر کوئی عقلی، یا نقلی دلیل ہے تو پیش کرو۔

(۳) مشیت میں رضا کا ہونا ضروری نہیں، کیوں کہ اگر مشیت میں رضا مندی بھی ہوتی، تو ان مشرکوں کے آباؤ اجداد کی بیخ کنی نہ ہوتی۔

اللہ کی مشیت اصل ہے

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادہ ہوتا ہے تو کام ہوتا ہے، مگر اس کے ساتھ ساتھ بندے کی مشیت اور ارادہ بھی ضروری ہے، جیسا کہ آپ نے سوچا کہ آج فلاں جگہ جانا ہے، آپ سے کسی نے پوچھا کہ کہاں جانا ہے، آپ نے بتا دیا، اب اس سائل کا بھی جانے کا ارادہ ہے، مگر آپ کے ارادے کے تابع ہے، جو آپ کے دل میں ہے، وہی اس کے دل میں بھی ہے، مگر وہ بھی اپنے ارادے میں مجبور نہیں، اسی طرح بندے اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے، بندہ اللہ کے ارادے کے ساتھ مجبور نہیں، بلکہ بااختیار ہے، لیکن جب سرکشی کرے گا تو پھر اللہ تعالیٰ جو فیصلہ کرے گا، اس میں مجبور ہو جائے گا۔ (آیت نمبر ۱۴۸-۱۵۰)

خلاصہ رکوع نمبر ۶

نبی اکرم ﷺ کی وصیت

اس رکوع میں ان دس بنیادی نصیحتوں کو ذکر فرمایا جو تمام شریعتوں میں زیر عمل رہیں اور ہر نبی نے امت کو ان باتوں کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جو آدمی یہ چاہتا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی مہر شدہ وصیت پر عمل کرے، تو اسے چاہیے کہ ان دس باتوں کو پڑھ لے:

(۱) شرک نہ کرو۔

(۲) والدین کے حسن سلوک کرو۔

(۳) اولاد کو فقر و فاقہ کے ڈر سے قتل مت کرو، کیونکہ ہم تمہیں بھی کھلائیں گے اور تمہاری اولاد کو بھی۔

(۱) اعتبار سے موجودہ زمانے کی منصوبہ بندی بھی اس میں داخل ہے۔

(۴) بے حیائی، یعنی زنا اور اس کے تمام اسباب کے قریب بھی مت جانا۔

(۵) کسی کو ناحق قتل مت کرنا۔

(۶) یتیم کے مال کو دبانے کی کوشش مت کرنا، بلکہ اس کے بالغ ہونے تک اس کے مال کی حفاظت کرنا۔

(۷) تاپ تول میں انصاف سے کام لینا۔

(۸) سچ بات کہنا، اگرچہ وہ قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

(۹) میرے دین کی اتباع کرنا۔

(۱۰) اختلاف اور امتیاز میں نہیں پڑنا، ورنہ حق سے بھٹک جاؤ گے۔ (امت نمبر ۱۵۴: ۱۵۴)

ائمہ اربعہ کا اختلاف باعشر رحمت ہے

کچھ لوگ آیت نمبر ۱۵۳ سے اس بات پر استدلال کرتے ہیں کہ اس آیت میں مختلف راستوں کو اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے اور یہی بات ان چار مسلکوں میں بھی ہے، کوئی خفی ہے، تو کوئی شافعی، کوئی حنبلی ہے، تو کوئی مالکی، لہذا یہ راستے صحیح نہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اصول دین (عقائد) میں اگر کوئی غلطی کرے گا، تو وہ اہل حق سے نکل جاتا ہے، لیکن وہ مسائل جو اصول دین کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے، بلکہ ان مسائل میں صحابہ کے اعمال بھی مختلف ہیں، اگر ایسے مسائل میں اختلاف ہو، تو یہ اختلاف باعثِ رحمت ہے، باعثِ تفرق نہیں۔

ائمہ اربعہ (امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام احمد، امام شافعی رحمہم اللہ) کے مابین اختلاف بھی اسی قبیل سے ہے، یعنی ان حضرات کا اختلاف اصول دین اور عقائد میں نہیں، بلکہ فروعی مسائل میں ہے، جو کہ باعثِ رحمت ہے، جیسے کہ آپ ﷺ نے بنی قرظہ کی طرف لشکر کو روانہ کیا اور ہدایت فرمائی کہ عصر کی نماز وہاں پڑھنی ہے، چنانچہ لشکر روانہ ہوا، اور ابھی بنو قرظہ پہنچنے میں فاصلہ باقی تھا کہ نماز عصر کا وقت ختم ہونے لگا، اس پر اصحاب رسول ﷺ میں دورائے ہو گئیں، بعض کی رائے یہ ہوئی کہ چونکہ آپ ﷺ کا مقصد جلدی پہنچنا تھا، یہ مقصد نہیں تھا کہ نماز قضا کی جائے، اس لئے پہلے نماز پڑھ لینی چاہیے اور دوسرے حضرات نے رائے یہ دی کہ نہیں، نماز بنو قرظہ ہی میں پڑھنی ہے، کیونکہ یہی آپ ﷺ کا حکم ہے، چنانچہ بعض نے بنو قرظہ پہنچ کر نماز قضا کی اور بعض نے وہیں نماز ادا کر لی اور پھر جب آپ ﷺ سے پورا قصہ بیان کیا گیا تو آپ ﷺ نے کسی کی بھی تردید نہیں فرمائی، بلکہ دونوں کو درست قرار دیا۔

اس سے یہ معلوم ہوا کہ اصول سے ہٹ کر فروع میں شریعت نے وسعت رکھی ہے اور یہ وسعت باعثِ رحمت ہے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۷

ابتداء میں قرآن کریم کی طرف ترغیب دیتے ہوئے تمہید قائم کی گئی ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے نازل کردہ بڑی بابرکت کتاب ہے، لہذا اس کی اتباع کرو اور ساتھ ساتھ ضرورت کتاب کو بیان کیا گیا کہ تم بھی اس کتاب کے ذریعے ملتِ ابراہیمی کو اپناتے ہوئے سبقت لے جا سکتے ہو۔ (۲۷: ۱۵۵-۱۵۷)

پھر اصولی مسائل میں اختلاف کرنے والوں کے لئے زجر اور تنویف اخروی کا بیان ہے۔

وہ کرو جو آخرت میں کام آئے

اس رکوع کی آخری آیت سے یہ درس ملتا ہے کہ دنیا میں جتنی وجاہت ہے، وہ صرف ایک امتحان ہے، اصل وجاہت آخرت میں ہے، اس لئے وہ کام کرو، جو آخرت میں کام آئے۔ (آیت نمبر ۱۶۵)

سورہ اعراف

ما قبل سے ربط

ما قبل کے ساتھ ربط یہ ہے کہ سورہ بقرہ میں روئے سخن یہود تھے، ال عمران میں نصاریٰ تھے، پھر سورہ نساء اور مائدہ میں روئے سخن تمام عرب کی طرف رہا، اس کے بعد انعام میں روئے سخن مجوس اور باقی دنیا کے کافر تھے اور اب اعراف میں روئے سخن تمام اقوام عالم ہیں۔

خلاصہ سورت

سورہ اعراف کے حصے

اس سورت کے تین حصے ہیں:

- (۱) پہلا حصہ رکوع نمبر ۲۰ تک ہے۔
- (۲) دوسرا حصہ رکوع نمبر ۲۱ سے رکوع نمبر ۲۲ تک ہے۔
- (۳) تیسرا حصہ رکوع نمبر ۲۳ سے سورت کے آخر تک ہے۔

سورہ اعراف کے مضامین

اور تین مضامین ہیں:

- (۱) پیغام حق پہنچانے میں مصائب آئیں گے، مگر سب سے کٹ کر اللہ کے پیغام کو پہنچانا ہے۔
- (۲) شرک فعلی (غیر اللہ کے نام کی نذر و نیا زمانتا) پر رد ہے اور حکم ہے کہ حلال و حرام میں اللہ تعالیٰ کے قوانین پر عمل کرو۔
- (۳) عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۸

اس رکوع میں دو مضمونوں کو ذکر کیا گیا ہے:

مصائب و مشکلات کا بہادری کے ساتھ مقابلہ کرنا

۱۔ اللہ کا پیغام پہنچانے میں مصائب اور مشکلات آئیں گی، مگر آپ دل تنگ مت کرنا، بلکہ بہادری کے ساتھ اللہ کے پیغام کو پہنچانا۔ (۲۷۷ نمبر ۱)

اللہ کے نازل کردہ احکامات کی مکمل پیروی کرو

۲۔ حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی نازل کردہ کتاب کی کامل اتباع کرو اور خود ساختہ تحریم کے پیچھے نہ پڑو۔ (۲۷۷ نمبر ۲)

اور پھر تنبیہات کو ذکر کیا گیا ہے کہ اگر مان سکو تو ٹھیک ورنہ عذاب آئے گا اور اس کے بعد امام سابقہ (گذشتہ امتوں) کے احوال ذکر کئے۔ (۲۷۷ نمبر ۳-۴)

خلاصہ رکوع نمبر ۹

غیر اللہ کے لئے حلال کو حرام کرنا خدائی تعلیمات سے روگردانی ہے

اس رکوع میں دوسرے مضمون کی تمہید ہے کہ چیزوں کو غیر اللہ کے لئے حرام نہ کرو، کیونکہ تمہارا خالق، تمہارا تربیت کرنے والا اور معبود تو اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے حلال و حرام کو وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے، اس لئے غیر اللہ کے لئے حلال کو حرام کر کے اللہ تعالیٰ کی تعلیمات سے روگردانی اختیار نہ کرو، اس کے بعد حضرت آدم (علیہ السلام) کے قصے کو تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا۔ (۲۷۷ نمبر ۱۱-۱۵)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۰

شیطان کا قریش کو برہنہ طواف کرنے پر اکسانا

اس رکوع میں اس بات کا بیان ہے کہ قریش کو شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ ننگے ہو کر طواف کیا کرو، ان گناہ والے کپڑوں میں بیت اللہ نہ جایا کرو، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لباس اچھی چیز ہے، اس کو استعمال کرو، اسے حرام نہ ٹھراؤ، اس ابلیس ملعون نے جنت میں تمہارے والد اور والدہ حضرت آدم اور

حضرت خواجہ بہا (رحمۃ اللہ علیہ) سے کپڑے اتروانے چاہے، مگر اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنا خاص فضل فرمایا، اور اب یہ شیطان بے حیائی کے کام کروا کر تمہارے کپڑے اتروا رہا ہے۔ (۲۶ نمبر ۳۱)

لباس ایک نعمت ہے

نیز اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے لباس جیسی عظیم نعمت کو ذکر فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ روز ازل سے شیطان تمہیں لباس اتروا کر بے حیاء بنانا چاہتا ہے، لہذا اس شیطان کے فریب سے بچنا، اور بتایا کہ جب نمازوں میں آؤ تو اچھا لباس زیب تن کر کے آیا کرو۔

خلاصہ رکوع نمبر ۱۱

محرمات سے مکمل اجتناب کا حکم

سب سے پہلے تحریمات غیر اللہ (غیر اللہ کے لئے حرام کردہ اشیاء) سے اجتناب کا حکم دیا۔ (۲۶ نمبر ۳۲)

اس کے بعد اس بات کا حکم دیا کہ اللہ کی حرام کردہ اشیاء کے قریب بھی مت جانا، یعنی حرام کام کا ارتکاب کرنا تو دور کی بات، حرام کے قریب بھی مت جانا۔ (۲۶ نمبر ۳۳)

جہنمیوں کا ایک دوسرے کو لعن طعن کرنا

اور پھر آخر میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کی حالت زار کا ذکر کیا کہ ہر روز قیامت جب جہنم میں داخل کیے جائیں گے تو گمراہ لوگ اپنے گمراہ کرنے والوں پر لعنت کریں گے کہ تمہاری وجہ سے ہم جہنم میں آئے ہیں اور ان کے لئے دو گنا عذاب طلب کریں گے، دونوں فریق سخت عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ (۲۶ نمبر ۳۸)

رزق درحقیقت مؤمنین کے لئے ہے

نیز رکوع کی پہلی آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ رزق خالص مؤمنوں کے لئے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ رزق درحقیقت ہے تو مؤمنوں ہی کے لئے، مگر تبعا کافروں کے لئے بھی

ہے، اگرچہ دیکھنے میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فائدہ کا فراٹھا رہا ہے، لیکن حقیقت میں ایسا نہیں، بلکہ اس کا عکس (ا لٹ) ہے، کیونکہ مؤمن دنیا میں پھل دیکھ کر یہ سوچتا ہے کہ یہ تو عارضی ہے، اصل ثمرہ تو آخرت میں ملے گا، اور پھر اس کے لئے تیاری کرتا ہے، جبکہ کافر آگے کی نہیں سوچتا، وہ صرف دنیا میں کھانے کی سوچتا ہے اور یہیں کھاتا ہے، اس لئے اسے آخرت میں پانی کا ایک قطرہ تک نصیب نہ ہوگا، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ

کہ جب کافروں کو آخرت کا عذاب چکھایا جائے گا، تو اس وقت یہ کافر کہیں گے کہ ”ہم پتھر ڈرا پانی بہاؤ“، تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اصل فائدہ مؤمن اٹھاتا ہے، کیونکہ اصل آخرت ہے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۱۲

اس رکوع میں تین قسم کے لوگوں کا تذکرہ ہے:

بے ایمان لوگ

(۱) ایک وہ جو آیات کو جھٹلاتے رہے اور انہوں نے تکبر کیا، وہ عذاب دوزخ کے مستحق ٹھہریں گے۔

(۲) (امت نمبر ۴، ۴۱)

اہل ایمان

(۲) دوسرے وہ جو اللہ سے ڈرتے رہے اور نیک عمل کرتے رہے، وہ اللہ کے فضل سے جنت میں

پہنچیں گے۔ (امت نمبر ۴، ۴۲)

اعراف والے

۳۔ تیسرے وہ جو اہل ایمان سے تو ہوں گے، لیکن ان کے نیک اور بد اعمال بالکل مساوی ہوں گے، یہ

لوگ جنت اور جہنم کے درمیان اعراف نامی ایک جگہ میں ہوں گے۔ وہ اہل جنت کو ان کے نورانی

چہروں اور اہل دوزخ کو ان کی سیاہی سے پہچانیں گے، جب اہل جنت کو دیکھیں گے تو سلامتی بھیجیں

گے اور جب اہل دوزخ کو دیکھیں گے، تو اللہ کی پناہ مانگیں گے۔ (امت نمبر ۴، ۴۳)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۳

اصحاب اعراف اور اہل جہنم کے مابین مکالمہ

اس رکوع میں سب سے پہلے اصحاب اعراف اور جہنمیوں کے مابین ہونے والے مکالمے کو ذکر کیا ہے اور پھر اہل جنت اور اہل جہنم کے درمیان مکالمے کو بیان فرمایا۔ (آیت نمبر ۲۸-۵۱)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۴

کائنات کی تخلیق کا بیان

اس رکوع میں نہایت حکیمانہ انداز میں تخلیق کائنات کا ذکر ہے، معاد (عالم آخرت) سے مبدأ (عالم دنیا) کی طرف ذہن منتقل کیا جا رہا ہے، تاکہ انسان اللہ کے اس کارخانہ قدرت کو بنظر غائر دیکھے اور اسی زندگی میں اپنے رب کی یاد سے دل کو منور کرے اور اس کی عطا کردہ نعمتوں سے سرفراز ہو اور شکر گزار بندہ بنے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۱۵-۱۷

امم سابقہ کا تذکرہ

رکوع نمبر ۸ میں حضرت نوح علیہ السلام کے قصے کا ذکر ہے، رکوع نمبر ۹ میں حضرت ہود علیہ السلام اور رکوع نمبر ۱۰ میں حضرت صالح علیہ السلام کے قصے کا ذکر ہے اور تینوں قصوں کا تعلق تیسرے مضمون کے ساتھ ہے، یعنی عالم الغیب اور مدبر کائنات وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، پھر رکوع نمبر ۱۰ کے آخر میں حضرت لوط علیہ السلام کا قصہ مذکور ہے، جس کا تعلق دوسرے مضمون کے ساتھ ہے کہ ان کی قوم اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حرام نہیں سمجھتی تھی۔

خلاصہ رکوع نمبر ۱۸

قوم شعیب علیہ السلام کے جرائم اور انجام بد

اس رکوع میں حضرت شعیب علیہ السلام کا قصہ مذکور ہے اور اس کا تعلق دوسرے اور تیسرے

دونوں مضمونوں کے ساتھ ہے، کیونکہ ان کی قوم نے حرام کو حلال کر رکھا تھا اور ناپ تول میں بھی کمی کیا کرتے تھے، اسی طرح ملاوٹ بھی کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کو معبودِ برحق بھی نہیں مانتے تھے، حضرت شعیب ؑ کی پر خلوص تبلیغ کا ان پر کچھ اثر نہ ہوا، ان کے دل ذرا بھی نہ پیچھے، بلکہ اور دھمکیاں دینے لگے، جس کے نتیجے میں بالآخر اللہ تعالیٰ نے ان عذاب کو نازل کر دیا۔ (امت نمبر ۸۵-۹۳)

نواں پارہ

خلاصہ رکوع نمبر ۱

کیا نعمتوں کا ملنا بھی عذاب کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے

اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ جرم کی حالت میں نعمتوں کا میسر ہونا، یا مشقت میں مبتلا ہونا دونوں ہی عذاب کا پیش خیمہ ہو سکتے ہیں، کیونکہ بسا اوقات انسان پر اس کے گناہوں کی وجہ سے تکالیف آتی ہیں، تاکہ وہ ان گناہوں کو ترک کر دے، لیکن اگر اس کے باوجود وہ گناہوں کو ترک نہ کرے اور باز نہ آئے، تو پھر فراخی اور کشادگی آتی ہے، تاکہ یہ شخص اپنی سرکشی میں اور بڑھ جائے اور کل بروز قیامت اس کے پاس جان کی خلاصی کے لئے کوئی عذر نہ رہے۔

اس سلسلے میں اہل مکہ کا گمان

اہل مکہ کا حال یہ تھا کہ وہ اچھے اور برے حالات دونوں میں زمانے کے تغیر (تبدیل ہونے) کو معتبر سمجھتے تھے کہ یہ حالات کا تغیر (بدلنا) زمانے کے تغیر سے ہے، انسان کے اعمال کا اس میں کوئی دخل نہیں۔

خلاصہ یہ کہ یہ لوگ کفر اور شرک جیسے کبیرہ گناہ کر کے اس بات سے مطمئن نہ ہوں کہ ان پر اللہ کا عذاب نہیں اترے گا۔

خلاصہ رکوع نمبر ۲

مہر جباریت کے ثبوت کئے جانے کا بیان

رکوع کی ابتداء میں بتایا گیا ہے کہ اب ان کافروں کے ہدایت یافتہ نہ ہونے کی وجہ ان کے دلوں پر شعائر اللہ کی توہین اور ان کا مذاق اڑانے کے سبب مہر جباریت (مہر جباریت کا مفہوم یہ ہے کہ ان کے دل سیاہ ہو چکے ہیں، ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہرِ ثبوت فرمادی ہے اور اب یہ ہدایت کے قابل نہیں رہے) کا لگ جانا ہے، کیونکہ ان لوگوں نے پچھلی امتوں سے عبرت حاصل نہیں کی اور نہ ہی ان کی حالت سے یہ درس لیا کہ کفر، شرک اور عناد کی وجہ سے ان پر بھی عذاب آ سکتا ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۰۰-۱۰۲)

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا قصہ

اس کے بعد حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے قصے کی ابتداء ہو رہی ہے، اس قصے کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، اس لئے خلاصہ بھی حصوں کے اعتبار سے ہوگا۔

پہلا حصہ

پہلے حصے کی ابتداء آیت نمبر ۱۰۳ سے ہے اور انتہاء رکوع نمبر ۱۲ کے اخیر پر ہے اور اس حصے کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی اور آپ ﷺ کے ذریعے تمام دین حق کی نشر و اشاعت کرنے والوں کو بتایا گیا کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے بغیر کسی پرواہ کے ظالم و جابر بادشاہ کے سامنے حق کو واضح کیا، لہذا آپ بھی کسی کی پرواہ کئے بغیر اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں۔

امت دعوت اور امت اجابت کا بیان

نیز حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے سامنے دو امتیں تھیں:

امت دعوت: اس کے حال کا بیان آیت نمبر ۱۰۳ سے شروع ہو کر آیت نمبر ۱۳۶ پر ختم ہوتا ہے، امت دعوت سے مراد پوری قوم ہے، جس کی طرف حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو مبعوث فرمایا گیا۔

امت اجابت: امت دعوت کا حال بیان ہو جانے کے بعد امت اجابت کا حال بیان ہوگا۔ امت اجابت سے مراد قوم کے وہ لوگ ہیں، جنہوں نے آپ کی دعوت کو قبول کیا۔

جادوگروں کا اخلاق سے پیش آنا اور ایمان کی دولت سے مالا مال ہونا

آیت نمبر ۱۱۶ کے تحت مفسرین نے لکھا ہے کہ ان جادوگروں نے تہذیب کو مکمل طور پر سامنے رکھتے ہوئے بات کی اور حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے مہذبانہ الفاظ میں کہا کہ آپ پہلے اپنی لاٹھی کو ڈالیں گے یا ہم اپنی لاٹھیاں ڈالیں؟ مفسرین نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان جادوگروں کو تہذیب کی رعایت رکھنے کی وجہ سے ایمان کی دولت سے مالا مال کر دیا۔

سحر کی حقیقت کیا تھی؟

اس سحر کی حقیقت یہ تھی کہ لوگوں کو سانپ دکھائی تو دے رہے تھے، مگر حقیقت میں سانپ نہیں

تھے، جادو میں محض دھوکہ ہوتا ہے، جبکہ معجزہ میں چیز کی حقیقت ہی بدل جاتی ہے، پھر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سانپ سے سب کچھ ختم کر دیا تو میدان میں آ کر بیٹھ گیا اور فرعون کو دیکھنے لگا اور پھر اسی ہاتھ (گز) لہا منہ کھولا، جسے دیکھ کر فرعون کا پاخانہ اور پیشاب خطا ہو گیا۔ (روح المعانی، الأعراف: ۱۰۷)

خلاصہ رکوع نمبر ۳۳ و حصہ دوم

دوسرا حصہ

اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر فرعون کی دست درازی (۲۷۲ نمبر ۱۳۷) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہدایت کو ذکر فرمایا گیا ہے، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم کے سامنے رکھیں۔ (۲۷۲ نمبر ۱۳۸، ۱۳۹)

قیادت سے زیادہ کارکنان کو سخت حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے

نیز فرعون نے کہا تھا کہ ہم ان کے بچوں کو قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھیں گے، تا کہ ان سے خدمت لے سکیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر حالات کا سامنا کارکنان کو کرنا پڑتا ہے، اتنے سخت حالات قیادت پر نہیں آتے۔

تیسرا حصہ

خلاصہ رکوع نمبر ۳۴، و حصہ سوم

فرعون اور اس کی قوم پر عذاب کی مختلف صورتیں

تیسرے حصے میں اس بات کا بیان ہے کہ جب مسئلہ بالکل واضح ہو گیا اور اس کے باوجود یہ لوگ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئے، تو اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کی قوم پر عذاب کا ایک تسلسل جاری فرمادیا، کبھی انہیں قحط سالی اور پھلوں کی کمی کا سامنا کرنا پڑتا، کبھی تیز بارشوں اور آندھیوں کی صورت میں عذاب کا سامنا کرنا پڑتا، اور کبھی ٹڈیوں اور مینڈکوں کی صورت میں عذاب نازل ہوتا۔

جب یہ تسلسل حد سے تجاوز کر گیا تو یہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے التجا کرنے لگے کہ دعا کیجیے، اگر یہ عذاب ہم سے ٹل جائے تو ہم ایمان لے آئیں گے (۲۷۲ نمبر ۱۳۹-۱۴۰) مگر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور عذاب ٹل گیا تو یہ لوگ دوبارہ سرکشی پر اتر آئے، جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے غرق آب کر دیا اور

چوتھا حصہ

اس کے بعد حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے قصے کے چوتھے حصے کی ابتداء ہوتی ہے، اس حصے کا خلاصہ یہ ہے کہ اس میں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی سرغزائی اور قوم کے باطل مطالبوں کو بیان کیا گیا ہے۔

قوم کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جاہلانہ سوال

قصہ مختصر یہ کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) بنی اسرائیل کو سمندر پار کر کر ”سینا“ پہنچے تو ان کا گزرا ایک ایسی قوم پر ہوا، جو اپنے بتوں کو پوجنے میں منہمک تھی تو بنی اسرائیل کے دل میں بھی بت پرستی کی تمنا عود کر آئی اور کہنے لگے کہ اے موسیٰ! جیسا ان کے بت ہیں، ایسے ہی ایک بت ہماری عبادت کے لئے بھی بنا دو۔

پہلا جواب

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے جواب میں فرمایا کہ تم بڑی جاہل قوم ہو، معبود حقیقی خالق ہوتا ہے، نہ کہ مخلوق۔

دوسرا جواب

دوسرا جواب یہ دیا کہ یہ لوگ جس کام میں لگے ہوئے ہیں، وہ طریقہ اور دین تباہ و برباد ہو کر رہے گا۔

تیسرا جواب

تیسرا جواب یہ دیا کہ جو کام یہ قوم کر رہی ہے، وہ بالکل غلط اور باطل ہے، اور پھر اس کے بعد قوم کو اللہ تعالیٰ کے انعامات یاد دلانے گئے۔ (۲ نمبر ۱۳۸-۱۴۰)

یا نچواں اور چھٹا حصہ

خلاصہ رکوع نمبر ۵، ۶، و حصہ پنجم و ششم

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو تورات کا ملنا

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے قوم سے وعدہ کیا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ ان کے دشمن فرعون کو ہلاک

کردے گا، تو اس کے بعد ان کی رہنمائی کے لئے ایک کتاب عطا کرے گا، چنانچہ گذشتہ رکوع میں فرعون اور اس کے حواریوں کے غرق آب ہونے کا تذکرہ گزر چکا ہے، اب اس رکوع میں ایضاً عہد کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ پورا فرماتے ہوئے ایک کتاب بصورت تورات حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو عطا فرمادی۔ (۲۷ نمبر ۱۴۷-۱۴۸)

قوم کا بچھڑے کی پوجا کرنا

اس کے بعد رکوع نمبر ۶ میں قوم کی کوسالہ پرستی کا بیان ہے کہ جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کتاب لینے کے لئے کوہ طور کی طرف روانہ ہوئے، تو پیچھے قوم نے کوسالہ (بچھڑا) پرستی شروع کر دی۔ (۲۷ نمبر ۱۴۸، ۱۴۹)

یہاں تک قصے کا پانچواں حصہ مکمل ہوا، جس کے بعد چھٹے حصے کی ابتداء ہوتی ہے، جس میں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے برہم اور غصہ ہونے کا ذکر ہے، جس کا اظہار انہوں نے قوم کے اسی کوسالہ پرستی والے عمل پر فرمایا۔ (۲۷ نمبر ۱۵۰)

انبیاء کرام علیہم السلام کے درمیان تقابل کرنا درست نہیں

بعض حضرات کی طرف سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ جب وہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات بیان کرتے ہیں، تو ساتھ ساتھ تقابل بھی کرتے ہیں، جیسا اسی واقعہ معراج اور کوہ طور کو کے لیں، جن کو بیان کر کے تقابل کیا جاتا ہے کہ آپ ﷺ کو معراج پر بمکلامی کا شرف حاصل ہوا، لیکن حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو کوہ طور پر بمکلام ہونے کا شرف حاصل نہیں ہوا، یہ تقابل کرنا درست نہیں ہے۔

درحقیقت عالم معراج کے خواص اور ہیں اور اس عالم دنیا کے خواص اور ہیں، اگر آپ ﷺ اس جہاں میں ہوتے تو ہرگز نہ دیکھ سکتے اور حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اگر اوپر ہوتے، تو ضرور کلام فرما لیتے، چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ قیامت میں جب اللہ تعالیٰ کی تجلی ظاہر ہوگی تو سارے بے ہوش

ہو جائیں گے، جب ہوش میں آئیں گے تو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو دیکھیں گے کہ وہ عرش کو پکڑے کھڑے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) پر بے ہوشی طاری نہیں ہوگی یا پھر سب سے پہلے ہوش میں آئیں گے، لہذا تقابل کرا کر اس واقعے کو بیان نہیں کرنا چاہیے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۷

گوسالہ پرستی کا انجام

رکوع کی ابتداء میں اس بات کا بیان ہے کہ جن لوگوں نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے جانے کے بعد گوسالہ پرستی کا ارتکاب کیا، ان پر اللہ کا غضب نازل ہوگا اور وہ لوگ دنیا میں ذلیل و خوار ہوں گے، البتہ جس نے اپنے گناہ سے توبہ کر لی، تو بیشک اللہ تعالیٰ توبہ کو قبول کرنے والا ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۵۲: ۱۵۳)

ساتواں حصہ

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا قوم میں سے ستر افراد کو کوہ طور پر لے کر جانا

اس کے بعد قصے کے ساتویں حصے کی ابتداء ہوتی ہے اور اس حصے میں اس بات کا بیان ہے کہ جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب مل چکی اور عمل کا وقت آچکا، تو قوم اس کے لئے تیار نہ ہوئی اور ماننے سے انکار کر دیا، جس کے بعد حضرت موسیٰ (علیہ السلام) ستر افراد کو لے کر کوہ طور پر گئے اور انہیں کلام الہی سنوایا، لیکن وہ وہاں بھی کہنے لگے کہ ہمیں اللہ دکھاؤ، تب مانیں گے، نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر سے بجلی کی کڑک اور نیچے سے زلزلہ کی صورت میں عذاب کو مسلط کر دیا اور اس شرط پر اس عذاب سے نجات دی کہ جب نبی آخر الزمان کا زمانہ آئے گا تو اس کی تصدیق کریں گے اور اس کی کامل اتباع کریں گے۔ (۲۷ نمبر ۱۵۳: ۱۵۷)

خلاصہ رکوع نمبر ۸

اس رکوع میں نبی کریم ﷺ کو حکم ہے کہ آپ اپنی رسالت کا اعلان کریں۔ (۲۷ نمبر ۱۵۸)

آٹھواں حصہ

بنی اسرائیل پر انعامات اور ان کی ناشکری

اور پھر اس کے بعد حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے قصے کا آٹھواں حصہ شروع ہوتا ہے، جس کا حاصل قوم کی ناشکری، ہٹ دھرمی اور ان کے مظالم ہیں۔ بنی اسرائیل پر درج ذیل انعامات کئے گئے:

(۱) انہیں بارہ قبیلوں میں تقسیم کیا گیا۔

(۲) ہر قبیلہ کے لئے پانی کی الگ گھاٹی کا بندوبست کیا۔

(۳) ان پر من و سلویٰ کو نازل کیا۔

(۴) چونکہ یہ لوگ گرم علاقے میں تھے، جہاں سورج کی تپش ان کے لئے باعث اذیت تھی، تو ان پر اللہ تعالیٰ نے ام (بادل) کا سایہ مقرر کر دیا۔

(۵) انہیں حکم دیا گیا کہ شہر ”اریحا“ میں داخل ہو جاؤ اور اس میں سے جہاں سے جی چاہے، کھاؤ، پیو۔

بنی اسرائیل سے دو مطالبے

ان انعامات کے بدلے ان لوگوں سے صرف دو مطالبے کئے گئے:

(۱) جب بھی شہر میں داخل ہو تو ”حطۃ“، یعنی ہمیں بخش دو، کہہ کر داخل ہوا کرو۔

(۲) سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوا کرو۔

لیکن ان لوگوں نے تمام تر انعامات کی ناشکری کی، باوجودیکہ ان لوگوں کے لئے تمام پاک چیزیں حلال کر دی گئی تھیں اور ان کی زندگی کو پرسکون اور پر فحش بنا دیا تھا، مگر انہوں نے ذخیرہ اندوزی شروع کر دی، جس کے نتیجے میں طاعون کی وبا پھیل گئی، جس سے لوگ مرنے لگے، اسی طرح یہ لوگ بجائے حطۃ کہنے کے ”حنطۃ“، یعنی ہمیں گندم چاہیے، کہنے لگے اور بجائے سجدہ کرنے کے زمیں پر گھسٹ گھسٹ کر داخل ہونے لگے، الغرض جب ان کی سرکشی حد سے بڑھ گئی تو اللہ نے ان پر آسمان سے عذاب کو نازل فرما دیا۔

خلاصہ رکوع نمبر ۹

اس رکوع میں اہل کتاب کے لئے تحفیات (آخرت کا خوف دلانا) اور نا اہل گدی نشینوں (حکمرانوں اور وزیروں) پر زجر ہے۔

بطور عبرت حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے کے یہودیوں کا ذکر

چنانچہ رکوع کی ابتداء میں نبی کریم ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ ذرا اپنے زمانے کے ان یہود سے، ان یہودیوں کا قصہ تو دریافت فرمائیں، جو حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے واقع ہوا، شاید کہ یہ لوگ عبرت حاصل کریں۔

واقعہ یہ ہوا تھا کہ یہود کو ہفتہ کے دن شکار کرنے سے منع کیا گیا تھا، مگر یہود نے اس حکم سے روگردانی (انکار) کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بندر بنادیا اور پھر تین دن بند رہنے کے بعد مر گئے۔ (آیت نمبر ۱۶۳-۱۶۶)

اس کے بعد دوسری تحفیت کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو پہلے سے آگاہ کر دیا تھا کہ اگر بنی آخر الزمان پر ایمان نہیں لاؤ گے تو قیامت تک ذلیل رہو گے۔ (آیت نمبر ۱۶۷)

نا اہل حکمرانوں اور وزیروں کا بیان

اور پھر نا اہل گدی نشینوں کا حال بیان ہوا کہ گذشتہ یہودی قوموں میں تو پھر بھی کچھ صالح لوگ ہوا کرتے تھے، مگر اب تو ایسے نا اہل اور بد بخت گدی نشین آئے ہیں کہ جس کتاب کے وارث بنے ہیں، اسی میں تحریف بھی کرتے ہیں اور حق کو چھپاتے ہیں اور اس پر مزید کمینگی یہ کہ یہ لوگ پھر یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ چونکہ ہم اللہ کے محبوب بندے ہیں، اس لئے ہماری مغفرت کر دی جائے گی۔

بنی اسرائیل کے دعوئے مغفرت کی تردید

اس پر اللہ تعالیٰ نے چار وجوہ سے رد کیا، دو وجوہ کا بیان اسی رکوع میں ہوگا اور باقی دو کا بیان آئندہ رکوع کے تحت ہوگا، پہلی دو وجوہ درج ذیل ہیں:

پہلارو

الم يؤخذ عليهم ميثاق الكتاب یعنی اگر یہ لوگ اپنے دعوے میں (کہ ہم بخشے بخشائے ہیں) سچے ہوتے تو ان سے نبی آخر الزمان پر ایمان لانے کا عہد ہی کیوں لیا جاتا؟

دوسرارو

واذ نتقنا الجبل فوقهم اگر یہ لوگ اپنے دعوے میں سچے ہوتے تو کیوں ہم ان کے سروں پر پہاڑ اٹھائے رکھتے؟

خلاصہ رکوع نمبر ۱۰

اس رکوع میں یہود کے قول باطل (ہم بخشے بخشائے ہیں) کی یقینہ وجہ تردید اور ساتھ ایک انتباہ کا بیان ہے۔

تیسرارو

تیسری وجہ یہ ہے کہ اگر یہ لوگ سچے ہوتے تو اللہ تعالیٰ اپنی ربوبیت پر ان سے عہد کیوں لیتا؟ یہاں عہد سے مراد ”عہد الست“ ہے، جو عالم ارواح میں تمام انسانوں سے لیا گیا اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یہ عہد ہر انسان سے اس کی پیدائش کے وقت لیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہر شخص فطرت کے لحاظ سے مؤحد ہوتا ہے۔ (آیت نمبر ۱۴۲)

چوتھارو

چوتھی وجہ تردید یہ ہے کہ اگر یہ لوگ اپنے قول اور دعوے میں سچے ہوتے تو ان کے پاس مہلکم ابن باعورا کو جس نے ان لوگوں کے کہنے اور بیوی کے اکسانے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے بددعا کی تھی، یہ سزا کیوں ملتی کہ پھر اس کی زبان کتے کی طرح منہ سے باہر لگی رہی۔ (آیت نمبر ۱۴۵، ۱۴۶)

یہاں تک سورت کے دونوں حصے مکمل ہوئے، اب آگے گذشتہ مضامین کے نتیجہ کا بیان ہے، جس کا تعلق کبھی پہلے مضمون سے ہوگا، کبھی دوسرے مضمون سے اور کبھی تیسرے مضمون سے۔

انسانوں اور جنات سب کے لئے ایک انتباہ

پھر ایک انتباہ کا بیان ہے کہ لوگ یہ بات یاد رکھیں کہ ہم نے بہت سے جن اور انس کو جہنم کے لئے پیدا کیا ہے، کیونکہ ان کے دل تو ہیں، مگر فکر نہیں کرتے، آنکھیں تو ہیں، مگر دیکھتے نہیں، کان تو ہیں، مگر سنتے نہیں، یہی وہ لوگ ہیں، جو جانوروں سے بھی بدتر اور غافل ہیں۔ (آیت نمبر ۱۷۹)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۱

عذاب کے مؤخر ہونے سے دھوکہ نہ کھاؤ

رکوع کی ابتداء میں بتایا گیا ہے کہ یہ مشرک لوگ اللہ کی آیات کو جھٹلانے کے بدلے میں اترنے والے عذاب کے مؤخر ہونے سے خود کو حق پر نہ سمجھیں، کیونکہ انہیں فی الفور سزا کا نہ ملنا استدراج اور مہلت ہے اور دوسری بات یہ بیان کی گئی ہے کہ عالم الغیب اور مدبر کائنات صرف خدا کی ذات ہے۔ (آیت نمبر ۱۸۲-۱۸۸)

قیامت سے متعلق سوال اور اس کے جوابات

نیز نبی کریم ﷺ کو خطاب ہے کہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کریں گے، تو آپ انہیں درج ذیل سات طریقوں سے جواب دیں:

پہلا جواب

اس کی خبر تو صرف میرے رب کے پاس ہے، جس پر ملائکہ بھی مطلع نہیں۔

دوسرا جواب

اللہ ہی قیامت کو اس کے وقت پر ظاہر کرے گا۔

تیسرا جواب

ان سے کہو کہ قیامت آسمانوں اور زمینوں میں ایک زبردست حادثہ ہوگا جو اچانک رونما ہوگا۔

چوتھا جواب

آپ ان سے کہیں کہ قیامت کا علم میرے رب کے پاس ہے اور اس پر کوئی بھی مخلوق مطلع

نہیں، مگر اکثر لوگ اس بات کو نہیں مانتے۔ (۲۷ نمبر ۱۸۷)

پانچواں جواب

آپ ان سے کہہ دیں کہ میں تو خود اپنے نفع و نقصان کا مالک نہیں، پھر کیسے قیامت کا علم مجھے ہو، کیونکہ جسے غیب کا علم ہو، وہ ذاتی نفع و نقصان کا اختیار رکھتا ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۸۸)

چھٹا جواب

اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو کیوں نہ میں اپنے لئے بہت سے منافع حاصل کر لیتا اور کوئی بھی مضرت مجھ پر واقع نہ ہوتی۔ (۲۷ نمبر ۱۸۸)

ساتواں جواب

آپ ان سے کہہ دیں کہ میں تو بس احکام شرعیہ بتا کر بشارت سنانے والا اور عذاب سے ڈرانے والا ہوں، مجھے قیامت کا علم نہیں۔ (۲۷ نمبر ۱۸۸، ۱۸۹)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۲

رکوع کی ابتداء میں شرک کی نفی کی گئی ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۸۹-۱۹۳)

طریقہ تبلیغ

رکوع کے وسط میں طریقہ تبلیغ کی تعلیم دی گئی ہے کہ اے مشرکین مکہ! جن کی تم پوجا کرتے ہو، وہ بے حس و بے حرکت ہیں، اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو ہونا یہ چاہیے کہ جب تم انہیں پکارو تو وہ تمہیں جواب دیں، جبکہ ان کا حال تو یہ ہے کہ نہ ان کے ہاتھ پاؤں ہیں، جو یہ چل پھر سکیں اور کچھ پکڑ سکیں، نہ ان کی آنکھیں ہیں، جو یہ لوگ دیکھ سکیں اور نہ ہی ان میں یہ قابلیت ہے کہ جب تم انہیں پکارو، تو تمہاری مدد کر سکیں، لہذا جب ان کے معبودوں کی یہ حالت زار ہے، تو پھر تم ان کی پوجا کو چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟

آداب تلاوت اور طریقہ دعا

اور رکوع کے آخر میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے کے آداب اور دعا کرنے کا طریقہ تعلیم کیا گیا

ہے کہ جب بھی تلاوت قرآن پاک کی جارہی ہو، تو اسے غور سے سنو اور جب بھی رب سے دعا مانگو، تو انتہائی تضرع اور خشوع و خضوع کے ساتھ مانگو۔ (آیت نمبر ۲۵، ۲۶)

ہمارے نزدیک قرآن کریم کا اعزاز و اکرام فرض ہے، قرآن کریم کے آداب میں سے ہے کہ اگر پڑھنے والا صرف ایک ہو، تو اس مجلس میں موجود باقی لوگوں پر لازم ہوتا ہے کہ وہ قرآن کریم کی تلاوت کو غور سے سنیں، اور اگر ایک ہی مجلس میں کئی سارے پڑھنے والے ہوں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، سب پڑھ سکتے ہیں، لیکن نماز ایک ایسی مجلس ہے، جس میں امام اور مقتدی کے درمیان وحدت ہوتی ہے، اگر امام کی نماز ٹوٹ جائے تو مقتدی کی نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے، لہذا اس مجلس کا تقاضا ہے کہ جب ایک (امام) پڑھے تو باقی (مقتدی) سنیں، کیونکہ اگر سب پڑھنے لگے، تو امام اور مقتدی کے درمیان وحدت باقی نہیں رہے گی اور پھر اس میں یہود سے بھی مشابہت ہے۔

سورۃ انفال

ما قبل سے ربط

سورۃ بقرہ میں روئے سخن یہود تھے، آل عمران میں نصاریٰ، نساء میں اور مانندہ میں اقوام عرب، انعام میں مجوس اور اعراف میں مختلف انبیاء کرام علیہم السلام کی اقوام کا ذکر تھا، اب چونکہ حجت تمام ہو چکی ہے اور تمام اقوام تک دین کی دعوت پہنچا دی گئی ہے، اس لئے اب سورۃ انفال اور سورۃ توبہ میں احکامات جہاد کا بیان ہوگا۔

دوسرا ربط یہ ہے کہ سورۃ اعراف میں یہ بتایا گیا ہے کہ دین کی اشاعت کے سبب تم پر مصائب آئیں گے، ان مصائب پر تم نے صبر کرنا ہے، جہاں شرکین کا زور ہوگا، وہ اہل ایمان کو تنگ کریں گے، جس طرح گذشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کو تنگ کیا، اب سورۃ انفال اور توبہ میں **فَاتَسْلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَسْكُوْنَ فِتْنَةً** کا حکم نازل کیا گیا کہ اللہ کا دین بلند کرنے کے لئے اور کافروں کا زور توڑنے کے لئے جہاد کرو اور ان کافروں سے چھٹکارا حاصل کرو۔

خلاصہ سورت

اس سورت کے دو حصے ہیں۔

پہلا حصہ سورت کی ابتداء سے رکوع نمبر ۴ میں **نعم المولیٰ و نعم النصیر** تک ہے۔

دوسرا حصہ اس کے متصل بعد **واعلموا انما غنمتم** سے لیکر سورت کے آخر تک ہے۔

دونوں حصوں میں دو مضمون بیان کئے گئے ہیں:

(۱) مال غنیمت کی تقسیم اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق کرو۔

(۲) اسلامی افواج کے قوانین

خلاصہ رکوع نمبر ۱۳

سورہ انفال کے پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے ایک دعویٰ اور اور اس کی سات علتوں میں سے

تین علتوں کو ذکر کیا ہے اور درمیان میں نیک لوگوں کی صفات کو بھی ذکر کیا گیا ہے۔

سورت کا دعویٰ اور اس کی تین علتیں

دعویٰ یہ ہے کہ مال غنیمت جو جنگ میں حاصل ہوتا ہے، یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے

ہے، جس کی درج ذیل علتیں ہیں:

پہلی علت

اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہیں تمہارے گھروں سے اظہار حق کے لئے نکالا، مگر نہ تم میں کچھ

ایسے بھی تھے، جو طبعاً اس نکلنے کو ناپسند کرتے تھے۔ (آیت نمبر ۵)

دوسری علت

اللہ تعالیٰ ہی نے بذریعہ وحی نبی کریم ﷺ کو دوشکروں کی اطلاع کی تھی اور ان میں سے ایک

شکر پر غلبہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ (آیت نمبر ۷)

تیسری علت

جب تم نے اللہ سے مدد مانگی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے تمہاری مدد نصرت فرمائی۔ (آیت نمبر ۱۰۰)

اہل ایمان کی صفات

آیت نمبر ۲، ۱۳ اور ۴ میں مؤمنین کی درج ذیل صفات کو ذکر کیا گیا ہے:

(۱) مؤمنین پر خوف الہی کا یہ حال ہوتا ہے کہ جب بھی خدا کو یاد کرتے ہیں، تو ان کے دل کانپتے لگتے ہیں۔

(۲) جب بھی کلام اللہ کی تلاوت کی جاتی ہے، اسے سن کر ان کا ایمان بڑھتا ہے۔

(۳) اللہ پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں۔

(۴) نمازوں کو قائم کرتے ہیں۔

(۵) اللہ کے دیئے ہوئے مال سے خرچ کرتے ہیں۔

خلاصہ رکوع نمبر ۱۴

دعائے سورت کی مزید دو علتوں اور قوانین جہاد کا بیان

اس رکوع میں مزید دو علتوں اور قوانین جہاد میں سے قانون نمبر اکو بیان کیا گیا ہے۔

واضح رہے کہ اس سورت میں ۵ قوانین قائل بیان کئے گئے ہیں۔

چوتھی علت

اللہ تعالیٰ ہی نے تم پر اوگھ کو طاری کیا اور تم پر بارش برسائی، تاکہ تم ثابت قدم رہتے، اس لئے مال غنیمت بھی اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے اور اسی کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق تقسیم

ہوگا۔ (آیت نمبر ۱۱)

پانچویں علت

اللہ تعالیٰ ہی نے فرشتوں کو مجاہدین کی ہمت بڑھانے کا حکم دیا تھا اور یوں اللہ تعالیٰ نے کفار کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب اور دبدبہ ڈال دیا، لہذا جب تمام امور کو اللہ تعالیٰ نے سرانجام دیا ہے تو پھر مال غنیمت بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے

طریقوں کے مطابق تقسیم ہوگا۔ (آیت نمبر ۱۲)

قانون نمبر ۱: میدان میں استقامت

رکوع کے آخر میں مجاہدین کو میدان جہاد میں ثابت قدمی اور استقامت دکھانے کا حکم دیا گیا ہے اور پیٹھ دکھانے سے منع کیا ہے، بلکہ پیٹھ پھرنے والوں کو جہنم کی وعید سنائی گئی ہے۔

بیان کردہ علتوں کا ثمرہ

نیز رکوع کے آخر میں دعوائے سورت کے لئے بیان کردہ پانچ علتوں کا ثمرہ بھی ذکر کیا گیا ہے، ثمرہ یہ ہے کہ ان کافروں کو اگرچہ بظاہر تم نے قتل کیا ہے، مگر درحقیقت ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ٹھکانے لگایا ہے اور اللہ ہی نے ان پر تیرہ سائے ہیں، کیونکہ صرف اللہ ہی دشمن کے مکرو فریب کو کمزور اور ختم کر سکتا ہے۔ (آیت نمبر ۱۸۱)

غزوہ بدر سے قبل مدد کا نازل ہونا

نیز اس رکوع میں ان انعامات کا بیان ہے، جو اللہ تعالیٰ نے بدر کے میدان میں جنگ شروع ہونے سے ایک رات قبل مسلمانوں پر اتارے:

پہلا انعام

چین اور اطمینان دینے کے لئے اونگھ کو اتارا۔

دوسرا انعام

بارش برساتی، تاکہ پاکی حاصل کریں اور نجاست دور کریں، کیونکہ بے وضو ہونے کی حالت میں ایک نحوست سی چھائی ہوئی ہوتی ہے۔

تیسرا انعام

فرشتوں کے ذریعے مجاہدین کی امداد کی اور ہمت بڑھائی۔

چوتھا انعام

کافروں کے دلوں میں رعب ڈالا۔

ان انعامات کا نتیجہ یہ ہوا کہ آسمان بھی مجاہدین اسلام کے موافق تھا اور زمین بھی موافق

تھی، سورج بھی موافق تھا اور ہوا بھی موافق تھی، کیونکہ کمان خود اللہ فرما رہا تھا اور جب اللہ تعالیٰ ایک حکم جاری کر دیں تو ساری نگوین، ساری کائنات ساتھ ہو جاتی ہے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۱۵

اس رکوع میں بقیہ قوانین قتال میں سے مزید تین قوانین کا بیان ہے۔

قانون نمبر ۲: دل جذبہ اطاعت سے معمور ہوں

قانون نمبر ۲ میں اس بات کا بیان ہے کہ مجاہدین اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کے جذبے سے سرشار ہوں۔ (آیت نمبر ۲)

قانون نمبر ۳: دعوت جہاد پر فوراً لبیک کہو

اس قانون میں اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ جب بھی جس موقع پر جہاد کے لئے دعوت دی جائے تو اس آواز پر فوراً لبیک کہنا ہے۔

غسیل الملائکہ حضرت خظلہؓ کی شہادت کا واقعہ

جیسا کہ حضرت خظلہؓ نے اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھایا، ان کی نئی نئی شادی ہوئی تھی کہ اچانک جہاد کے لئے پکارا گیا، آپ نے اس آواز پر فوراً لبیک کہا، میدان میں اترے، کفار کا خوب مقابلہ کیا اور بالآخر اسی معرکہ میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ اسی موقع پر نبی کریم ﷺ نے ان سے متعلق فرمایا تھا کہ ان کو جنت کے برتنوں میں آپ زمزم سے غسل دیا جا رہا ہے۔

دعوت جہاد پر فوراً لبیک کہنا کیوں ضروری ہے؟

دعوت جہاد پر فوراً لبیک کہنا دو وجہ سے ضروری ہے:

(۱) جہاد نبی میں قوم کی حیات مضمر ہے۔

(۲) اگر لبیک نہیں کہو گے، تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اور تمہارے دلوں کے درمیان حائل ہے، اگر

اللہ نے ایمان سلب کر دیا، تو کیا کرو گے؟ (آیت نمبر ۳)

قانون نمبر ۴: جنگی رازوں کی حفاظت

اس قانون میں اس بات کا حکم ہے کہ ہر ایک پر جنگی راز کی حفاظت ضروری ہے۔ (۲۷ نمبر ۲)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۶

اس رکوع میں درج ذیل امور کو بیان کیا گیا ہے۔

قانون نمبر ۵: تقویٰ اختیار کرو

اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حصولِ فرقان، یعنی: فتح کے لئے تقویٰ کا ہونا از حد ضروری ہے۔

چھٹی علت

اس کا حاصل یہ ہے کہ جب یہ مشرکین مکہ آپ کے خلاف قتل کا منصوبے بنا رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو صحیح سالم مدینہ پہنچانے کا ارادہ کر لیا تھا اور اللہ ہی نے آپ کو صحیح سالم مدینہ پہنچایا، لہذا غنیمت اللہ ہی کا حق ہے۔

ساتویں علت

اس کی تفصیل یہ ہے کہ نصر بن حارث اور ابو جہل نے دعا کی تھی کہ اے اللہ! اگر تیرا رسول سچا ہے تو ہم پر پتھر برسا، یا پھر کوئی اور سخت عذاب ہم پر نازل کر دے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بدر کا عذاب چکھایا تو چونکہ اللہ تعالیٰ ہی نے ان کی بددعا کو انجام تک پہنچایا، اس لئے غنیمت بھی اللہ کا حق ہے۔

عمومی عذاب سے کیا چیز مانع تھی؟

عمومی عذاب سے دو چیزیں مانع تھیں:

(۱) آپ ﷺ کا موجود ہونا۔

(۲) اہل مکہ کا استغفار کرنا۔

دسواں پارہ

رکوع نمبر ۱

یہاں تک سورہ انفال کے پہلے دعوے اور اس کی سات علتوں کا بیان تھا اور ساتھ ساتھ جہاد کے حوالے سے پانچ قوانین کو بھی بیان کیا گیا تھا۔ اس رکوع کی ابتداء ہی میں دوسرا دعوئی مذکور ہے اور وہ یہ ہے کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ (۲۷ نمبر ۳۹) اس کے بعد سورت کا دوسرا حصہ شروع ہوتا ہے، اس دوسرے حصے میں سابقہ دعوے کا اعادہ مع اس کی پانچ علتوں کے کیا گیا ہے اور ساتھ ساتھ قوانین جہاد میں سے سات قوانین کو بھی بیان کیا گیا ہے، گویا مجموعی اعتبار سے بارہ علتیں اور بارہ قوانین بیان ہوئے۔

قانون نمبر ۶

چھٹا قانون یہ ہے کہ جہاد کا عمل قیامت تک جاری رکھنا ہے۔

قانون نمبر ۷

ساتواں قانون یہ ہے کہ مال غنیمت کا شمس، یعنی: پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں وغیرہ کے لئے ہے اور باقی چار حصے مجاہدین کے درمیان تقسیم کئے جائیں گے۔

دعوے سابقہ کی آٹھویں علت

آٹھویں علت یہ بیان کی گئی کہ تم لوگوں کا غزوہ بدر کے موقع پر میدان جہاد میں جمع ہو جانا کوئی اتفاقی امر نہ تھا، بلکہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی تدبیر سے جمع کیا تھا، لہذا مال غنیمت جو تمہیں حاصل ہوا، وہ اللہ کے لئے ہے۔ (۲۷ نمبر ۴۲)

نویں علت

اللہ تعالیٰ نے ہی نبی کریم ﷺ کو خواب میں کفار تھوڑی تعداد میں دکھائے اور میدان جہاد میں کافروں کو مسلمان تھوڑی تعداد میں دکھائے، تاکہ خوب لڑتے، لہذا مال غنیمت اللہ کے لئے ہے۔

(۲۷ نمبر ۴۳)

خلاصہ رکوع نمبر ۲

اسلامی فوج کے اصول

اس رکوع میں اسلامی فوج کے اصول آداب کو بیان کیا گیا ہے، یعنی اسلامی فوج جب کافروں سے نبرد آزما ہو تو وہ ان امور کی پابندی کرے، تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور ظاہری کامیابی حاصل ہو۔

(۱) دشمن کے مقابلے میں ثابت قدمی اختیار کرنا۔

(۲) اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہونا، یعنی: حالت جنگ میں بھی نماز جیسی اہم عبادت کا اہتمام کرنا، کسی قسم کا عذر نہ کرنا، بلکہ اللہ سے ڈرتے رہنا۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی اطاعت۔

(۴) رسول اللہ ﷺ کی اطاعت۔

(۵) آپس کے اختلافات سے بچنا، ورنہ تمہارے اندر بزدلی پیدا ہو جائے گی اور دشمن کے دلوں سے تمہارا رعب نکل جائے گا۔

(۶) قوت و بہادری میں ریاکاری نہ کرنا۔

خلاصہ رکوع نمبر ۳

اس رکوع میں گیارہویں علت کو ذکر کیا گیا ہے۔

گیارہویں علت

جنگ بدر میں مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کی ذات عالی پر بھروسہ کیا اور خوب دلجمعی کے ساتھ لڑے، جس کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے ان کو کافروں اور دشمنوں پر غلبہ عطا فرمایا اور ان سے توکل کے بدلے مدد و نصرت کا وعدہ کیا اور دوسری طرف دشمن کو مختلف سزاؤں سے گزرتا پڑا، اس لئے اللہ تعالیٰ ہی کے لئے یہ مال غنیمت ہوگا۔

قانون نمبر ۱۰

قتال ان لوگوں سے ہوگا، جو معاہدے کو توڑیں گے، چنانچہ نبی کریم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ معاہدہ

توڑنے والی قوموں کو ایسی سخت سے سخت سزا دیں کہ بعد والوں کے لئے نمونہ عبرت بن جائیں اور جن قوموں سے خطرہ ہے کہ معاہدہ توڑیں گی، تو ابھی سے معاہدہ واپس کر دیں، تاکہ آپ اور وہ برابر ہو جائیں اور تمہارے درمیان کوئی بھی معاہدہ باقی نہ رہے۔ (آیت نمبر ۵۸، ۵۹)

عہد توڑنے والی قوموں میں، بنو نضیر، بنو قریظہ اور بنو قریظہ تھیں۔

خلاصہ رکوع نمبر ۴

اس رکوع میں قانون نمبر ۱۱ کو بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلمان جنگ کے لئے آلات، اسلحہ اور سامان جس قدر مہیا اور تیار کر سکتے ہیں، وہ کریں، اسی طرح نبی کریم ﷺ سے کہا گیا ہے کہ اگر دشمن صلح کرنا چاہے، تو اگر مناسب سمجھو تو کر لو۔ (آیت نمبر ۶۱، ۶۲)

خلاصہ رکوع نمبر ۵

اس رکوع میں نبی کریم ﷺ کو خطاب کیا گیا ہے کہ آپ مسلمانوں کو قتال اور جہاد پر ابھاریے اور کبھی بھی کثرت پر بھروسہ نہ کریں، بلکہ محض اللہ تعالیٰ ذات عالی پر نظر ہو۔ (آیت نمبر ۶۳، ۶۴)

اس کے بعد آخر میں آخری قانون، یعنی قانون نمبر ۱۲ کو بیان کیا۔

قانون نمبر ۱۲

اس دفعہ میں یہ بیان ہوا کہ جب تک دشمن کی قوت باقی ہے، انہیں معاف نہیں کرنا، یعنی فدیہ لے کر کبھی اسی صورت چھوڑیں، جب کفر کی کمر لوث جائے، جب ان کی طاقت دب جائے، پھر جو قیدی ہوں، تو آپ فدیہ لے کر چھوڑ سکتے ہیں۔ (آیت نمبر ۶۷)

شان نزول

ان آیات کا شان نزول یہ ہے کہ جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضرت عمرؓ اور ایک اور صحابیؓ کی رائے یہ تھی کہ پر ایک کو اس کے رشتہ دار کے حوالے کیا جائے اور وہ اسے قتل کر دے، تاکہ دنیا یہ جان لے کہ مسلمانوں کا آپس میں قومیت اور تعصب کا رشتہ نہیں، بلکہ اسلام کا رشتہ ہے، جبکہ دیگر

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی رائے یہ تھی کہ فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے اور پھر اسی رائے پر عمل کیا گیا، مگر یہ عمل اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں تھا، جس پر اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو نازل کیا، جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کی موافق تھیں۔ ان آیات کے نزول کے بعد جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، تو نبی کریم ﷺ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو رونا ہوا پایا، تو کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول! اگر کوئی رونے کی بات ہے، تو مجھے بھی بتائیے، تاکہ تھوڑا سا میں بھی رولوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر! اللہ کا عذاب کچھ اور کی ان ٹہنیوں کے پاس سے واپس ہوا ہے کہ تم نے اللہ کے دشمنوں کو کیوں چھوڑا؟ تو اجتہادِ غلطی تھی، جس پر پکڑ نہیں ہوئی، اگر قصد اُھوتا تو پکڑ ہوتی اور چونکہ باہمی مشاورت سے فدیہ لینا طے پایا تھا اس لئے اس فدیے کو استعمال کرنے کی اجازت دے دی۔

خلاصہ رکوع نمبر ۶

اس رکوع میں اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ جو لوگ مرکز سے وابستہ ہوں، ان کا خیال رکھا جائے، اسی طرح مسلمانوں کو جہاد اور ہجرت کی ترغیب دی گئی ہے اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد و نصرت کا حکم دیا گیا ہے، نیز مثال دے کر سمجھایا گیا ہے کہ جیسے یہ کافر لوگ آپس میں ایک ہیں، تمہیں بھی ایک ہونا چاہیے۔

سورۃ توبہ

ما قبل سے ربط

ما قبل سے ربط یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں ایک ہی جیسا مضمون ہے، یعنی: اس سورت میں قتال ہی کے مضمون کو مزید توسیع دی گئی ہے اور مشرکین سے براءت کا اعلان کیا گیا ہے۔

خلاصہ سورت

اس سورت کے دو حصے ہیں:

پہلا حصہ رکوع نمبر ۵ تک ہے، اس حصے میں ۶ موانع جہاد یعنی جہاد نہ کرنے کے کیا کیا عذر ہو

سکتے ہیں کا رفع اور دس وجوہ جہاد کا بیان ہے۔

دوسرا حصہ رکوع نمبر ۶ سے رکوع نمبر ۱۵ تک ہے، اس حصے میں قتال کی ترغیب دی گئی ہے اور مؤمنین اور منافقین کی اقسام بیان کی گئی ہیں۔

بسم اللہ ذکر نہ کرنے کی وجہ اور اس کے مسائل

چونکہ سورہ انفال اور سورہ تو بہ دونوں میں ایک طرح کا مضمون بیان کیا گیا ہے، بلکہ یہ سورت گزشتہ سورت کا مضامین کا تتمہ ہے، اس لئے دونوں کے درمیان ”بسم اللہ“ نہیں لائی گئی۔ دوسری ایک وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ اس سورت کا اکثر حصہ اس وقت نازل ہوا جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لوگ حج کے لئے جا رہے تھے اور وہاں یہ سورت پڑھ کر سنائی تھی اور تمام اقوام سے براءت کا اعلان کرنا تھا تو چونکہ اس میں مشرکین سے براءت کا اعلان کرنا مقصود ہے، اس لئے تسمیہ نہیں لائی گئی، کیونکہ تسمیہ صلح کے لئے ہوتی ہے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ سورہ تو بہ میں اللہ کے غصے کا تذکرہ ہے اور بسم اللہ رحمت پر دلالت کرتی ہے۔

مسئلہ نمبر ۱: اگر سورہ انفال ختم کرنے کے بعد سورہ تو بہ شروع کریں تو بسم اللہ نہیں پڑھنی۔

مسئلہ نمبر ۲: اگر سورہ تو بہ کے درمیان سے تلاوت کا آغاز کیا، یا سورہ تو بہ ہی سے تلاوت کا آغاز کیا، تو بسم اللہ پڑھیں گے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۷

اس رکوع میں درج ذیل امور کا بیان کیا گیا ہے:

(۱) اعلان جنگ

(۲) کفار کو فو رکے لئے مہلت

(۳) ان کافروں کا حکم جن سے ایک معین مدت تک معاہدہ تھا، حکم یہ ہے کہ جب یہ معین مدت گزر جائے گی تو پھر اس کے بعد کوئی معاہدہ نہیں کیا جائے گا۔

(۴) ان کافروں کا حکم جن سے معاہدہ کسی مدت کی تعیین کے بغیر تھا، ایسے معاہدین کا حکم یہ بیان ہوا کہ

ان کو چار ماہ کی مہلت ہے، اس کے بعد معاہدہ ختم ہو جائے گا۔ (۲۷ نمبر ۲۰)

نیز ان آیات میں اشہر حرم سے مراد وہ مشہور اشہر حرم نہیں، یعنی: ذوالقعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب مراد نہیں، کیونکہ یہ اعلان جنگ ذی الحجہ کے مہینے کے بعد ہوا تھا اور اس کے بعد یہ چار ماہ نہیں بنتے، بلکہ یہاں مراد یہ ہے کہ ہم اپنی طرف سے تم لوگوں کو چار ماہ غور کرنے کے لئے بطور مہلت دے رہے ہیں، اور ان چار ماہ کو ”حرم“ اس لئے کہا، کیونکہ ان میں عہد دیا گیا تھا۔

(۵) اس کے بعد یہ بتایا گیا کہ اگر کوئی اسلام سیکھنا چاہتا ہے تو اس کو سکھاؤ اور اگر کوئی اللہ کا کلام سننے کے بعد بھی ایمان نہ لائے، تو اس کو سرحد سے گزاردو۔ (۲۷ نمبر ۲۱)

خلاصہ رکوع نمبر ۸

اس رکوع میں جہاد سے متعلق رکاوٹوں کو دور کیا گیا ہے، چنانچہ قتال کرنے سے ایک رکاوٹ یہ تھی کہ مسلمانوں نے تو مشرکین سے معاہدہ کر رکھا ہے، پھر کیسے ان سے قتال جائز ہو سکتا ہے؟ جواب دیا گیا کہ جنہوں نے عہد توڑا، قتال کا حکم ان سے ہے۔ (۲۷ نمبر ۲۲-۲۴) نقض عہد کے بیان کے بعد جہاد کی ترغیب دی گئی ہے اور ان امور کو ذکر کیا گیا ہے، جن کی وجہ سے مشرکین سے قتال ضروری تھا۔

مشرکین سے قتال کے اسباب

- (۱) ان لوگوں کو عہد کو توڑا ہے۔
- (۲) اللہ کے رسول ﷺ کو مکہ سے نکالا ہے۔
- (۳) خود انہوں نے عہد کو توڑنے کی ابتداء کی ہے، لہذا ان امور کے بعد ضروری ہے کہ ان لوگوں سے خوب قتال کیا جائے۔

اور پھر قتال کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں کا وعدہ فرمایا ہے:

(۱) اللہ ان کافروں کو مؤمنوں کے ہاتھوں عذاب چکھائے گا۔

(۲) انہی کے ہاتھوں رسوا کرے گا۔

(۳) مسلمانوں کو کافروں پر غلبہ عطا کرے گا۔

(۴) اور مسلمانوں کے دلوں کو ٹھنڈا کرے گا۔ (۲۷ نمبر ۱۵-۱۶)

چونکہ اسلام امن پسندی چاہتا ہے اس لئے اگر یہ لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں اور اسلام اور شعائر اسلام نماز زکوٰۃ کی پابندی کرتے ہیں، تو ان سے تعرض نہ کیا جائے، بلکہ ان کو مسلمان تسلیم کر لیا جائے۔

خلاصہ رکوع نمبر ۹

اس رکوع میں مزید تین رکاوٹوں کو دور کیا گیا ہے:

دوسری رکاوٹ یہ تھی کہ مسلمانوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان لوگوں کے بھی اعمال صالحہ ہیں، کیا پھر بھی ان سے قتال ہوگا، تو جواب دیا گیا کہ ان کے اعمال صالحہ کفر کے ساتھ ہیں، اور کفر کے ساتھ اعمال صالحہ معتبر نہیں، اس لئے قتال ہوگا۔

تیسری رکاوٹ یہ تھی کہ یہ کفار مسجد حرام کی تعمیر میں حصہ لیتے رہے ہیں، کیا پھر بھی ان سے قتال ہوگا؟ جواب دیا گیا کہ یہ بات بھی قتال سے مانع نہیں بن سکتی، کیونکہ یہ لوگ ایمان نہ ہونے کے وجہ سے اہل ایمان کے کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔

چوتھی رکاوٹ یہ تھی کہ ان کافروں کو مسلمانوں کی تو آپس میں رشتہ داریاں بھی ہیں، جواب یہ ہے کہ جہاد کی راہ میں رشتہ داریاں رکاوٹ نہیں بن سکتیں، یعنی: جو اللہ اور اس کے رسول کے دشمن ہیں، اگر وہ کفر کے سرغٹے ہیں اور اسلام کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہیں، تو ان سب کو قتل کر دیا جائے۔ (۲۷ نمبر ۱۷-۱۸)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۰

فتح کا معیار ملت و کثرت نہیں

رکوع کی ابتداء میں مانع نمبر ۵ کو ذکر کیا گیا ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو باوجود قلت عدد کے فتح فرمایا اور کبھی ایسا بھی ہوا کہ باوجود کثرت کے بظاہر شکست بھی ہوئی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قلت اور کثرت پر کامیابی کا مدار نہیں، لہذا راہ جہاد میں نفری کا کم ہونا اور اسی طرح ضروریات زندگی کا کم مقدار میں ہونا مانع نہیں بن سکتے۔ (۲۷ نمبر ۲۵-۲۶)

پھر اس کے بعد مسلمانوں کو قتال پر ابھارا گیا ہے۔ (۲۸ نمبر)

اس کے بعد اس دعوے کا اعادہ کیا گیا ہے جو سورۃ انفال میں گزرا، البتہ دونوں میں فرق یہ ہے کہ وہاں دعویٰ دوام جہاد کا تھا اور یہاں ساتھ ساتھ یہ بھی بیان ہوا کہ کن لوگوں سے اور کیوں جہاد و قتال کرنا ہے۔ (۲۹ نمبر)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۱

جہاد کے اسباب

گذشتہ رکوع کے آخر میں ان لوگوں کو ذکر کیا گیا تھا جن سے جہاد و قتال کرنا تھا اور کیوں کرنا تھا، اس موقع پر چار وجوہات اور علتوں کو ذکر کیا گیا تھا:

(۱) اللہ پر ایمان نہیں رکھتے۔

(۲) آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔

(۳) غیر اللہ کو حلال و حرام میں متصرف سمجھتے ہیں،

(۴) دین حق کو قبول نہیں کرتے۔

اب اس رکوع میں بھی حسب سابق اعلان جہاد اور ساتھ علل جہاد کا تذکرہ ہے:

(۵) یہود حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا اور خدا کی خدائی میں شریک مانتے ہیں۔

(۶) عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تصرف کرنے والا اور اللہ کا بیٹا مانتے ہیں۔

(۷) یہ لوگ اپنے راہبوں اور پادریوں کو رب کا درجہ دیتے ہیں۔

(۸) یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے دین کے نور کو کسی طرح ختم کر دیں۔

(۹) قتال کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارا دین غالب ہو، اس لئے کافروں سے لڑو۔

(۱۰) ان کے راہب اور پادری لوگوں کے اموال تو کھا جاتے ہیں، اور جب اپنی باری آتی ہے، تو

پھر خرچ نہیں کرتے۔

(۱۱) یہ لوگ اللہ کے قابل احترام مہینوں میں قتل و قتال کرتے ہیں۔

اس بات کی تفصیل یہ ہے کہ اشہر حرم (ذی القعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب) میں قتال ممنوع تھا، جب ماہ محرم میں مثلاً قتال کی ضرورت پڑتی تو مشرک لوگ اس کو ربیع الاول کا نام دے کر قتال کر لیتے اور کہتے کہ ہم ربیع الاول میں لڑ رہے ہیں، یعنی: اللہ کے وضعی نظام کو بدلتے ہیں، لہذا ان سے قتال کرو۔

اس سے معلوم ہوا کہ حلال و حرام کا تمام اختیار ایک اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ (۲۷ نمبر ۳۷۷)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۲

یہاں سے اس سورت کا دوسرا شروع ہوتا ہے، جس میں ترغیبات جہاد کے علاوہ مومنین اور منافقین کی اقسام کا بیان ہوگا۔

اس پورے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے غزوہ تبوک کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ خلافت ارضیہ کو جہاد کے ذریعے حاصل کریں، وگرنہ مٹا دیئے جاؤ گے۔

صحابیت ابی بکر صدیق

ان آیات میں نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غار الاقصہ مذکور ہے کہ کس طرح ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی مدد کی اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ شرف بخشا کہ ان کی صحابیت کا تذکرہ قرآن میں فرمایا۔ (۲۷ نمبر ۳۸۸)

اور پھر رکوع کے آخر میں منافقین کی علامات میں سے ایک علامت کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لوگ اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف رہتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۳۸۹)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۳

رکوع کی ابتداء میں منافقین کی دوسری قسم کو بیان کیا گیا ہے۔

مومنین اور منافقین میں فرق

منافقین کی دوسری قسم ان لوگوں پر مشتمل ہے جو جب بھی جہاد کا موقع ہوتا، تو خود کو حیلے

بہانوں کے ذریعے جہاد کے عمل میں شرکت سے بچاتے۔ نیز رکوع کے ابتداء ہی میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان اور منافقین کے درمیان فرق کو واضح کرتے ہوئے آپ ﷺ کو خطاب فرمایا کہ آپ سے اجازت جہاد میں شرکت نہ کرنے کی صرف وہی لوگ چاہیں گے، جو نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ آخرت کے دن پر، اہل ایمان تو پر حکم کی تعمیل کے لئے پروقت تیار رہتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۴۵)

اس کے بعد منافقین کی شناخت کرواتے ہوئے فرمایا کہ ان کی شناخت اس امر سے بخوبی ہو جاتی ہے کہ جب بھی تم لوگوں کو کوئی اچھائی پہنچے گی، تو اس سے ان لوگوں کو تکلیف ہوگی، اور اگر کوئی برائی پہنچی، تو اس سے خوش ہوں گے۔ (۲۷ نمبر ۵۰)

منافقین کے حیلے

جب غزوہ تبوک سے واپسی کا وقت آیا تو منافقین (جو جہاد میں شریک نہیں ہوئے تھے) نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب آپ ﷺ واپس آرہے ہیں، کیا کیا جائے؟ سب نے کہا کہ جب آپ آئیں گے، تو آپ کی خدمت میں ہدایا پیش کریں گے، سو انہوں نے ایسا ہی کیا، مگر اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر نبی کریم ﷺ کو بذریعہ وحی کر دی تھی اور ان کے ہدایا قبول کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ (۲۷ نمبر ۵۳)

اس کے بعد منافقین کی تیسری قسم کا بیان ہے۔

تیسری قسم ان لوگوں پر مشتمل ہے جن کا جہاد سے مقصد دنیا کمانا ہوتا ہے اور جب تک مال غنیمت سے ان کو ان کی منشأ کے مطابق نہ دیا جائے تو راضی نہیں ہوتے۔ (۲۷ نمبر ۵۸)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۳

اس رکوع میں تین باتوں کا ذکر ہے:

مصارفِ زکوٰۃ

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے مستحقین صدقات کی اصناف و اقسام کو بیان فرمایا کہ صدقات کے اصل مستحق فقراء، مساکین، مقروض، مجاہدین، طلباء کرام اور مسافر لوگ ہیں اور ساتھ ساتھ منافقین پر رد بھی ہو گیا، کیونکہ یہ لوگ کہتے تھے کہ ہمیں تھوڑا ملا ہے، جواب یہ دیا کہ مال غنیمت کی تقسیم میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو

دیکھا جائے گا، تمہاری مرضی نہیں ہوگی۔ (۲۷ نمبر ۱۰)

منافقین کا استہزاء

دوسری بات کا تعلق منافقین کی قسم چہارم کے ساتھ ہے، یعنی جو نبی کریم ﷺ پر سادگی کا الزام لگاتے ہیں اور دین اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں، یہ لوگ کہا کرتے تھے کہ آپ کان ہیں، یعنی ہماری ہر بات کو تسلیم کر لیتے ہیں، ہم جھوٹی بات کریں، تب بھی مان لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارا نبی جانتا ہے، مگر تمہاری چشم پوشی کرتا ہے۔

منافقین کے لئے اجر

منافقین کے لئے زجر کا بیان ہے کہ یہ لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جو بھی اللہ کے نبی کو اذیت پہنچائے گا، اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (۲۷ نمبر ۱۲، ۱۳)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۵

اس رکوع میں منافقین کی خباثتوں (۲۷ نمبر ۱۴) ان کے انجام بد (۲۷ نمبر ۱۸، ۱۹) اور مؤمنین کے لئے انجام خیر کا بیان ہے۔ (۲۷ نمبر ۲۰، ۲۱)

منافقین کی خباثتیں

یہاں منافقین کی درج ذیل خباثتیں مذکور ہوئیں:

- (۱) خود بھی شرک کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی شرک کی دعوت دیتے ہیں۔
- (۲) خود کو نیک کام کرتے نہیں، اوروں کو بھی نیک کاموں سے روکتے ہیں۔
- (۳) بکل کرتے ہیں۔

(۴) اللہ کو ایمان نہ لانے کی وجہ سے بھول چکے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۲۲)

خلاصہ رکوع نمبر ۱۶

سب سے پہلے مؤمنین کو جہاد کی ترغیب دی گئی ہے کہ ان کافروں اور منافقوں کے ساتھ

خوب خوب قتال کرو، کیونکہ یہ لوگ اللہ کے نام کی جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں، نبی کریم ﷺ کے قتل کے مشورے کرتے ہیں اور اسلام لانے کے بعد کفر کا اظہار کرتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۷۳، ۷۴)

نقض عہد اور ریا کاری

اس کے بعد منافقین کی پانچویں قسم کو بیان کیا کہ یہ لوگ عہد تو کریں گے، مگر پھر خود ہی اسے توڑ بھی دیں گے۔

یہ آیات ثعلبہ بن ابی حاطب کے بارے میں نازل ہوئیں، اس شخص نے آپ ﷺ سے مال میں ذیادتی کی دعا کرائی اور وعدہ کیا کہ صدقات اور زکوٰۃ وغیرہ ادا کیا کرے گا، مگر وقت پڑنے پر اس نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ (۲۷ نمبر ۷۵-۷۷) اور پھر رکوع کے آخر میں منافقین کی چھٹی قسم کو ذکر کیا، جو ایسے افراد پر مشتمل ہے، جو نیک اعمال تو کرتے ہیں، مگر ان میں ریا کاری کرتے ہیں۔ (۲۷ نمبر ۷۹) اور آخری آیت میں یہ حکم دیا کہ کبھی کسی منافق کے لئے استغفار نہیں کرنا۔ (۲۷ نمبر ۸۰)

خلاصہ رکوع نمبر ۷۱

اس پورے رکوع میں اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ یہ منافق لوگ اللہ، اللہ کے رسول ﷺ اور جہاد کی عنایات سے محروم رہیں گے، چنانچہ نبی کریم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ کسی منافق کے لئے نہ تو مغفرت کی دعا کرنی ہے، نہ استغفار کرنا ہے اور نہ تجنیز و تکلیفین میں حصہ لینا ہے اور نہ ہی جنازہ پڑھنا ہے۔

گیارہواں پارہ

خلاصہ رکوع نمبر ۱

دیہاتیوں کی اقسام

اس رکوع میں اعراب (دیہاتیوں) کی اقسام کو بیان کیا گیا ہے۔
ایک قسم تو ان اعراب کی تھی، جنہوں نے جہاد میں شرکت کرنے سے معذرت کی تھی اور وہ حقیقتاً معذور بھی تھے، جیسا کہ قبیلہ بنی غفار کے لوگ، تو ایسے لوگوں کا عذر اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا، مگر وہ شرطوں کے ساتھ:

(۱) اللہ کے لئے لوگوں کو نصیحت کرتے رہیں اور حقیقی مسئلہ بیان کرتے رہیں۔

(۲) نبی کریم ﷺ کی اتباع کرتے رہیں۔ (۲۷۲ نمبر ۹۲)

دوسری قسم ان منافق اعراب کی تھی، جنہوں نے سامان اور قوت ہونے کے باوجود معذرت کی اور جہاد میں شریک نہیں ہوئے، ایسوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے۔ (۲۷۲ نمبر ۹۳)

غزوہ تبوک میں شریک ہونے والے منافقین

غزوہ تبوک سے واپسی پر جن منافقین نے آپ ﷺ کے سامنے حیلے بہانے پیش کئے تھے، ان منافقوں سے متعلق چند احکام بیان کئے گئے ہیں:

پہلا حکم: ان سے کہہ دیں کہ اب حیلے بہانے کرنے کا کوئی فائدہ نہیں، اللہ تعالیٰ نے تمہارے بارے میں سب خبر کر دی ہے۔

دوسرا حکم: آپ ان لوگوں سے اعراض کریں۔

تیسرا حکم: یہ لوگ قسمیں کھائیں گے، تا کہ آپ ان سے راضی ہو جائیں، مگر آپ راضی مت ہونا، کیونکہ اللہ تعالیٰ فاسق قوم سے کبھی راضی نہیں ہوتا۔ (۲۷۲ نمبر ۹۴)